رہنمائے حج

وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

حکومتِ پاکستان اسلام آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیغام

حج اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے، ہر مسلمان کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ فریضہ حج ادا کرے، خانہ کعبہ کی زیارت کرے اور حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرے۔ ہم اپنی خوش نصیبی پر ناز کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے گھر کی حاضری اور اپنے محبوب ﷺ کے دربار کی زیارت کا موقع فراہم کیا۔ اس مقدس سفر پر روانگی کے لیے ہمارے جذبات کی جو کیفیت ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے لئے یہ سفر آسان فرمائے (آمین)

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی ہے کہ میں اللہ عزوجل کے مہمانوں کی خدمت میں اپنا حصہ ادا کر سکوں اور عازمینِ حج کے سفر میں آسانیاں پیدا کرنے میں اپنی حتی المقدور کوشش کر سکوں۔ میری کوشش ہو گی کہ اس سال (حج 2015) پاکستان سے حج کے لیے جانے والوں کو نہ صرف پاکستان بلکہ سعودی عرب میں بھی بہبود کی بہتر سہولیات مہیا کی جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اور میرے رفقاءکار انشاء اللہ آپ کو بہتر سے بہتر سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کوشاں رہیں گے۔

حج کے دوران جہاں آپ اپنے لئے، اپنے پیاروں کے لئے اور اپنے وطن اور عالمِ اسلام کے لئے دعا کریں، وہاں مجھ ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سردار محمد یوسف

وفاقی وزیر

وزارتِ مذہبی امور وبین المذاہب ہم آہنگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیغام

وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی ہر سال عازمین حج کی راہنمائی کے لئے لٹریچر شائع کرتی ہے۔زیر نظر کتاب کو مرتب کرتے وقت کوشش کی گئی ہے کہ عازمین حج کو مناسکِ حج اور دیگر متعلقہ انتظامی امور کے بارے میں جامع انداز میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں تاکہ وہ اس کی مدد سے مناسکِ حج آسانی سے ادا کر سکیں۔

میں اس سلسلہ میں وزارت ہذا کے ان تمام ساتھیوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے یہ کتاب مرتب کرنے میں مدد کی۔وزارت ہذا کی لاکھ کوششوں کے باوجود اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہو گی جس کے لئے وزارت امید کرتی ہے کہ آپ اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے ضرور دیں گے تاکہ آنے والے حج کے موقع پر اسے مزید بہتر بنایا جا سکے۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے۔(آمین)

آپ سے درخواست ہے کہ دورانِ حج اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ ساتھ وطن عزیز کی ترقی، خوشحالی اور سلامتی کے لئے بھی ضرور دُعا کریں۔

اللہ کریم ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔(آمین)

سہیل عامر

سیکرٹری

وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
باب اوّل	پاکستان میں تیاری	صفحہ 5
باب دوئم	سرزمین سعودی عرب	صفحہ 15
باب سوئم	عمرہ کا طریقہ قدم بہ قدم	صفحہ 28
باب چہارم	حج کا طریقہ	صفحہ 35
باب پنجم	زیارتِ مدینہ منورہ	صفحہ 69
باب ششم	یادرکھنے کی باتیں	صفحہ 92

باب اوّل

سفرِ حج سے پہلے پاکستان میں تیاری

حج کی تربیت و تیاری:

حج ایک نہایت عظیم عبادت ہے اور زندگی میں ایک ہی بار فرض ہے۔ اس لئے عازمینِ حج کے لیے اس کی تربیت نہایت ضروری ہے تاکہ حجازِ مقدس میں گذرنے والے ہر لمحے سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جاسکے۔

مناسکِ حج کی تربیت کے علاوہ اس مبارک سفر کی تیاری کے دو اہم پہلو ہیں ایک تو یہ کہ اپنے باطن کا تزکیہ کیا جائے اور حج جیسی مبارک عبادت کی روح کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اپنے رب سے سچی توبہ اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پکا عزم کیا جائے۔ ربِ کریم نے قرآنِ کریم میں تقویٰ کو اس سفر کے لئے بہترین زادِ راہ قرار دیا ہے۔ یہ موقع خداوندِ قدوس کے خوش نصیب بندوں کو عطا فرمایا جاتا ہے کہ وہ مقدس مقامات پر اپنے رب کے سامنے سچی توبہ کرتے ہیں اور حجِ مبرور کے بدلے میں نہ صرف جنت کی خوشخبری لیکر واپس آتے ہیں بلکہ گناہوں سے ایسے دُھل جاتے ہیں جیسے انہیں ماں نے آج ہی جنا ہو۔ جبکہ تیاری کا دوسرا پہلو عملی یا ظاہری ہے۔ لہٰذا اپنے آپ کو ذہنی اور جسمانی طور پر مشکل سفر کیلئے تیار کیا جائے۔ اس کیلئے آپ کو یہ جاننا ہوگا کہ آپ نے حج سے پہلے، اس کے دوران اور بعد میں کیا کرنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل انتظامی امور کا خیال رکھا جائے تاکہ اس مبارک سفر میں مکمل یکسوئی کے ساتھ عبادات میں مصروف رہیں:

حج درخواستیں:

1. اگر سرکاری سکیم کے تحت حج پر جانے کا ارادہ ہے تو حج درخواستیں وصول کرنے کے مجاز بینک کی کسی نزدیکی برانچ سے رابطہ رکھیں اور درخواستیں بروقت جمع کروائیں۔
2. اپنے قریبی رشتے داروں، اہلِ محلہ یا دوست احباب سے اگر کوئی سفرِ حج کا ارادہ رکھتے ہوں تو ان کے

ساتھ مل کر گروپ بنائیں اور حج درخواستیں ایک گروپ کی صورت میں دیں۔ گروپ میں کسی تجربہ کار اور تربیت یافتہ شخص کو گروپ لیڈر نامزد کریں۔ یہ کام بینک پر نہ چھوڑیں۔

3. سرکاری سکیم کے تحت حج درخواستیں عموماً اسلامی مہینے جمادی الثانی میں وصول کی جاتی ہیں اور ایک ماہ بعد درخواستیں منظور ہونے والے خوش نصیب افراد کو اطلاع کر دی جاتی ہے۔ درخواستوں کے بارے میں معلومات وزارتِ مذہبی امور کی ویب سائٹ www.hajjinfo.org پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

4. شوال کے مہینے میں وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کے زیر اہتمام عازمینِ حج کا تربیتی پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے۔ اسی مہینے میں حج پروازوں کا شیڈول بھی جاری کر دیا جاتا ہے اور حجاجِ کرام کو بلڈنگ / مکتب نمبر سے بھی مطلع کر دیا جاتا ہے۔

5. عموماً ماہِ ذوالقعدہ کے پہلے ہفتے سے حج پروازیں شروع ہو جاتی ہیں جو کہ 25 ذی القعدہ تک جاری رہتی ہیں۔

6. ملازمت پیشہ لوگ اپنی روانگی اور واپسی کے شیڈول یعنی سعودی عرب میں قیام کی مدت کے لحاظ سے اپنے ادارے سے چھٹی منظور کروالیں اور اپنے محکمہ سے این او سی بھی حاصل کر لیں۔

طبی معائنہ:

حج درخواست دینے سے قبل اپنا طبی معائنہ کسی مستند میڈیکل آفیسر سے کروالیں اور اگر کسی پیچیدہ بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر آپ کو سفر حج کے قابل قرار نہیں دیتے تو آپ اپنی صحت یابی تک حج کا ارادہ ترک کر دیں۔ اگر آپ بیماری کی حالت میں حج کے لئے جائیں گے تو اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے پریشانی کا باعث بنیں گے۔ اگر بیماری کی وجہ سے حج پر جانے کا ارادہ نہ ہو تو وزارت یا اپنے گروپ آرگنائزر کو مقررہ تاریخ سے پہلے اطلاع کر دیں تاکہ آپ کی جگہ کسی متبادل کو بھیجا جا سکے۔ اگر کسی خاص بیماری مثلاً شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہیں تو اس کا اندراج علاج کی کتاب (Treatment Book) میں کروائیں۔

یہ کتاب حاجی کیمپ کی ڈسپنسری سے مل سکتی ہے۔

گردن توڑ بخار ودیگر حفاظتی ٹیکے:

سعودی عرب روانہ ہونے سے کم از کم پندرہ روز قبل اپنے متعلقہ حاجی کیمپ سے گردن توڑ بخار کا ٹیکہ (Meningitis Vaccine) لگوانا اور پولیو کے قطرے پینا لازمی ہے۔ کیونکہ یہ آپ کی زندگی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ یہ ٹیکہ لگوا کر ہیلتھ کارڈ ضرور حاصل کریں۔ پرائیویٹ حج سکیم کے تحت آپ کا گروپ آرگنائزر ٹیکے لگانے کے شیڈول سے آپ کو آگاہ کرے گا۔ بعض عازمینِ حج ٹیکے لگوانے کو اہمیت نہیں دیتے اور سعودی عرب روانگی سے دو چار روز پہلے ٹیکے لگوانے کے لئے حاجی کیمپ آتے ہیں۔ ایسی صورت میں سعودی عرب میں قیام کے دوران انہیں خطرناک / جان لیوا بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔ اس لئے آپ سے بار بار استدعا کی جاتی ہے کہ روانگی سے کم از کم پندرہ روز پہلے گردن توڑ بخار کا ٹیکہ ضرور لگوالیں۔ سعودی حکومت نے عازمینِ حج کے لئے پولیو ویکسین بھی لازمی قرار دی ہے اس لئے گردن توڑ بخار کے ٹیکے کے ساتھ پولیو کے قطرے بھی تمام عازمینِ حج کو پلائے جائیں گے۔

سامان ضرورت:

سرکاری و پرائیویٹ حج سکیموں کے تحت جانے والے عازمینِ حج سعودی عرب میں قیام کی مدت کے حساب سے سامانِ ضرورت ساتھ لے کر جائیں۔ غیر ضروری سامان ساتھ نہ لے جائیں، سامان کا وزن 30 کلو گرام سے کم ہو تا کہ واپسی پر مقررہ وزن سے زائد ہونے پر ائرلائن کو اضافی چارج ادا نہ کرنا پڑیں۔ ضروری چیزیں مناسب سائز کے سوٹ کیس میں رکھ لیں۔

مردوں کے لئے احرام کے دو سیٹ چار ان سلی چادریں، احرام کی بیلٹ، حالت احرام میں پہننے کے لئے چپل جس سے پاؤں کے اوپر کی ہڈی ننگی رہے (خواتین کوئی بھی جوتا پہن سکتی ہیں) روز مرہ پہننے کے لئے چار جوڑے کپڑے، عام لباس کے ساتھ پہننے کے لئے جوتا، خواتین کے لئے بالوں پر باندھنے کے لئے دو عدد رومال، تولیہ، صفائی کے لئے کپڑا / ڈسٹر، پلاسٹک کے ضروری برتن پلیٹ، گلاس، پانی والی بوتل، ٹوتھ

پیسٹ، برش / مسواک، سوئی دھاگہ، بٹن بکسوا (سیفٹی پن)، ٹوپی، چھوٹا تالا، کنگھا، شیشہ، قینچی، نیل کٹر، یعنی ناخن تراش، نظر کی عینک (اگر استعمال کرتے ہوں) دو عدد، چند لفافے، کاغذ اور قلم، جائے نماز، تسبیح، مناسکِ حج و عمرہ کے بارے میں کتابچہ، ٹائلٹ پیپر، ٹشو پیپر، سامان پر نام لکھنے کے لئے بڑا مارکر، (ضرورت کے وقت سامان باندھنے کے لئے) ڈوری یا رسی، فالتو سامان رکھنے کے لئے بڑا اور مضبوط شاپنگ بیگ، خواتین کے مخصوص ایام کے دوران استعمال کے لئے نیپکن وغیرہ۔ سفری دستاویزات رکھنے کے لئے گلے میں لٹکانے والا چھوٹا بیگ بھی ساتھ رکھ لیں۔

سامان کی شناخت:

اپنے سامان پر نام، پتہ اور درخواست نمبر واضح اور صاف تحریر کریں اور پرائیویٹ حجاج اپنے گروپ آرگنائزر کا نام، رجسٹریشن نمبر اور فون نمبر بھی لکھ دیں۔ نام اور پتہ لکھنے کے لئے کاغذ کے سٹیکر نہ لگائے جائیں کیونکہ سامان اتارنے چڑھانے کے دوران یہ سٹیکر اتر جاتے ہیں سامان کو تالا لگا کر رکھیں۔ ایک چابی احرام کی بیلٹ کی جیب میں اور ایک چابی بیگ میں رکھ لیں اٹیچی کیس اور دستی بیگ کے اندر بھی نام اور پتہ کی ایک چٹ ڈال لیں تاکہ گمشدہ سامان ملنے کی صورت میں آپ کے پتے پر بھجوایا جا سکے۔

کھانے پینے کی چیزیں / ممنوعہ اشیاء:

کھانے پینے کی تمام چیزیں سعودی عرب میں وافر مقدار میں مل جاتی ہیں۔ صحت عامہ کے پیشِ نظر کھانے پینے کے ہر قسم کی اشیاء سعودی عرب میں لے جانے کی ممانعت ہے۔ اس لئے آٹا، چاول، گھی، چینی، دالیں، مٹھائی، پھل وغیرہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لے کر جائیں۔ اس کے علاوہ مٹی کے تیل یا گیس کے چولہے، لٹریچر، تصاویر، ویڈیو آڈیو کیسٹ بھی ساتھ لے جانے کی ممانعت ہے۔ حاجی کیمپ یا ایئرپورٹ میں چیکنگ کے دوران تمام ممنوعہ اشیاء سامان سے نکال دی جائیں گی۔

انتباہ:

سعودی عرب میں ہر قسم کی منشیات یعنی چرس، افیون، ہیروئین وغیرہ لے جانے والے کو سزائے موت دی جاتی ہے۔ اس لئے عازمینِ حج احتیاط کریں کسی کا دیا ہوا پیکٹ یا سامان اپنے ساتھ نہ لے کر جائیں۔ ممکن ہے کہ اس میں کوئی ممنوعہ شے ہو جو آپ کے لئے مشکل پیدا کر دے۔

خواتین کا لباس:

ایسا موزوں لباس اپنے ساتھ رکھیں جسے پہن کر باوقار لگیں اور پاکستان کا تشخص اجاگر ہو۔ خواتین باریک اور غیر شائستہ لباس نہ پہنیں بلکہ اپنے لباس پر عبایا پہنے رکھیں۔ خصوصاً اپنی عمارت سے نکلتے وقت لازمی پہنیں۔ خواتین اونچی ایڑھی کا جوتا نہ پہنیں اس سے پیدل چلنے میں مشکل ہو گی اس کے علاوہ کانچ کی چوڑیاں پہن کر نہ جائیں کیونکہ طواف کے دوران چوڑیاں ٹوٹنے سے خود بھی اور دوسرے بھی زخمی ہو سکتے ہیں۔

زرِ مبادلہ کا انتظام:

حجاج کرام کو سعودی عرب میں قیام کے دوران اخراجات کے لئے زرِ مبادلہ کا انتظام خود کرنا ہو گا۔ قیام کی مدت کے حساب سے زرِ مبادلہ کی رقم اپنے ساتھ رکھ لیں۔ مناسب ہو گا کہ ریال / ڈالر کی شکل میں زرِ مبادلہ ساتھ لے کر جائیں۔

شناختی لاکٹ:

ہر حاجی کو ایک ہلکے نیلے رنگ کا شناختی لاکٹ دیا جائے گا جس پر حاجی کا نام، پاسپورٹ نمبر، مکتب نمبر اور مکہ مکرمہ کی رہائش گاہ کا پتہ درج ہو گا۔ اس شناختی لاکٹ کو ہر وقت گلے میں لٹکائے رکھیں تاکہ آپ کی رہنمائی میں آسانی ہو۔ اسی طرح سعودی عرب میں رہائش سے اور مکتب سے ملنے والے کارڈ بھی سنبھال کر رکھیں یہ آپ کے پاسپورٹ کا نعم البدل ہیں۔ حج کے موسم میں کوئی سعودی اہلکار حجاجِ کرام کے کاغذات

چیک نہیں کرتا۔ اگر کوئی اس طرح کا مطالبہ کرتا ہے تو ہوشیار رہیں اور سوائے گلے کے کارڈ کے کوئی اور کاغذات نہ نکالیں۔

گھر سے روانگی:

اگر آپ 40روزہ قیام کے پیکیج کا حصہ ہیں تو آپ حج پرواز میں سفر کریں گے اور حاجی کیمپ سے یا براہ راست ایئر پورٹ جائیں گے۔ لیکن اگر آپ کا پرائیویٹ سکیم کے تحت شارٹ پیکیج ہے تو آپ گروپ آرگنائزر کی ہدایت کے مطابق ایئرپورٹ پہنچیں گے۔ اس سلسلے میں گروپ آرگنائزر سے معلومات حاصل کریں۔

سرکاری سکیم کے تحت عازمینِ حج وزارت کی جانب سے دیئے گئے پروگرام کے مطابق اپنے مکمل سامان کے ساتھ مقررہ تاریخ کو حاجی کیمپ پہنچیں۔ تاخیر سے پہنچنے کی صورت میں اپنے گروپ کے ساتھ سفر کرنے سے رہ جائیں گے۔

دستی سامان:

ایئرپورٹ پر بورڈنگ کارڈ لیتے وقت سامان والا بڑا سوٹ کیس ایئر لائن سٹاف کے پاس جمع کروادیا جاتا ہے لہٰذا ضروری سامان ایک چھوٹے دستی بیگ میں رکھیں جو دورانِ پرواز آپ کے ساتھ رہے گا۔ اسی بیگ میں وہ سامان بھی رکھ لیں جو جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ایئرپورٹ پر زیرِ استعمال آئے گا۔ مثلاً احرام کی چادریں، احرام کی بیلٹ، حج کی کتاب، نظر کی عینک مسواک، تمام سفری دستاویزات بشمول پاسپورٹ، ایئر ٹکٹ، کرنسی، سرکاری ملازمین کے لئے این او سی اور تسبیح وغیرہ۔

حج پاسپورٹ اور ایئر لائن کا ٹکٹ:

تمام عازمینِ حج مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ پر ہی سفر کریں گے۔ پرائیویٹ سکیم کے حجاج کے پاسپورٹ ویزہ کے حصول کے بعد ان کے متعلقہ حج گروپ آرگنائزر کے حوالے کیے جائیں گے۔ گروپ

آرگنائزر ایئرلائن کے کنفرم ٹکٹ کے ساتھ پاسپورٹ اپنے حجاج کو بروقت فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے۔ سرکاری سکیم کے تحت حج کا سفر کرنے والوں کو پرواز سے دو دن پہلے اپنی سفری دستاویزات یعنی پاسپورٹ ٹکٹ وغیرہ حاجی کیمپ میں موجود ایئرلائن کے دفتر سے وصول کرنا ہوں گے۔ اس کی اطلاع سرکاری طور پر کردی جائے گی۔ آپ وزارتِ مذہبی امور کی ویب سائٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں اسی روز آپ کو حاجی کیمپ میں کھولے گئے متعلقہ بینک کی برانچ سے کچھ کرنسی بھی واپس کی جائے گی۔ واپس کی گئی رقم کا دارومدار مکہ مکرمہ میں آپ کے لئے لی گئی رہائشی عمارت کے کرائے پر ہوتا ہے۔ چونکہ مکہ مکرمہ میں عمارتوں کے کرائے حرم سے فاصلے کے حساب سے مختلف ہوتے ہیں لہٰذا مختلف حجاجِ کرام کو واپس کی گئی رقم میں فرق ہوتا ہے۔ اگر کسی حاجی کو آپ سے زیادہ رقم واپس کی گئی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی عمارت کا کرایہ آپ کی عمارت کے کرایے سے کم ہے اور یوں اس کی رقم زیادہ بچی ہے اس سلسلے میں بینک یا دوسرے افراد کے ساتھ بحث مباحثہ سے گریز کریں۔ اگر آپ نے ویکسین نہیں لی تو وہ بھی یہاں سے لی جاسکتی ہے۔ حاجی کیمپ میں ٹھہرنے کی پابندی نہیں ہے لیکن دور دراز سے آئے ہوئے حجاج کے لئے یہاں ٹھہرنے کا بندوبست بھی ہے۔ پرواز سے 4 گھنٹے قبل آپ کو ایئرپورٹ خود پہنچنا ہو گا۔

گھر سے روانگی سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ درج ذیل دستاویزات اپنے ساتھ رکھ لی ہیں۔

1. حج پاسپورٹ اور ہوائی جہاز کا ٹکٹ۔
2. متعلقہ بینک سے تصدیق شدہ 6 عدد تصاویر۔
3. گردن توڑ بخار کے ٹیکے کا سرٹیفکیٹ، ضروری ادویات مع ڈاکٹر کا نسخہ، دوائیاں جو کہ حاجی کیمپ سے پلاسٹک کے لفافے میں پیک کروائی گئی ہوں۔
4. نادرا کا جاری کردہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ مع دو عدد فوٹو کاپی۔
5. پرائیوٹ سکیم کے حجاج گروپ آرگنائزر کی طرف سے دیئے گئے پیکیج کی تفصیل کا کاغذ ساتھ رکھیں جس پر گروپ آرگنائزر کی مہر اور دستخط بھی ہوں۔

احرام باندھنے سے پہلے:

احرام سے قبل ناخن تراشنا، مونچھوں کے بال کم کرنا، زیرِ ناف اور زیر بغل بال صاف کرنا مستحب ہے اور غسل کرنا سنت ہے۔ غسل مرد و خواتین، حتیٰ کے حیض و نفاس والی خواتین کے لئے بھی سنت ہے۔

ایئرپورٹ کے لئے روانگی:

جو حجاجِ کرام گھر سے سیدھے ایئرپورٹ جائیں انہیں چاہیے کہ پرواز کے وقت سے کم از کم چار گھنٹے قبل ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ ایئرپورٹ کی عمارت میں داخل ہونے کے بعد کسٹم حکام سامان چیک کریں گے اور پھر اسے سکیننگ مشینوں سے گزارا جائے گا۔ اس کے بعد آپ متعلقہ پرواز کے کاؤنٹر پر سامان جمع کروائیں گے۔ پاسپورٹ اور ایئر ٹکٹ دکھا کر بورڈنگ کارڈ وصول کریں گے۔ سامان جمع کروانے کے بعد آپ کو جدہ یا مدینہ منورہ پہنچ کر سامان وصول کرنے کے لئے ٹیگ بھی دیئے جائیں گے۔ انہیں سنبھال لیں اور دستی سامان والا بیگ اپنے پاس ہی رکھیں۔ اس کے بعد آپ کو امیگریشن کاؤنٹر سے گزرنا ہو گا جہاں پاسپورٹ پر ملک سے باہر جانے کا اندراج کیا جائے گا۔ اب اپنا پاسپورٹ دستی سامان والے بیگ میں محفوظ کر لیں اور صرف بورڈنگ کارڈ ہاتھ میں رکھیں۔ یوں سیکورٹی کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد آپ مسافروں کی انتظار گاہ میں پہنچ جائیں گے جہاں آپ پرواز کی روانگی تک رہیں گے۔

براہِ راست مدینہ منورہ روانگی:

جو لوگ پاکستان سے براہ راست مدینہ منورہ جائیں گے ان کو بھی ایئرپورٹ پر انہیں مراحل سے گزرنا ہو گا لیکن وہ احرام نہیں باندھیں گے۔ وہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانگی کے وقت احرام باندھیں گے۔

احرام باندھنا:

- مرد حضرات ایئرپورٹ روانگی سے قبل گھر میں ہی غسل یا وضو کریں، ممکن ہو تو بدن پر خوشبو

لگائیں اور ایئرپورٹ پہنچ کر ضروری عوامل سے فارغ ہو کر انتظار گاہ میں پہنچیں تو ایک چادر نیچے باندھ لیں اور دوسری اوپر اوڑھ لیں۔نیچے والی چادر کو ناف سے اوپر رکھیں تا کہ عبادت کے دوران ستر چھپا رہے۔

- خواتین اپنے عام کپڑوں میں رہیں،یہی ان کا احرام ہے۔ البتہ ان کا لباس مکمل ساتر ہونا چاہیے یعنی اتنا باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے،نہ اتنا تنگ ہو کہ جسم کی ساخت نمایاں ہو اور نہ اس کا رنگ اتنا بھڑکیلا ہو کہ نظروں کو متوجہ کرے۔ اسی لئے پاکستانی پرچم کے سٹیکر والا عبایا لازم ہے۔ مختصراً یہ کہ خواتین کے ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ سارا جسم ڈھانپا ہونا چاہیے۔یہی ان کا احرام ہے۔واضح رہے کہ خواتین کے بال بھی نظر نہیں آنے چاہیں کیونکہ یہ بھی ان کے ستر میں شامل ہیں۔
- اگر مکروہ وقت نہیں تو دو رکعات نفل برائے احرام ادا کریں۔ نفل پڑھتے وقت سر چادر سے ڈھانپ لیں اور سلام پھیرنے کے بعد ننگا کر لیں۔خواتین پیشانی کے بالوں سے شہ رگ تک اور دونوں کانوں کے درمیان چہرہ نہ ڈھانپیں۔
- قبلہ رُخ بیٹھ کر عمرے کی نیت کریں،یااللہ ! میں نے تیری رضا کے لئے عمرے کی نیت کی،تو اسے میرے لئے آسان فرما،میری طرف سے قبول فرما اور اس کے طفیل مجھے،میرے گھر والوں کو اور کل امت مسلمہ کو دین و دنیا میں کامیابی و سرخروئی عطا فرما،آمین۔
- اب مرد حضرات عمرے کی نیت سے تین مرتبہ اونچی آواز میں اور خواتین دھیمی آواز میں تلبیہ کہیں۔

لَبَّيْكَ ط اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ ط

- تلبیہ کہنے کے ساتھ ہی احرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔
- تلبیہ کہنے کے بعد عمرے میں آسانی، قبولیت اور اخلاص کی دُعائیں کریں۔

عبایا اور پاکستانی پرچم کا سٹیکر:

سعودی عرب میں حج یا عمرہ کے لئے جانے والی خواتین کو عبایا پہننا ضروری ہے۔ اس لئے سرکاری یا پرائیویٹ سکیم کے تحت جانے والی خواتین عازمینِ حج ترجیحاً کالے رنگ کے کم از کم دو عبایا اپنے ساتھ رکھیں۔

- سرکاری اور پرائیویٹ حج سکیم کے تحت روانہ ہونے والے تمام عازمینِ حج کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے احرام پر پاکستانی پرچم کا سٹکر لگائیں اور سعودی عرب قیام کے دوران اپنے شناختی لاکٹ ہر وقت پہن کر رکھیں۔
- ایک بات کا خیال رکھیں کہ اپنا احرام، بیلٹ، چپل، سفری دستاویزات، پاسپورٹ اور ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات وغیرہ سامان کے ساتھ بک نہ کروائیں بلکہ اپنے دستی بیگ میں رکھ لیں تاکہ بوقت ضرورت فوری طور پر استعمال کر سکیں۔
- جہاز پر جانے کا اعلان ہو تو بورڈنگ کارڈ اور دستی سامان لے کر قطار بنا کر جہاز میں سوار ہوں۔ شناختی لاکٹ گلے میں پہنے رکھیں۔
- جہاز میں اپنی سیٹ کے اوپر والے خانے میں اپنا دستی سامان رکھ کر ڈھکن مضبوطی سے بند کر دیں۔ جبکہ دستاویزات اور کرنسی والا بیگ اپنے ساتھ رکھیں۔
- سیٹ بیلٹ باندھ لیں اور جہاز میں ہونے والے اعلانات غور سے سنیں اور اسی کے مطابق عمل کریں۔
- ٹیک آف اور لینڈنگ کے وقت جہاز کے اندر چلنے پھرنے سے گریز کریں۔
- دوران سفر جہاز میں پانی کا استعمال احتیاط سے کریں اور جہاز کے فرش پر پانی نہ گرائیں۔
- جہاز کا ٹوائلٹ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ ٹوائلٹ احتیاط سے استعمال کریں اور گندگی نہ پھیلائیں کیونکہ احرام کے ناپاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔
- پرواز کے دوران ذکر و اذکار میں ہی مصروف رہیں اور تلبیہ پڑھتے رہیں۔

باب دوئم

سرزمینِ سعودی عرب

سعودی عرب رقبے کے لحاظ سے مغربی ایشیاء کی سب سے بڑی عرب ریاست ہے اس کا رقبہ تقریباً 2,150,000 مربع کلومیٹر ہے اور اسکی آبادی تقریباً 28.75 ملین ہے۔ اس کے شمال میں اردن اور عراق، شمال مشرق میں کویت، مشرق میں قطر، بحرین اور عرب امارات، جنوب مشرق میں عمان اور جنوب میں یمن واقع ہیں۔ یہ واحد ملک ہے جو بحیرہ احمر اور خلیج فارس کے دو ساحلوں پر واقع ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش سعودی عرب کے شہر مکہ میں ہوئی تھی۔ سلطنت سعودی عربیہ 1932ء میں قائم ہوئی۔ اسلام

کے دو مقدس ترین مقامات یعنی مسجد الحرام مکہ معظمہ میں اور مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں واقع ہیں۔ سعودی عرب دنیا کا دوسرا بڑا تیل پیدا کرنے والا ملک ہے اور تیل کی سب سے زیادہ بر آمد یہاں سے ہوتی ہے۔ اس ملک کے قوانین شریعت کے مطابق ہیں اور اسلامی اخلاقی اقدار کی پابندی کی جاتی ہے۔ شاہ سلمان بن عبد العزیز السعود اسکے حکمران ہیں۔ پاکستان کے ساتھ شروع سے اسکے تعلقات برادرانہ رہے ہیں اور کئی مشکل مواقع پر سعودی عرب نے پاکستان کی بھرپور مدد کی ہے۔

"جدہ" مغربی سعودی عرب میں بحیرہ احمر کے کنارے واقع ایک شہر اور بندر گاہ ہے جو ریاض کے بعد سعودی عرب کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ جدہ حج بیت اللہ کرنے والے عازمین کی مکہ مکرمہ روانگی کے لیے داخلی راستہ فراہم کرتا ہے اور زیادہ تر حجاج کرام کے ہوائی جہاز اسی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترتے ہیں۔

جدہ ایئرپورٹ:

جدہ ایئرپورٹ پر غیر معمولی تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ امیگریشن اور دیگر مراحل سے گزر کر حجاجِ کرام کا سامان مکہ مکرمہ جانے والی بسوں میں رکھا جاتا ہے۔ یہاں مندرجہ ذیل امور انجام دیے جاتے ہیں:

- جدہ ایئرپورٹ پر جہاز سے اترنے کے بعد آپ کی ویکسی نیشن کی جائے گی اور بعض اوقات پاکستان میں کی گئی ویکسی نیشن کے کارڈ بھی چیک کیے جاتے ہیں۔
- ایئرلائن کا سٹاف آپ کو امیگریشن کاؤنٹر پر لے جائے گا جہاں پاسپورٹ پر دخول (Enter) کی مہر لگائی جائے گی اور پاسپورٹ آپ کو واپس دے دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی سعودی حج ریکارڈ میں آپ کا اندراج کر لیا جائے گا۔
- اس کے بعد آپ اپنا سامان وصول کریں گے اور کسٹم کلیرنس اور سکیورٹی سکینرز کے مرحلے سے گزرتے ہوئے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آکر بڑی بڑی چھتریوں سے ڈھکے میدان میں آئیں

گے جہاں مختلف ممالک کی انتظار گاہیں ہیں۔

- عمارت سے باہر آکر آپ اپنا سامان پورٹرز کے حوالے کریں گے جو اسے ایک بڑی ٹرالی میں رکھ کر پاکستانی حجاج کی انتظار گاہ میں لے جائیں گے۔ احتیاطاً اس ٹرالی کا نمبر اپنے پاس نوٹ کر لیں۔
- راستہ کی نشاندہی کیلئے پاکستانی پرچم جابجا لگے ہوں گے۔ خوش آمدید کیلئے پاکستانی ڈیوٹی اسٹاف پرچم والی جیکٹ اور کیپ میں ملبوس ہوں گے۔
- جب آپ کی پرواز کے مسافروں کو جدہ لے جانے والی بسوں کا انتظام ہو جائے گا تو آپ کو بس سٹاپ کی طرف لے جانے کے لئے اعلان کیا جائے گا۔ آپ اپنا پاسپورٹ موئسسہ کے نمائندوں کے حوالے کر دیں گے اور اپنا سامان اپنے گروپ کے لئے مخصوص بس کے نزدیک رکھ دیں گے اور پورٹرز اسے بس پر لوڈ کر دیں گے۔
- خیال رکھیں کہ آپ کا سامان جس بس پر رکھا گیا ہے آپ اسی بس میں سوار ہو رہے ہیں۔
- تقریباً ایک گھنٹہ سفر کرنے کے بعد بس زم زم دفاتر کے سامنے رکے گی یہاں آپ کو زم زم اور کچھ کھانے کی اشیاء کا تحفہ دیا جائے گا اور کچھ ضروری کاغذی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ یہاں سے کچھ فاصلے کے بعد حرم کی حدود شروع ہو جاتی ہے۔
- اس کے بعد آپ کو اپنے مکتب کے دفتر جو کہ (مکہ مکرمہ میں واقع ہوتا ہے) لے جایا جائے گا جہاں سے آپ کو مکتب کے شناختی کارڈ اور بینڈ دیئے جائیں گے۔ مکتب کے نمائندے آپ کو ہلکی ریفریشمنٹ دے کر بلڈنگ کی طرف لے جائیں گے۔
- پاکستان سے براہ راست مدینہ منورہ جانے والے عازمینِ حج سے ایئرپورٹ پر مکتب الوکلاء والے پاسپورٹ لے لیں گے اور اس کی جگہ ایک کارڈ دیں گے۔ اسے سنبھال کر رکھیں کیونکہ اس پر آپکی رہائش اور دوسری معلومات درج ہوتی ہیں۔

سیکٹر اور بلڈنگ نمبر:

سرکاری سکیم کے تحت حج پر جانے والے افراد کے لئے حاصل کی گئی عمارات کو ان کے محل وقوع کے اعتبار سے مختلف سیکٹرز (Sectors) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر سیکٹر میں کئی عمارتیں ہوتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو مخصوص بلڈنگ نمبر الاٹ کیا جاتا ہے اور اس مبارک سفر کے آغاز سے پہلے ہی ہر حاجی کو اس کا بلڈنگ نمبر بتا دیا جاتا ہے۔ ہر بلڈنگ کے سامنے پاکستانی پرچم والے بورڈ پر بلڈنگ نمبر اور مکتب نمبر درج ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عموماً ایک ہی فلائٹ کے ذریعے جانے والے تمام حجاج کرام کو ایک ہی بلڈنگ میں ٹھہرایا جاتا ہے۔ لہٰذا چار سے پانچ سو افراد اکٹھے ہی اپنی بلڈنگ میں پہنچتے ہیں اور انہیں گروپ کی شکل میں کمروں کی الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔ عام طور پر ایک کمرے میں پانچ سے دس افراد کے رہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ حجاجِ کرام کو چاہیئے کہ اس موقع پر ایک دوسرے سے تعاون کریں تاکہ خواتین و حضرات کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں ایڈجسٹ کیا جا سکے۔ اس موقع پر تمام حجاجِ کرام جلد سے جلد کمروں میں جانے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور سب کا سامان کئی منزلہ عمارت کے کمروں میں پہنچانا ہوتا ہے لہٰذا لفٹوں پر بہت بھیڑ بن جاتی ہے۔ حجاجِ کرام اس موقع پر صبر کا مظاہرہ کریں اور دوسرے حجاج کا خیال رکھتے ہوئے پہلے انہیں کمروں میں جانے دیں۔

بلڈنگ سے حرم تک ٹرانسپورٹ کا نظام:

حکومتِ پاکستان مسجدِ حرام سے دور واقع بلڈنگز میں رہائش پذیر حجاجِ کرام کی سہولت کے لئے حرم تک ٹرانسپورٹ کا بندوبست کرتی ہے اس مقصد کے لئے تمام بلڈنگز کی مناسب گروپ بندی کی جاتی ہے اور ہر گروپ کے نزدیک ایک بس سٹاپ بنایا جاتا ہے جہاں سے ہر نماز کے نظام الاوقات کے مطابق بسیں موجود رہتی ہیں اور تھوڑے تھوڑے وقفے سے حجاجِ کرام کو لے کر حرم کی طرف روانہ ہوتی ہیں۔ ہر بس کے سامنے اس کا مخصوص سیکٹر نمبر اور بلڈنگ نمبر درج ہوتا ہے تاکہ حجاجِ کرام کو اپنی بس کی شناخت میں آسانی ہو۔ یہ بسیں حرم کے قریب 2,1 کلومیٹر کے فاصلے پر بنائے گئے ایک اور بس سٹاپ تک لے جاتی

ہیں۔ اس بس سٹاپ سے مسجدِ حرام تک سعودی حکومت کی ٹرانسپورٹ سروس ’ساپتکو‘ (SAPTCO) موجود ہوتی ہے۔ ایّامِ حج سے کچھ دن پہلے اور بعد اِن بسوں پر حجاجِ کرام کا رش بہت بڑھ جاتا ہے۔ ان ایّام میں بسوں میں سوار ہوتے وقت نہایت صبر سے کام لیں اور دھکم پیل سے پرہیز کریں۔ خواتین، بزرگوں اور معذور حجاج کو بس میں بیٹھنے کیلئے ترجیح دیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بس سٹاپ پر نماز کے ایک یا دو گھنٹے بعد ہی بھیڑ کم ہو جاتی ہے۔ نیز مشکلات سے بچنے کے لئے حرم جانے اور واپس آنے کے مناسب نظام الاوقات اپنائیں تاکہ انتظار اور بھیڑ کی اذیت سے بچ سکیں۔ بسوں سے اترتے وقت بھی صبر اور نظم وضبط کا دامن نہ چھوڑیں۔ حجاجِ کرام کو چاہئے کہ باری باری اپنی سیٹوں سے اٹھیں اور ایک خاص ترتیب سے بس سے اتر کر منظم قوم کے افراد ہونے کا ثبوت دیں۔ بس کے لئے انتظار کے وقت اور دورانِ سفر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔ اس انتظام میں اگر کوئی تکلیف بھی پیش آئے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھیں اور غصے میں نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ یقینا آپ کو اس صبر کا بہترین اجر عطا فرمائے گا۔

بسوں کی بندش:

ایّامِ حج سے چند دن پہلے اور بعد حرم کے قرب وجوار میں ٹریفک کی بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے حکومتِ پاکستان کی طرف سے حرم کے لئے مہیا کی جانے والی بسیں بند کر دی جاتی ہیں۔ اِن ایّام میں حجاج کی رہائش گاہوں سے حرم جانے کے لئے ٹیکسی والے بھی اپنے دام کہیں زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان دنوں میں حجاجِ کرام خصوصاً بزرگ خواتین وحضرات حرم جانے سے اجتناب کریں اور اپنی نمازیں اپنی بلڈنگ کی قریبی مسجد میں ادا کریں۔ اس طرح آپ نہ صرف ذہنی الجھن سے بچ سکیں گے بلکہ آنے والے ایّامِ حج کے لئے اپنی توانائیاں بھی محفوظ کر سکیں گے۔

بلڈنگ میں لفٹ کا استعمال:

حجاجِ کرام کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کرائے پر لی جانے والی عمارتیں کئی منزلہ ہوتی ہیں اور ہر منزل پر جانے کے لئے لفٹ کا انتظام موجود ہوتا ہے۔ نماز کے اوقات میں لفٹ پر بھیڑ بڑھ جاتی ہے

لہٰذا الجھن سے بچنے کے لئے حجاجِ کرام کو چاہیے کہ وہ وقت سے پہلے ہی تیار ہو کر اپنے کمروں سے نکلیں اور لفٹ پر نماز کے وقت بھیڑ سے بچیں۔ لفٹ میں سوار ہوتے وقت پہلے لفٹ سے اترنے والے حجاج کو اس سے باہر آنے کا موقع دیں اور پھر لفٹ میں سوار ہوں۔ جس بھی منزل پر جانا مقصود ہو لفٹ میں سوار ہونے کے بعد مطلوبہ منزل کا بٹن دبائیں، لفٹ کے اس منزل پر رکنے کے بعد دروازہ کھلنے کا انتظار کریں اور آرام سے اُتر جائیں۔ اپنے کمروں سے نیچے آنے کے لئے رش کے اوقات میں اگر سیڑھیاں استعمال کرنے کی قدرت رکھتے ہیں تو ضرور کریں۔

پہلے عمرہ کی ادائیگی:

اپنی رہائش پر سامان رکھیں، تھوڑا آرام کرنے اور خورد و نوش سے فارغ ہونے کے بعد ایک پرواز سے آنے والے تمام لوگ گروپ کی صورت میں مکتب کے متعین کردہ گائیڈ یا گروپ میں سب سے زیادہ دینی علم رکھنے والے شخص کی سربراہی میں اکھٹے ہو کر نظم و ضبط کے ساتھ عمرہ کے لئے حرم شریف تشریف لے جائیں تاکہ عمرے کے واجبات صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ جب تک عمرہ مکمل نہ کرلیں احرام نہ کھولیں۔ حرم میں داخل ہونے سے پہلے باہر ایک ہی جگہ کا تعین کرلیں تاکہ حرم کے باہر اکٹھا ہو سکیں۔ کیونکہ عمرہ کی ادائیگی کے دوران گمشدگی کا امکان موجود ہے۔ جس ریک میں جوتے رکھیں اس کا نمبر کسی کاغذ پر محفوظ کرلیں۔

عمرہ کے بعد اقدامات کی فہرست:

عمرہ کے بعد تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اس لئے زیادہ مشقت نہ کریں مشورۃً یہ اقدام کیجئے۔

1. حرم میں نماز کے اوقات نوٹ کریں۔
2. کسی عام فرد سے فون کارڈ نہ خریدیں۔ کیونکہ وہ مہنگے اور غیر موئثر ہو سکتے ہیں۔
3. اپنی خیریت کی پاکستان میں اطلاع دیں۔ مکتب کا ٹیلیفون نمبر کارڈ پر درج ہے۔ اس کی بھی آگاہی دیں تاکہ کسی ایمرجنسی کی صورت میں پاکستان سے رابطہ ممکن ہو سکے۔

4. اب آپ کو ضرورت محسوس ہو تو کھانا کھائیں لیکن ٹھنڈا پانی نہ پئیں نہائیں دھوئیں اور آرام کریں۔

مکہ معظمہ میں قیام:

مکہ معظمہ میں رہائش پہلے سے حاصل کرلی جاتی ہیں اور بذریعہ کمپیوٹر مختص کی جاتی ہیں۔ گروپ لیڈر، معاونین الحجاج اور سرکاری اہلکاروں کے مشورے پر عمل کریں خصوصاً عمر رسیدہ اور خواتین عازمینِ حج کی ضروریات کو اولیت دیں۔ اپنی پسند یا ناپسند کی بجائے دوسروں کی خواہش کا احترام کر کے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ اپنے کمرے میں کبھی بھی کسی مہمان کو نہ ٹھہرائیں۔ یہ سعودی حج قوانین اور حجاج کی سلامتی کے خلاف ہے۔ شکایت کی صورت میں آپ کو اپنے مہمان کا پورا کرایہ بطور جرمانہ ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔

1. غسل خانہ کی کمی کی شکایت عام ہوتی ہے۔ کیونکہ 8 سے 10 اشخاص کے لئے صرف ایک غسل خانہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کے لئے اوقات بانٹ لیں، پانی ضائع نہ کریں۔
2. خواتین کپڑے دھونے کے لئے غسل خانے کو اندر سے بند کر کے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔
3. بیت الخلاء میں پتھر، اینٹ، کپڑے کے ٹکڑے، استعمال شدہ پتی، ترکاری اور چھلکے ہرگز نہ ڈالیں۔ کوڑادان استعمال کریں۔ بیت الخلاء میں صرف ٹائلٹ پیپر یا پانی استعمال کریں۔
4. بلاضرورت دھوپ میں نہ جائیں اگر ضروری ہو تو جاتے ہوئے خوب پانی پی لیں، نمکول استعمال کریں۔ اور دھوپ میں چھتری کا استعمال ضرور کریں۔ اگر احرام میں نہ ہوں تو سر کو تولئے سے ڈھانپ لیں۔
5. حرم شریف میں بھیڑ بہت ہوتی ہے۔ طواف کے دوران جیب تراشی کے واقعات بھی ہو جاتے ہیں اس لئے واپسی کا ٹکٹ اور نقدی اپنے پاس احتیاط سے رکھیں، گم ہونے کی صورت میں پاکستانی حج آفس میں فوری اطلاع کریں۔ شناختی لاکٹ اور موئسسہ کارڈ/ کلائی والا بینڈ اپنے پاس رکھیں۔ آپ مدینہ منورہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہی جاسکتے ہیں۔ اس سے پہلے جانا ممکن نہیں۔

عام ہدایات:

بیماری کی صورت میں پاکستانی یا سعودی ڈسپنسری سے مفت علاج کرائیں۔ ممکن ہو تو ڈسپنسری تک پہنچانے میں دوسرے مریضوں کی مدد کریں۔

رہائش کے حصول کے بعد عمارت کا نمبر، محل وقوع، شارع اور پورا پتہ اپنے پاس رکھیں تاکہ گم ہونے کی صورت میں آپ اس پتہ پر پہنچ سکیں۔ پتہ نہ ہونے کی صورت میں بعض اوقات گروپ کے افراد کئی کئی دن آپس میں نہیں مل پاتے۔ ان کے پاس نہ کوئی کپڑا ہوتا ہے، نہ کھانے پینے کے لئے پیسے۔ ایسی صورت میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور عبادات میں بھی خلل پڑتا ہے۔ اگر ساتھیوں سے بچھڑ جائیں یا کسی بھی قسم کی معلومات اور رہنمائی کے لئے دفتر برائے امورِ حجاج پاکستان یا اس کے ذیلی دفاتر جن پر پاکستانی پرچم نظر آئے ان سے رجوع کریں۔ وہاں پر موجود سبز رنگ کی جیکٹ اور ٹوپی میں ملبوس معاونین الحجاج آپ کی مدد کریں گے۔

کوشش کریں کہ آپ سعودی عرب آتے ہی اپنے موبائل میں سعودی سم ڈالیں اور ساتھ ہی اپنے ساتھیوں کے سعودی نمبر حاصل کریں تاکہ گم ہو جانے کی صورت میں ان سے بھی مدد حاصل کر سکیں۔

سعودی عرب میں رہنمائی و شکایات کا طریقہ کار:

حکومتِ پاکستان نے سعودی عرب میں عازمینِ حج کی رہنمائی، مدد اور دیکھ بھال کے لئے مستقل دفاتر جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کھول رکھے ہیں اور عارضی دفتر حج کے دنوں میں مختلف مقامات پر کھولے جاتے ہیں۔ مرکزی دفتر جدہ میں ہے۔ دو ذیلی دفاتر پاکستان ہاؤس کے نام سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہیں۔ جن کے سربراہ ڈائریکٹر جنرل (حج) ہیں۔ پاکستان ہاؤس مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آپ کی سہولت کے لئے تمام شعبے قائم کئے جاتے ہیں۔ جن میں ڈائریکٹر جنرل (حج) اور ڈائریکٹر (حج) کے عملے کے علاوہ ہسپتال، پی آئی اے، کمپیوٹر اور معاونین الحجاج کے دفاتر ہیں۔ یہاں ہر قسم کی معلومات مثلاً گمشدگی، دفتر مدینہ روانگی، شکایات، بازیابی، بیماری اور موت وغیرہ کے کاؤنٹر بھی موجود ہیں۔ جہاں سے عمومی مسائل

کے حل کے لئے مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں گشت کرنے والی جماعتیں ہر قسم کی مدد اور رہنمائی کے لئے مختلف مقامات پر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

اگر آپ کو دورانِ قیام کوئی مسئلہ درپیش ہو یا رہنمائی درکار ہو تو سب سے پہلے عمارت میں موجود معاونِ حجاج سے رابطہ کریں وہ آپ کی ہر ممکن مدد و رہنمائی کرے گا۔ شکایت کی صورت میں استقبالیہ پر موجود رجسٹر میں اپنی شکایت درج کروانے پر اصرار کریں۔ معاونِ حجاج آپ کی شکایت درج کرنے کا پابند ہے۔

اگر عمارت میں موجود معاونِ حجاج آپ کی شکایت کا ازالہ نہ کر سکے تو اپنے قریبی دفتر برائے امورِ حجاج کے سیکٹر یا سب سیکٹر آفس سے رجوع کریں۔ اس کے ساتھ ہی مفت ہیلپ لائن 08001166622 پر اپنی شکایت درج کرائیں۔

اگر اس کے باوجود بھی مسئلہ حل نہ ہو تو مین کنٹرول آفس (MCO) میں موجود عملہ سے یا ڈائریکٹر (حج) یا ڈائریکٹر جنرل (حج) سے ملاقات کریں۔ کسی بھی صورت میں احتجاج کا راستہ نہ اپنائیں اور نہ ہی معصوم حجاج کو احتجاج پر اکسائیں۔ اس سے معاملات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔

حکومتِ سعودی عرب نے بھی عازمینِ حج کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف ادارے اور دفاتر قائم کر رکھے ہیں مکہ مکرمہ میں معلمین کی کارپوریشن (مؤسسہ جنوب آسیا) اور مدینہ منورہ میں دلیل کی کارپوریشن (مؤسسہ ادلہ اہلیہ) شامل ہیں۔

حرم میں داخل ہونے سے پہلے: جب بھی حرم میں جائیں تو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آپ کونسی سڑک سے اور کون سے دروازے سے حرم میں داخل ہوئے ہیں۔ جس دروازے سے بھی آپ حرم میں داخل ہوں پہلے ہی اس دروازے کے باہر موجود اہم نشانات اور بڑی عمارتیں ذہن نشین کر لیں تاکہ جب آپ حرم سے باہر آئیں تو ان نشانات کی مدد سے اپنی بلڈنگ یا اپنے بس سٹاپ کی سمت کی درست نشاندہی کر سکیں۔ حرم جاتے وقت ایک کپڑے کا چھوٹا تھیلا نما بیگ جسے ڈوریوں کی مدد سے اپنی پشت پر

لٹکایا جاسکتا ہے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں اور ضرورت کی اشیاء مثلاً پانی کی چھوٹی بوتل، دھوپ والی عینک، سفری جائے نماز، لیدر کی جرابیں، طواف کے لئے سات دانوں والی تسبیح، حج رعمرہ کی کتاب اور عام ضرورت کی دوائیں (سر درد، کھانسی، نزلہ زکام) وغیرہ اس میں رکھ لیں۔ حرم میں داخلے سے پہلے ہی اپنی چپل پلاسٹک بیگ (جو عموماً وہاں بڑے دروازوں پر دستیاب ہوتے ہیں) میں رکھ کر اپنی کمر کے پیچھے لٹکانے والے بیگ میں محفوظ کرکے اپنے ساتھ ہی رکھیں تاکہ واپسی پر چپل ادھر اُدھر ہو جانے کی الجھن سے بچ سکیں۔ گم ہونے کی صورت میں دانستہ دوسروں کے جوتے نہ پہن کر جائیں۔

متحرک زینے: مسجدِ حرام میں کئی جگہ پر پہلی اور دوسرے منزل پر جانے کیلئے متحرک زینے (بجلی سے چلنے والی آٹومیٹک سیڑھیاں) لگائی گئی ہیں۔ اس طرح بعض وضو خانوں میں جانے کیلئے بھی ایسی ہی سیڑھیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بزرگ خواتین و حضرات ان سیڑھیوں کا استعمال کرتے وقت اپنے پاؤں نہایت ہی آرام سے دو سیڑھیوں کے جوڑ والی جگہ کو بچاتے ہوئے رکھیں تاکہ اپنا توازن برقرار رکھ سکیں۔ بالائی منزل پر جانے کیلئے نیچے سے اوپر حرکت کرتی ہوئی سیڑھیوں پر جائیں۔ اگر اس مقصد کیلئے الٹی سمت سے نیچے آنے والی سیڑھیوں پر جانے کی کوشش کریں گے تو حادثے کا سبب بن سکتا ہے۔ متحرک سیڑھیوں پر سوا ہوتے وقت اپنے سے آگے والے حجاجِ کرام کے ساتھ مل کر کھڑے نہ ہوں ورنہ اُترتے وقت دھکم پیل کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

طہارت کیلئے بیت الخلاء: طہارت کیلئے بیت الخلاء (اسے عربی میں دورۃ المیاہ کہا جاتا ہے) باب الملک عبد العزیز اور باب الملک فہد کی طرف مسجد سے تھوڑے دُور بنائے گئے ہیں جو کہ دو منزلہ ہیں۔ اسی طرح مروہ کے باہر اور اجیاد روڈ کی طرف بھی کثرت سے بیت الخلاء موجود ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ حجاجِ کرام داخل ہوتے ہی بیت الخلاء کے سامنے بھیڑ بنا لیتے ہیں جبکہ اس کے بعد والے یا نچلی منزل والے بیت الخلاء خالی موجود ہوتے ہیں۔

کعبہ شریف کا تعارف:

حجرِ اسود: یہ جنت کا پتھر ہے جس کو حضرت جبرائیلِ امینؑ نے جنت سے لاکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو دیا جنہوں نے اس مبارک پتھر کو کعبہ شریف کے مشرقی کونے (رکن) پر نصب فرمایا، اسکی بلندی مطاف سے تقریباً ایک میٹر ہے اس پتھر کو حفاظت کے لئے خالص چاندی کے حلقے میں رکھا گیا ہے۔ طواف کی ابتدا اور انتہا اسی مبارک پتھر کے سامنے سے ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے پیش رو انبیاءِ کرام علیہ السلام نے اس مبارک پتھر کا بوسہ لیا ہے۔ اس لئے طواف کرنے والوں کے لئے مسنون ہے کہ اگر باآسانی ممکن ہوسکے تو وہ اس کا بوسہ لیں ورنہ بھیڑ کے وقت اس کا استلام کریں یعنی ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کریں۔ ہجوم کے وقت حجاجِ کرام دھکم پیل کرکے ایک دوسرے کو ایذاء نہ پہنچائیں۔

رکن یمانی: یہ کعبہ شریف کے جنوبی رکن (کونے) کا حصہ ہے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے اپنی یا دوسروں کی ایذاء کا اندیشہ نہ ہو تو رکنِ یمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا سیدھے ہاتھ سے تبرکاً چھوئیں۔ صرف بائیں ہاتھ سے نہ چھوئیں اور نہ ہی دور سے اس کی طرف اشارہ کرکے استلام کریں۔

ملتزم: کعبہ شریف کے دروازے سے لے کر حجر اسود تک بیت اللہ شریف کی دیوار کو مقامِ ملتزم کہا جاتا ہے۔ اس کا عرض تقریباً 2 میٹر ہے اس مقام کو ملتزم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ جب طواف سے فارغ ہوجاتے تو اس جگہ آکر کعبہ شریف سے چمٹ جاتے اور اپنے سینہ مبارک، ہاتھوں اور رخسار کو اس جگہ سے چمٹا لیتے۔ یہ اُن مقامات میں سے ہے جہاں پر دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔

حطیم: کعبہ شریف کے شمال میں نصف گول دائرہ کی شکل کی طرح کی جگہ حطیم کہلاتی ہے۔ یہ کعبۃ اللہ کا حصہ ہے۔ اس مقام کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس میں نماز پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی۔ طواف کرتے وقت حطیم کے اندر سے نہیں گزرنا چاہیے۔

میزاب (پرنالہ): یہ پرنالہ کعبہ شریف کی چھت پر شمالی سمت یعنی حطیم کی جانب لگایا ہوا ہے۔ یہ کعبہ

شریف کی چھت سے بارش کا پانی نکالنے کے لئے لگایا گیا ہے۔

مطاف: خانہ کعبہ کے چاروں طرف کھلی جگہ جس پر طواف کیا جاتا ہے مطاف کہلاتی ہے۔ مختلف ادوار میں بڑھتی ہوئی حجاجِ کرام کی تعداد کے پیشِ نظر مطاف میں توسیع ہوتی رہی اور ابھی جاری ہے۔

مطاف میں ہی کعبہ شریف کے ارد گرد وہیل چیئر پر طواف کرنے والوں کی سہولت کے لئے ایک دائرہ نما پل بھی بنا دیا گیا ہے۔ اس پل پر جانے کے لئے باب الملک عبد العزیز کے قریب شارعِ اجیاد کی طرف بنایا گیا ڈھلوان نما چبوترہ استعمال کیا جاتا ہے جو کہ حجاجِ کرام کو مسجدِ حرام کی پہلی منزل پر لے جاتا ہے اور وہاں سے اس گول پل پر جانے کے لئے راستہ بنایا گیا ہے۔ وہیل چیئرز مہیا کرنے کے لئے اسکی ڈھلوان نما چبوترے کے نیچے ایک دفتر بنایا گیا ہے۔ جہاں سے مکتب کا جاری کردہ اجازت نامہ دکھانے سے وہیل چیئرز لی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ ایک مشکل عمل ہے لہٰذا جن حضرات کو وہیل چیئر کی ضرورت ہو بہتر ہے کہ وہ پاکستان سے ہی ساتھ لے کر جائیں۔

مقامِ ابراہیم علیہ السلام: حضرت ابراہیم خلیلؑ نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر کی۔ جس وقت حضرت ابراہیمؑ اس پتھر پر کھڑے ہوئے تو آپؑ کے پاؤں مبارک اس کے اندر دھنس گئے اور آپؑ کے پاؤں کے نشانات اب بھی موجود ہیں۔ مقامِ ابراہیمؑ کعبہ شریف سے تقریباً 13.25 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کی فضیلت قرآنِ مجید اور احادیث شریف میں وارد ہوئی ہے۔

زم زم کا پانی: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زم زم کا پانی اس چیز کے لئے ہے جس کے لئے (جس نیت سے) پیا جائے۔ یعنی یہ مبارک پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی برکت سے وہ مقصد پورا فرما دیتے ہیں۔ زم زم کا پانی ایسا مبارک ثابت ہوا کہ صدیوں سے نہ صرف اہلِ مکہ بلکہ تمام دنیا کے مسلمان اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ آج کل مسجدِ حرام سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر کدئی کے علاقے میں ایک فیکٹری لگائی گئی ہے اور وہاں زم زم کی بوتلیں دستیاب ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ حجاج وطن واپسی پر جدہ اور مدینہ منورہ ایئرپورٹس سے یا متوقع پالیسی کے مطابق پاکستانی ایئرپورٹس سے ۵ لیٹر زم زم کی پیک شدہ

بو تل حاصل کر سکیں گے ۔اس ضمن میں حجاج کو مزید آگاہی دے دی جائے گی۔

صفاو مروہ: صفاو مروہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں۔ صفا کعبہ شریف سے جنوب مشرق اور مروہ بیت اللہ شریف سے شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ (جہاں حج اور عمرہ کے لئے سعی کی جاتی ہے) کو مسعٰی کہا جاتا ہے۔ مسعٰی کو سایہ دار اور کھلا کرنے کے لئے مختلف ادوار میں توسیع ہوتی رہی ہے اور اب مسعٰی ایک تہہ خانے سمیت چار منزلہ بر آمدے کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اسے سفید سنگِ مرمر سے مزین کر دیا گیا ہے۔ مسعٰی والے بر آمدے کی لمبائی تقریباً چار سو میٹر ہے۔ اس کے ایک طرف صفا اور دوسری طرف مروہ پہاڑی کے نشانات ہیں۔ صفا پہاڑی کا نسبتاً زیادہ حصہ اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی ایک تاریخی واقعہ سے منسوب ہے اور وہ ہے حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ محترمہ حضرت ھاجرہؓ کا ان پہاڑیوں کے درمیان اپنے کم سن بچے کیلئے پانی کی تلاش میں دوڑنا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی بندی کی یہ ادا پسند آئی اور اُس نے اسے تا قیامت تمام مسلمانوں کیلئے پابند کر دیا کہ جو بیت اللہ کے حج اور عمرے کی غرض سے آتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ صفا سے مروہ ایک اور مروہ سے صفا دوسرا، اس طرح ساتھ چکر پورے کریں۔ ہری (سبز) بتیوں کے درمیان مرد حضرات ذرا دوڑ کر چلیں اور عورتیں آہستہ چلیں۔

باب سوئم

عمرہ کا طریقہ قدم بہ قدم

افعالِ عمرہ:

حرم پاک میں پہنچنے کے بعد آپ نے عمرہ کے دو اہم افعال کرنے ہیں یعنی طواف اور سعی۔

خانہ کعبہ پر پہلی نظر:

جب خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو خوب گڑگڑا کر دُعا کریں۔ یہ قبولیتِ دُعا کی گھڑی ہے اور دُعاؤں کے ساتھ مستجاب الدعوات ہونے کی دُعا بھی مانگ لیں۔

طواف:

طواف کے دو فرائض ہیں:

1. نیت (بغیر نیت کے چکر لگائے تو طواف نہیں ہو گا)
2. چار چکر فرض ہیں (باقی تین واجب ہیں) کل ساتھ چکر ہیں۔

طواف کے واجبات درج ذیل ہیں:

- وضو
- ستر ڈھانپنا
- حجر اسود کے سامنے سے شروع کرنا
- پیدل چلنا
- دورانِ طواف کعبے کا بائیں طرف ہونا
- حطیم کے باہر سے چکر لگانا
- سات چکر پورے کرنا
- طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا

طواف کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں:

- اضطباع (احرام میں دایاں کندھا کھلا رکھنا)
- پہلے تین چکروں میں رمل کرنا (یعنی اکڑ کر چلنا)
- رکن یمانی کو چھونا
- آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا
- حجر اسود کا استلام
- بیت اللہ شریف کی طرف نہ دیکھنا
- رکن یمانی اور رکنِ حجر اسود کے درمیان مخصوص دُعا پڑھنا

عمرہ کرنے کا آسان طریقہ:

طواف شروع کرنے سے پہلے آپ کعبۃ اللہ کے اُس کونے میں آئیں گے جہاں حجر اسود نصب ہے اور جسے بوسہ دے کر یا چُھو کر یا (رش کی صورت میں) اس کی طرف استلام کا اشارہ کر کے طواف کا ہر چکر شروع کیا جاتا ہے۔ اس کونے پر پہنچ کر آپ سیدھا شانہ کُھلا رکھیں گے۔ اس طرح کہ سیدھے ہاتھ کی بغل میں سے احرام کا کپڑا نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں گے۔ اس کو اضطِباع کہتے ہیں۔ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود آپ کے دائیں جانب ہو جائے۔ یعنی حجر اسود آپ کے دائیں جانب اِس طرح سے ہو جائے کہ آپ کا دایاں کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہو جائے، پھر تلبیہ بند کر کے طواف کی نیت کریں۔

طواف کی نیت:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ؕ

”(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے، نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ میں نیت کرتا ہوں تیرے مقدس گھر کا طواف کرنے کی، پس تو اسے میرے لئے آسان فرما دے اور اسے میری طرف

سے قبول فرما، ان سات چکروں (طواف) کو جو محض تجھ یکتا عزّوجل کی خوشنودی کیلئے (اختیار کرتا ہوں)"

(نوٹ: نیت کسی بھی زبان میں کی جاسکتی ہے)

طواف کا طریقہ:

- طواف کا آغاز حجر اسود کے سامنے سے کیا جاتا ہے۔ اس مقام کی نشاندہی کرنے کیلئے حجر اسود کے سامنے دھاتی چبوترے پر سبز ٹیوب نصب کی گئی ہے۔ اسی طرح کی روشنیاں پہلی اور دوسری منزل پر بھی لگادی گئی ہیں۔ بیت اللہ شریف کے جس کونے پر سب سے زیادہ بھیڑ ہو سمجھ لیں وہی حجر اسود والا کونہ ہوگا اور یہ بیت اللہ کے دروازے کے قریب ترین ہے۔
- بیت اللہ شریف کے حجر اسود والے کونے پر بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے لہٰذا جب بھی طواف شروع کرنے کیلئے حجر اسود کے بالمقابل آنا ہو تو پہلے طواف کرنے والوں کے سامنے سے بالکل نہ آئیں تاکہ کسی کو ایذاء نہ پہنچے بلکہ آپ کعبہ شریف کے اردگرد باقی طواف کرنے والوں کی طرح گھڑی کے الٹے رخ چکر لگائیں اور جب حجر اسود کے سامنے آئیں تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور طواف شروع کریں۔
- حجرِ اسود کے کونے کی سیدھ میں نماز کی طرح دونوں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے پڑھیں:

  اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

  اور ہاتھ نیچے چھوڑ دیں۔ یہ عمل استقبالِ حجر اسود کہلاتا ہے۔
- جب حجر اسود کے بالکل سامنے آجائیں کہ سبز روشنی آپ کے دائیں کندھے کی طرف اور حجر اسود آپ کے بائیں کندھے کی سیدھ میں ہو تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے اشارہ کریں اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہیں۔ یہ عمل 'استلام' کہلاتا ہے اور سنت ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کا طواف شروع ہوجائے گا۔
- طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا سنت ہے۔ یہ

عمل 'رُمل' کہلاتا ہے جبکہ آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

طواف کے دوران کوئی خاص دُعا پڑھنا ضروری نہیں اور پھر کتاب سے دیکھ دیکھ کر پڑھنے سے توجہ کتاب کی طرف رہتی ہے اور قلب کا ربط ربِّ کعبہ سے نہیں جڑ پاتا۔ لہٰذا اپنی زبان میں جو بھی دُعا چاہیں کریں نیز درود شریف، استغفار، تیسرے کلمے (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر) کا ذکر کریں البتہ رکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط پڑھنا سنت ہے۔ دُعا بلند آواز سے نہ کریں تاکہ دوسرے طواف کرنے والوں کو خلل نہ ہو۔ رکن یمانی پر پہنچنے کے بعد اگر آسانی سے ممکن ہو تو اسے اپنے دائیں ہاتھ سے چھوئیں اور بوسہ نہ دیں۔ طواف کا ہر چکر پورا کرنے کے بعد حجر اسود کا استلام کریں۔

- طواف کا ساتواں چکر پورا ہونے پر آٹھواں استلام کریں اور اضطباع ختم کر دیں یعنی دایاں کندھا ڈھانپ لیں۔ طواف مکمل ہو گیا۔
- طواف مکمل کرنے کے بعد ایسی جگہ دو رکعت نماز پڑھیں کہ مقام ابراہیمؑ آپ کے اور کعبہ شریف کے درمیان ہو۔ بھیڑ کی وجہ سے ایسی جگہ نہ ملے تو کسی بھی دوسری جگہ پڑھ لیں۔ اگرچہ مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے طواف کے نفل پڑھنا سنت ہے لیکن حج کے موقع پر بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ لہٰذا حرم میں کسی بھی جگہ بھیڑ سے بچتے ہوئے پُرسکون طریقے سے نوافل ادا کریں۔

زم زم:

ٹھنڈے اور سادہ زم زم سے بھرے کولر صحن کعبہ میں اور مسجدِ حرام کے برآمدوں میں کافی تعداد میں رکھے ہوئے ہیں۔ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رُخ ہو کر تین سانسوں میں پیٹ بھر کر کولر سے زمزم پیجئے اور دُعا مانگئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّ رِزۡقاً وَّا سِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ

"اے اللہ پاک میں تجھ سے نفع رساں علم اور وسیع رزق اور ہر ایک بیماری سے شفا کا طلبگار ہوں"

صفا و مـــــروہ کی سعی:

آبِ زم زم سے پینے کے بعد اگر ہو سکے اور بھیڑ اجازت دے تو حجر اسود کا نواں استلام کریں۔ یہ استلام مسنون ہے۔ دونوں ہاتھوں سے استلام کا اشارہ کیجئے اور ہاتھ چوم لیں جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے۔ پھر باب صفا سے نکل کر صفا کی پہاڑی کی طرف چلیں۔ جس کا راستہ حجر اسود کی سیدھ میں بر آمدوں کی جانب ہے۔ کوہ صفا کی طرف یہ کہتے ہوئے جائیں:

اَبۡدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ ؕ

"میں ابتدا کرتا ہوں ساتھ ان (نام) کے جس کے ساتھ ابتدا کی ہے، یقیناً صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کیلئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے اور جو برضا و رغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا، اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے (اور) وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔" (سورۃ البقرہ۔158)

سعی کی نیـــت:

صفا کی پہاڑی پر زیادہ اُوپر چڑھنا خلافِ سنت ہے اور مروہ پر بھی زیادہ اُوپر نہیں چڑھنا چاہیے صرف اتنا چڑھنا کافی ہے اگر سامنے مسجدِ الحرام کے دالان نہ ہوتے تو وہاں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور سعی کی نیت دل میں کریں اور منہ سے یہ کلمات ادا کیجیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃَ سَبۡعَۃَ اَشۡوَاطٍ لِّوَجۡھِکَ الۡکَرِیۡمِ

فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ ط

"اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکروں سے سعی کرتا ہوں محض تیری بزرگ ذات کیلئے۔ پس میرے لئے اسے آسان کر دے، اور مجھے قبول فرمالے۔"

پھر دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک آسمان کی طرف اس طرح اُٹھائیں جس طرح دُعا میں اُٹھاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں۔ تکبیر و کلمہ بلند آواز میں پڑھیں اور خوب دل لگا کر دُعا مانگیں، ہر ایک کیلئے دُعا مانگیں، تمام مسلمانوں کے حق میں دُعا مانگیں اور ملک کی سلامتی و بقا کیلئے دُعا مانگیں یہ بھی دُعا کے قبول ہونے کا وقت ہے۔ سعی کے دوران تیسرے اور چھوتھے کلمے کا ورد کرتے رہیں یا جو دُعائیں آپ کو یاد ہوں وردِ زبان رکھیں:

تیسرا کلمہ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ط وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ط

چوتھا کلمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ط لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ط بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ط

صفا سے مروہ کی طرف جاتے ہوئے چند قدموں کے فاصلے پر سعی کے راستے میں دو سبز ستون ہیں جن کے درمیان کچھ فاصلہ ہے جسے 'میلین اخضرین' کہتے ہیں۔ جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو ان کے درمیان مرد حضرات ذرا دوڑ کر چلیں لیکن خواتین نہ دوڑیں اور یہ دُعا کریں:

رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَتَجَاوَزۡ عَمَّا تَعۡلَمُ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡاَعَزُّ الۡاَکۡرَمُ ط

”اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما بیشک تو زبردست بزرگی والا ہے۔“

صفا اور مروہ کے چکروں کے بارے میں ایک بات ذہن نشین کرلیں کہ صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر کہتے ہیں اور پھر مروہ سے صفا تک آنے کو دوسرا چکر۔ پھر صفا سے مروہ تک جائیں گے تو تیسرا چکر۔ اور پھر مروہ سے صفا تک آئیں گے تو چوتھا چکر۔ اسی طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ساتویں چکر کے بعد مروہ پر آپ کی سعی مکمل ہوجائے گی۔ اس کے بعد مرد حضرات سارے سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں، اگر بال لمبے ہوں تو انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ تمام سر کے بال کتروانا بھی جائز ہے لیکن سر منڈوانا افضل ہے۔

خواتین کیلئے حکم:

خواتین کیلئے سر منڈوانا جائز نہیں۔ انگلی کے ایک پورے کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ ساری چٹیا پکڑ کر دائیں بائیں اور پیچھے تین حصے کر کے ہر حصے سے انگلی کے ایک پورے کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ بال کٹوائیں یا خود کاٹ دیں تو احرام سے نکلنے کیلئے کافی ہے۔

مردوں کیلئے مروہ کے باہر بال کاٹنے والوں کی کافی دکانیں ہیں، اپنے بال وہاں کٹوائیں۔ اس کے بعد اگر ہوسکے تو دو نفل مسجدِ الحرام میں کسی بھی جگہ پڑھ لیں، مروہ پر نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ لیجئے اب آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی آپ احرام اور احرام کی پابندیوں سے فارغ ہوگئے۔ آپ نہا دھو کر سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں اور اب 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی کیلئے حج کا احرام باندھنے کی ضرورت ہوگی۔

باب چہارم

حج قدم بہ قدم

اقسام حج

حجِ افراد:

یعنی حج کے دنوں میں صرف حج کیا اس میں قربانی واجب نہیں۔

حجِ تمتع:

ایک ہی سفر میں پہلے عمرے کا احرام باندھا۔ طواف و سعی کے بعد حلق کر کے اس احرام سے فارغ ہو گیا۔ پھر حج کا وقت آیا تو حج کا احرام باندھا کیونکہ ایک ہی وقت میں دو عبادتیں جمع کر لیں اور دہرا فائدہ اٹھا لیا تو اسے متمتع کہتے ہیں اور اس پر قربانی واجب ہوتی ہے پاکستانی حجاج کرام حجِ تمتع ہی کرتے ہیں۔

حجِ قران:

ایک ساتھ ہی حج و عمرہ کا احرام باندھا پہلے عمرہ کے ارکان ادا کئے لیکن احرام بدستور رہا یہاں تک کہ ایامِ حج میں حج کے ارکان ادا کر کے حلق کرایا اور احرام سے فارغ ہوا۔ قران پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے۔

یومِ ترویہ: 8 ذی الحج یومِ ترویہ کہلاتا ہے زمانہ قدیم میں اس دن منیٰ میں حجاج کرام کے لئے پانی کا ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ اِسی دن حجاج کرام مکہ مکرمہ سے منیٰ کو سفر کا آغاز کرتے تھے۔

یومِ عرفہ: 9 ذی الحجہ یومِ عرفہ کہلاتا ہے اس دن حجاج کرام منیٰ سے عرفات کا سفر کرتے ہیں۔ پورا دن میدانِ عرفات میں گزارا جاتا ہے اور سورج غروب ہونے کے بعد وقوفِ مزدلفہ کا آغاز کیا جاتا ہے۔

ایامِ نحر: 10 ذی الحجہ سے 12 دی الحجہ کے ایام کو ایام نحر کہا جاتا ہے۔

ایامِ رمی: 10 ذی الحجہ سے 13 ذی الحجہ کے ایام کو ایامِ رمی کہتے ہیں۔

ایامِ تشریق: 9 ذی الحجہ سے 13 ذی الحجہ تک کے ایام کو ایامِ تشریق کہا جاتا ہے۔ ان دنوں میں حاجی اور غیر حاجی جہاں بھی ہوں ہر فرض نماز کا سلام پھیرنے کے فوراً بعد ایامِ تشریق کی تکبیرات کہتے ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

حج کے اعمال:

8 سے 13 ذی الحج کے درمیان حج کے مندرجہ ذیل اعمال ادا کئے جاتے ہیں۔

ارکان:

جس نے کوئی ایک رکن بھی چھوڑ دیا اس کا حج مکمل نہ ہو گا۔ البتہ اگر کوئی شخص طواف زیارت وقت پر نہ کر سکے اور تاخیر میں طواف کے بعد اس کا دم بھی دے تو اس کا حج ہو جائے گا۔

- احرام (شرط)
- وقوفِ عرفہ (رکن اعظم)
- طوافِ زیارۃ (رکن)

وَاجبات:

جس نے کوئی بھی واجب چھوڑ دیا تو اس کے بدلے فدیہ یعنی قربانی دے جس کو مکہ مکرمہ میں ذبح کرے اور وہاں کے فقراء میں تقسیم کرے خود نہ کھائے۔

- وقوفِ مزدلفہ
- رمی جمرات (شیطانوں کو کنکریاں مارنا)
- قربانی
- حجامت
- سعی
- طواف وداع

حج کی نیت:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ وَاَعِنِّیۡ عَلَیۡہِ وَ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی O

”اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں، پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کر لے اور اس میں میری مدد فرما۔ اور اس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔ نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے۔“

اس کے فوراً بعد قدرے بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ کہیں، آہستہ آواز سے درود شریف پڑھیں اور دُعا بھی مانگیں، اب آپ پر ایک دفعہ پھر احرام کی تمام پابندیاں لازم ہو گئیں۔

اگر آسانی سے ممکن ہو تو حرم شریف میں جاکر بیت اللہ کا طواف کریں اور واجب الطواف کی 2 رکعت پڑھ کر پھر احرام کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھ لیں اور حج کی نیت وہاں کریں، یہ افضل ہے، مگر لازمی اور ضروری ہرگز نہیں، اگر مکتب کی یا دوسری سواری جس سے آپ منیٰ جا رہے ہیں اس کے جانے تک وقت اجازت دے تو جائیں کیونکہ آپ کو اپنی سواری جو حاجیوں کو منیٰ لے جا رہی ہے اس کا خیال رکھنا ہے کہ کہیں آپ رہ نہ جائیں اور بعد میں پریشان ہوتے پھریں۔ اس لئے احتیاط لازم ہے۔

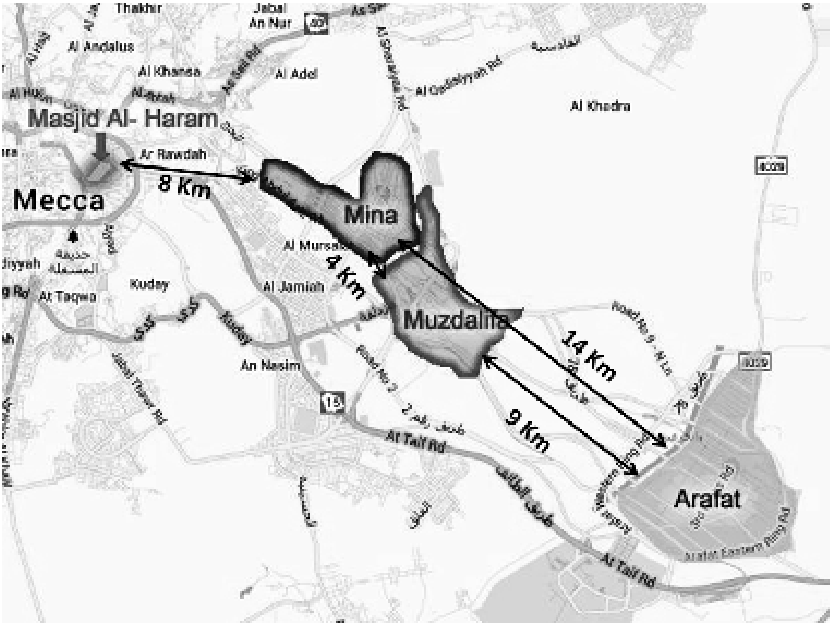

منیٰ کیلئے روانگی:

منیٰ کو روانگی 8ذی الحجہ کو فجر سے پہلے رات میں بھی کسی وقت ہو سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ روانگی سے قبل احرام کی فاضل 2 چادریں یا تولئے اگر ہیں، لوٹا، گلاس، کھانے اور چائے کے دو چار برتن اور چمچے، قربانی (اگر پہلے سے قربانی کا ٹوکن نہیں لیا) اور سفر کے دوران اخراجات کی رقم ساتھ لے لیں۔

وادی منیٰ

منیٰ کا محل وقوع کچھ اس طرح ہے کہ اس کے شمال مغرب میں جمرات (جو کہ شیطان کے علامتی نشانات ہیں) جنوب مشرق میں وادی محسر اور مزدلفہ، شمال مشرق میں بنجر پہاڑ اور جنوب مغرب میں محلات والے پہاڑ ہیں۔ اگر آپ وادی منیٰ میں کسی بھی سڑک پر اسطرح کھڑے ہوں کہ آپ کا رخ محلات والی پہاڑی کی طرف ہو تو جمرات آپ کی دائیں طرف جبکہ مزدلفہ بائیں طرف ہو گا۔ اس طرح اگر آپ کا

رخ بنجر پہاڑوں کی طرف ہے اور محلات والی پہاڑیاں آپ کی پشت کی طرف ہیں تو جمرات آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف اور مزدلفہ کا میدان دائیں ہاتھ کی طرف ہو گا۔

امیر، غریب گورے، کالے، عربی اور عجمی اللہ کے سب ہی مہمان اللہ کی رسی میں جڑے دو چادروں میں ملبوس ہو کر 8 ذی الحجہ کو یہاں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ اس وادی میں داخل ہوتے ہی قلوب و اذہان یہاں پر تمام انبیاء کی حاضری کی یاد میں معطر ہو جاتے ہیں۔

منیٰ میں حجاج کرام 8 ذی الحجہ کو ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں ادا کرتے ہیں اور 9 ذی الحجہ کو بعد نماز فجر سورج کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہوتے ہیں۔

منیٰ میں نمازیں:

منیٰ کے قیام کے دوران یعنی 8 ذی الحجہ کو اور پھر 10 سے 13 ذی الحجہ کو نمازیں اپنے اپنے خیموں میں ہی باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ اس موقع پر منیٰ میں نمازوں کے بارے میں دو آراء سامنے آتی ہیں جو بعض اوقات حجاجِ کرام کے درمیان بحث و مباحثہ کا سبب بنتی ہے۔

- اول یہ کہ منیٰ میں نمازیں قصر پڑھنا نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں قصر نمازیں ہی ادا فرمائیں اور روایت ہے کہ اہل مکہ مکرمہ نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نمازیں قصر ہی پڑھی تھیں۔
- دوسری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ نے قصر نمازیں اس لئے ادا فرمائی تھیں کہ آپ ﷺ اس وقت مسافر تھے اور ہمارا مکہ مکرمہ میں قیام چونکہ پندرہ دن سے زیادہ کا ہے لہٰذا ہمیں پوری نماز پڑھنی چاہیے۔
- اس سلسلے میں یہ بات سمجھ لیں کہ اگر اپنے وطن (یا مدینہ منورہ) سے مکہ مکرمہ پہنچنے کے دن سے لیکر 8 ذی الحجہ کو منیٰ روانگی تک آپ کا قیام پندرہ دن سے زیادہ ہے تو آپ وہاں مقیم شمار ہوں گے۔

بصورتِ دیگر آپ مسافر ہوں گے۔ جو شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہے وہ منیٰ میں بھی مقیم ہو گا اور جو مکہ مکرمہ میں مسافر ہے وہ منیٰ/ عرفات میں بھی مسافر ہو گا۔ نتیجتاً اگر آپ مسافر ہیں تو آپ منیٰ میں قصر نمازیں پڑھیں گے اور اگر آپ مقیم ہیں تو پوری نمازیں پڑھیں گے۔

- قصر یا پوری نمازیں پڑھنا نہ تو حج کے ارکان میں سے ہے اور نہ ہی واجبات سے۔ جس طرح بھی نماز پڑھنے سے آپ کو قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے اس طرح نماز ادا کیجیے اور بحث و مباحثہ میں الجھنے سے گریز کریں۔ یاد رکھیں حج کے دوران ہمیں لڑائی جھگڑے سے گریز کرنا ہے کیونکہ اس کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا واضح حکم قرآن مجید میں موجود ہے۔

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

- اگر امام صاحب قصر جبکہ کوئی مقتدی پوری نماز پڑھنا چاہتا ہے تو جب امام صاحب اپنی دو رکعت نماز پوری کر چکیں تو پوری نماز پڑھنے والے مقتدی حضرات اپنی نماز مکمل کر لیں۔

منیٰ سے مختلف مقامات کے فاصلے:

- مسجد حرام کا منیٰ سے فاصلہ 8 کلومیٹر ہے اور پیدل چلنے والوں کے لئے ان مقامات کے درمیان ایک سایہ دار سڑک بنائی گئی ہے جبکہ دونوں کناروں پر تھوڑے تھوڑے وقفے پر پینے کے ٹھنڈے پانی کے کولر نصب کئے گئے ہیں۔
- وادی منیٰ سے میدان عرفات کا فاصلہ تقریباً 14 کلومیٹر ہے اور یہاں بھی پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لئے علیحدہ وسیع سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ بسوں اور دیگر ٹریفک کیلئے کئی علیحدہ سڑکیں ہیں جن پر یوم عرفہ (9 ذی الحجہ) کو اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی۔
- منیٰ سے مزدلفہ تقریباً 4 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ منیٰ سے عرفات جانے والے تمام راستے مزدلفہ سے ہی گزرتے ہیں۔ حجاجِ کرام کو یہ سفر 10 ذی الحجہ کو کرنا ہوتا ہے اور اسے پیدل طے کرنا دوسرے ذرائع کی نسبت زیادہ سہل ہوتا ہے۔
- میدانِ عرفات سے مزدلفہ کا فاصلہ تقریباً 9 کلومیٹر ہے۔

منیٰ میں داخلے کے راستے:

8ذی الحج کو اس مبارک وادی میں حجاج کے داخلے کے ساتھ ہی اسلام کے رکنِ اعظم حج کے مناسک کا آغاز ہو جاتا ہے۔ حجاجِ کرام کیلئے بہتر ہو گا کہ 8ذی الحجہ کو منیٰ میں پہلی بار اپنے مکتب کے ذمہ دار افراد کی رہنمائی میں جائیں۔ البتہ منیٰ میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل 4بڑے راستے ہیں۔ ان راستوں سے شناسائی حجاجِ کرام کیلئے فائدہ مند ہو گی۔

مدخل طریق 68 الملک فہد: یہ راستہ منیٰ میں وادی کی مغربی سمت سے داخل ہوتا ہے۔ شیشہ اور طریق الحج کے علاقوں میں رہنے والے حجاجِ کرام اس راستے سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔

مدخل کبری الملک خالد: یہ راستہ منیٰ میں جنوب کی طرف سے مسجدِ خیف کے قریب سے داخل ہوتا ہے۔ عزیزیہ میں سوق السلام، راجحی سینٹر اور دیگر قریبی علاقوں میں رہائش پذیر حجاجِ کرام اس راستے سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔

مدخل کبری الملک عبد العزیز: یہ راستہ بھی منیٰ میں جنوب کی طرف سے داخل ہو کر منیٰ کے عین درمیان سے گزرتا ہے۔ لہذا زیادہ تر حجاج کرام منیٰ میں داخل ہونے کے لئے یہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔ عزیزیہ کے مشرقی علاقوں یعنی بن داؤد، طریق الملک عبد اللہ اور طریق عبد اللہ خیاط کے ارد گرد رہائش پذیر حجاج کرام اس راستہ سے منیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔

مدخل کبری الملک فیصل: یہ راستہ بھی منیٰ میں جنوب کی سمت سے ہی داخل ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ منیٰ کے انتہائی مشرقی کنارے سے منیٰ میں داخل ہوتا ہے لہذا کم لوگوں کے زیرِ استعمال آتا ہے۔

وادی منیٰ میں امتیازی نشانات (Land Marks):

حجاجِ کرام ایامِ حج کا بیشتر وقت منیٰ کے خیموں میں ہی بسر کرتے ہیں اور پھر یہاں سے انہیں مناسکِ حج کی ادائیگی کیلئے مختلف ایام میں منیٰ سے دوسرے مقاماتِ مقدسہ میں جانا ر آنا ہوتا ہے۔لہذا منیٰ میں اپنے خیمے کا محل و قوع اچھی طرح ذہن نشین کرلینا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ بوقتِ ضرورت اپنے خیمے سے آنے جانے والے راستوں سے اچھی طرح شناسائی ہو جائے اور خدانخواستہ بھولنے کے امکانات بالکل ختم ہو جائیں اس مقصد کیلئے وادی منیٰ میں موجود مندرجہ ذیل امتیازی نشانات سے آگاہی نہایت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

منیٰ کے اہم پل:

پل کو عربی میں کُبرِی یا جَسر کہا جاتا ہے مقامی زبان میں پل کے لئے زیادہ تر کبری کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے وادی منیٰ میں ٹریفک کی سہولت کے لئے کئی پل بنائے گئے ہیں جن میں سے تین اہم ترین پل مندرجہ ذیل ہیں۔

کبری ملک خالد: یہ کبری منیٰ کے شمالی علاقے مسجد خیف کے قریب جمرات سے تقریباً نصف کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اگر آپ منیٰ میں شارع خالد سے داخل ہوں تو ایک سرنگ (عربی زبان میں نفق) سے داخل ہونے کے بعد آپ اِسی کبری پر آکر نکلیں گے اور آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف منیٰ کا ایک ہسپتال ہے جسے عربی زبان میں مستشفی الطواری کہا جاتا ہے یعنی ایمرجنسی ہاسپٹل۔ اس کبری کے دائیں طرف سے منیٰ کے اندر بڑی سڑکوں سے کبری کے اوپر آنے کے لئے راستہ مہیا کرتے ہیں۔

کبری ملک عبد العزیز: یہ کبری منیٰ کے تقریباً درمیان میں کبری ملک خالد سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور منیٰ میں حجاج کے خیموں کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کرتی ہے اگر آپ شارع ملک عبد اللہ کے راستے عزیزیہ سے منیٰ میں داخل ہوں تو اسی کبری کے اوپر سے آپ کا منیٰ میں

داخلہ ہو گا اور آپ کے بائیں طرف ایک اور ہسپتال ہے جس کا عربی زبان میں نام مستشفیٰ منیٰ الجسر ہے۔ کبری ملک عبد العزیز کے نیچے مستشفیٰ منیٰ الجسر کے قریب ایمبولینس سٹاپ بھی واقع ہے۔ بوقتِ ضرورت یہاں سے ایمبولینس لی جا سکتی ہے۔ ایمبولینس کو عربی زبان میں اَسعاف کہتے ہیں۔

کبری ملک فیصل: یہ کبری نیو منیٰ اور مزدلفہ کے میدان کے درمیان واقع ہے۔ حجاج کرام کے رہائشی خیمے جو کہ کبری ملک خالد اور مسجد خیف کے قریب سے شروع ہوتے ہیں کبری ملک فیصل کے قریب آکر اختتام پذیر ہوتے ہیں اور کبری کی دوسری طرف میدان مزدلفہ شروع ہو جاتا ہے۔ حجاج کرام 10 ذی الحجہ کی صبح جب مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو سب سے پہلے کبری فیصل کے نیچے سے ہی ان کا گزر ہوتا ہے اور یہاں سے ہی خیمے شروع ہوتے ہیں جو کہ تقریباً چار کلو میٹر کے بعد کبری ملک خالد سے تھوڑے ہی فاصلے کے بعد ختم ہوتے ہیں۔

منیٰ کے زون:

زون کو عربی زبان میں منطقہ کہا جاتا ہے اور منیٰ کی وادی کو 9 مختلف زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ زون 1 تا 7 منیٰ جبکہ زون 8 اور 9 مزدلفہ میں ہیں۔ زون ایک جمرات کی طرف ہے اور یوں ان کے نمبر مزدلفہ کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ منیٰ میں حجاج کرام کے رہائشی خیمے زون 7 تک جاتے ہیں جو کہ کبری فیصل کے بالکل قریب واقع ہے۔ ہر زون کی نشاندہی کے لئے اونچے پول پر پیلے رنگ کے بورڈ لگا دیئے گئے ہیں اور ان پر سیاہ رنگ سے زون نمبر لکھ دیئے گئے ہیں۔ زون کی نشاندہی وہاں موجود چھوٹی سڑکوں سے بھی ہوتی ہے۔ جیسے شارع 11/5 زون 5 کی 11 نمبر سڑک ہے اور اس طرح شارع 19/2 زون 2 کی 19 نمبر سڑک ہے۔ پاکستانی حجاج کے خیمے عموماً زون 6، 5، 4، 2 اور 7 میں ہوتے ہیں۔

نیو منیٰ: وقت گزرنے کے ساتھ جوں جوں حجاج بیت اللہ کی تعداد میں اضافہ ہوا تو منیٰ کی وادی اپنی تمام وسعتوں کے باوجود تنگ ہونا شروع ہو گئی۔ اس بات کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا

ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جہاں پورے گاؤں یا محلے میں صرف چند لوگوں کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوتی تھی الحمد اللہ وہاں اب ہر دوسرے گھر میں کئی حجاج نظر آنے لگے ہیں لہٰذا یہ ضروری ہو گیا کہ حجاج کے رہائشی خیموں کو قدیم وادی منیٰ کی حدود سے باہر مزدلفہ کی حدود میں بھی نصب کیا جائے۔ لہٰذا سعودی حکومت نے مستند علماء کرام کے اجتہاد ر فتویٰ کی روشنی میں حجاج کے رہائشی خیموں کو قدیمی منیٰ کے بالکل ساتھ مزدلفہ کی حدود میں کبری فیصل تک بڑھا دیا ہے۔ مزدلفہ کی حدود میں وہ علاقہ جہاں حجاج کے رہائشی خیمے لگائے گئے ہیں عرفِ عام میں نیو منیٰ کہلاتا ہے اور یہاں حجاج کرام کا ٹھہرنا ان کے منیٰ کے قیام کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

منیٰ کی اہم سڑکیں:

منیٰ ایک وسیع وادی ہے اور یہاں لاکھوں افراد کے قیام کے لیئے انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں کئی بڑی اور چھوٹی سڑکوں کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے۔ بڑی سڑکوں کو عربی زبان میں طریق کہتے ہیں اور منیٰ میں ہر طریق یعنی بڑی سڑک کا اپنا نام اور نمبر ہوتا ہے۔ یہ سڑکیں وادی منیٰ کے لمبے رخ یعنی شرقاً غرباً بنائی گئی ہیں۔ منیٰ کی چند اہم سڑکیں مندرجہ ذیل ہیں۔

- **طریق 38 الملک عبد العزیز:** یہ سڑک مسجد حرام سے منیٰ اور مزدلفہ سے ہوتے ہوئے عرفات تک جاتی ہے اور ریل کی پٹڑی کے بالکل نیچے چلتی ہے۔
- **طریق 44 القصر الملکی:** یہ سڑک میدانِ عرفات سے شروع ہوتی ہے اور مزدلفہ سے ہوتے ہوئے کبری فیصل کے نیچے سے منیٰ میں داخل ہوتی ہے اور پھر طریق الملک عبد العزیز کے ساتھ چلتے ہوئے کبری عبد العزیز کے بعد طریق 38 میں ضم ہو جاتی ہے۔
- **طریق 50 الملک فیصل:** یہ سڑک میدانِ عرفات کے مشرقی کنارے سے شروع ہوتی ہے اور طریق القصر الملکی کے شمال کی طرف اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ پھر مزدلفہ سے ہوتے ہوئے منیٰ کے آخری حصے میں جمرات کے قریب ختم ہوتی ہے۔

- **طریق المشاۃ (پیدل چلنے کا راستہ):** مشاۃ عربی زبان میں پیدل چلنے کو کہتے ہیں۔ یعنی مکہ سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات تک پیدل سفر کرنے والوں کی سہولت کے لئے بنائے گئے راستوں میں یہ پہلا بڑا پیدل راستہ ہے۔ زیادہ تر حجاج کرام مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے اسی راستے پر سفر کرتے ہیں۔ 10 ذی الحجہ کو جب حجاج کرام مزدلفہ سے منیٰ اور پھر رمی جمرات کے لیئے اس راستے پر جاتے ہیں تو راستے میں سعودی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکار حجاج کرام کو فالتو سامان ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ اس سامان کی وجہ سے جمرات کے علاقے میں دوسروں کو ایذاء پہنچتی ہے اور حادثات کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہو گا کہ مزدلفہ سے منیٰ پہنچنے کے بعد پہلے اپنا فالتو سامان یعنی بیگ، چٹائی اور چھتری وغیرہ اپنے خیمے میں رکھیں اور پھر رمی جمرات یعنی کنکریاں مارنے جائیں۔
- **طریق 56 الجوھرۃ:** یہ سڑک بھی طریق مشاۃ کے ساتھ چلتے ہوئے عرفات سے منیٰ کے آخری حصے میں واقع جمرات تک جاتی ہے۔
- **طریق 62 سوق العرب:** طریق سوق العرب بھی میدان عرفات کے مشرقی حصے سے شروع ہوتی ہے اور جبل الرحمہ کے پاس سے گزرتی ہے۔ طریق 62 میدانِ مزدلفہ اور وادی منیٰ سے گزرتے ہوئے جمرات کے قریب آکر ختم ہوتی ہے۔ منیٰ میں جنوب ایشیائی ممالک یعنی افغانستان، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کے حجاج کرام کے خیمے طریق الجوھرۃ اور طریق سوق العرب پر ہی واقع ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ کے لئے ان شاہراہوں سے اچھی طرح شناسائی کر لینا نہایت ضروری ہے۔

اہم نوٹ:

طریق الجوھرۃ، طریق سوق العرب اور طریق المشاۃ عرفات سے شروع ہوتی ہیں اور ان کے درمیان وقفہ کہیں زیادہ ہو جاتا ہے تو کہیں کم اور وادی محسر میں تو بالکل مل جانے کے بعد پھر علیحدہ ہوتی

ہیں۔ لہٰذا حجاج کرام 10ذی الحجہ کی صبح مزدلفہ سے منیٰ کا سفر کرتے ہوئے جب وادیِ محسر پہنچتے ہیں تو ان کا غلطی سے اپنی مطلوبہ سڑک کی بجائے دوسری سڑک پر چلے جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا آپ کو وادی محسر میں ان سڑکوں کی نشاندہی کرنے والے بورڈوں اور نقشوں وغیرہ کی مدد سے یقین کر لینا چاہیئے کہ آپ مطلوبہ سڑک پر ہی سفر کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر اپنے خیمے کا راستہ کھو جانے کا اندیشہ بڑھ جائے گا۔

- **طریق 68الملک فہد:** یہ سڑک میدانِ عرفات کے مغربی کنارے پر واقع عرفات رِنگ روڈ سے شروع ہو کر مزدلفہ اور منیٰ کے شمالی حصے سے گزرتی ہے اور جمرات کے شمال سے گزرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتی ہے۔ منیٰ میں اس سڑک کے کنارے زیادہ تر افریقی اور عرب ممالک کے حجاج کرام کے خیمے نصب ہوتے ہیں۔
- **چھوٹی سڑکیں:** منیٰ میں مندرجہ بالا سڑکوں کو کئی چھوٹی رابطہ سڑکوں کے ذریعے جوڑا گیا ہے۔ ان سڑکوں کو عربی زبان میں شارع کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک سڑک کو اس کے زون کے مطابق نمبر الاٹ کیا گیا ہے۔ مثلاً شارع نمبر 5/ 21 میں 5 کا ہندسہ اس کے زون کو ظاہر کرتا ہے اور 21 سڑک کا نمبر ہے یعنی یہ زون 5 کی 21 نمبر شارع ہے۔ اسی طرح شارع 2/10 زون نمبر 2 کی 10 نمبر سڑک ہے۔ سڑکوں کو نمبر نگ میں ایک اور خاص بات سمجھنے کی یہ ہے کہ منی کی افقی (شرقاً غرباً) سڑکوں کا نمبر جفت ہندسہ اور عمودی (شمالاً جنوباً) سڑکوں کا نمبر طاق ہندسہ ہوتا ہے مثال کے طور پر شارع 714 شارع 716 اور شارع 718 زون نمبر 7 میں نسبتاً بڑی افقی سڑکیں ہیں اور شارع 717، شارع 735، شارع 737 چھوٹی عموداً سڑکوں کے ذریعے ان کے درمیان رابطہ مہیا کیا گیا ہے۔ اسی طرح منیٰ کے ہر زون میں حجاج کرام کی سہولت کے لئے چھوٹی بڑی سڑکوں کا نیٹ ورک موجود ہے۔ جن میں سے کچھ سڑکیں بوقتِ ضرورت بند بھی کر دی جاتی ہیں۔

مکتب نمبر:

منیٰ میں حجاجِ کرام کے خیموں کو مختلف مکاتب میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ہر مکتب کو ایک نمبر الاٹ

کیا جاتا ہے۔ جنوب ایشیائی ممالک کے مکاتب منیٰ کے ایک ہی حصے میں ہوتے ہیں۔ کچھ مکاتب صرف پاکستانی حجاج کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ جبکہ کچھ مکاتب میں پاکستان کے ساتھ دوسرے ایشیائی ممالک کے حجاجِ کرام کے مشترک خیمے بھی ہوتے ہیں۔ مکاتب کے سلسلے میں چند اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- منیٰ کے اندر مکاتب کی جگہ کسی خاص ترتیب سے الاٹ نہیں کی جاتی لہٰذا ممکن ہے کہ مکتب نمبر 1 کے ساتھ مکتب نمبر 13 اور پھر مکتب نمبر 28 موجود ہو۔
- پاکستانی مکاتب کے بڑے گیٹ کے سامنے مکتب نمبر کے بورڈ آویزاں کیے جاتے ہیں اور پاکستانی پرچم بھی لگائے جاتے ہیں۔ مکتب کے مین گیٹ کے ساتھ پول نمبر کا بورڈ بھی لگا ہوتا ہے۔
- حجاج کرام سے گزارش ہے کہ جب 8 ذی الحجہ کو مکتب کے ذمہ داران آپ کو پہلی بار اپنے مکتب میں لے جائیں تو اپنے مکتب کا محلِ وقوع اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ کس سڑک پر واقع ہے اور اس کا پول نمبر کیا ہے تاکہ جب بھی مکتب سے باہر جانا ہو تو آسانی سے واپس آ سکیں۔
- مکتب میں رہائش کے دوران مکتب کا جاری کردہ کارڈ ہمیشہ اپنے پاس رکھیں جو کہ مکتب میں داخلے کے وقت سیکورٹی پر مامور افراد کو دکھا کر ہی آپ اندر جا سکیں گے۔
- مکتب کے اندر وضو خانے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور نماز کے اوقات سے پہلے عموماً وہاں بھیڑ زیادہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا وضو کے لئے ایسے اوقات کا چناؤ کریں جب نسبتاً بھیڑ کم ہو۔ عموماً نمازوں کے بعد کے اوقات میں وضو خانوں پر بھیڑ کم ہوتی ہے۔ وضو خانوں میں لگی پانی کی ٹونٹی کا ہینڈل آرام سے کھولیں ورنہ پانی زیادہ پریشر سے باہر آئے گا اور حمام کے فرش سے لگنے کے بعد چھینٹیں آپ کے کپڑوں پر بھی پڑ سکتی ہیں۔

پول نمبر:

منیٰ میں حجاج کے رہائشی علاقے کو مختلف کیمپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر کیمپ کا ایک خاص نمبر ہوتا ہے جو ایک پول کے اوپر چھوٹے سے بورڈ پر نمایاں لکھا ہوتا ہے۔ یہ نہایت ہی اہم نشان ہے جو حجاج

کرام کی منیٰ میں رہنمائی کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس پول پر خیمے کا نشان بنا ہوتا ہے۔ خیمے کے نشان کے اوپر عربی زبان میں اور نیچے انگریزی زبان میں پول نمبر لکھا ہوتا ہے۔ پول نمبر سے متعلق مندرجہ ذیل نکات اچھی طرح ذہن نشین کر لینے سے منیٰ میں نہ صرف اپنے خیمے کو تلاش کرنا آسان ہو جائے گا بلکہ دوسرے حجاج کرام کی رہنمائی کر کے اجر و ثواب حاصل کرنا بھی ممکن ہو جائے گا۔

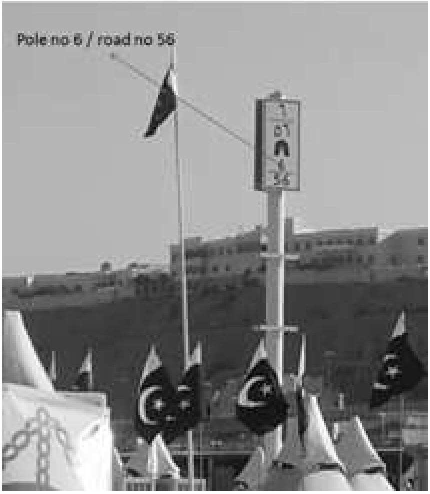

- پول نمبر کسر اعداد کی شکل میں لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً 56/6 کا اوپر والا ہندسہ کیمپ نمبر یا پول نمبر کو ظاہر کرتا ہے اور نیچے والا ہندسہ متعلقہ سڑک نمبر کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی پول نمبر 56/6 سڑک نمبر 56 کا 6 نمبر کیمپ کو ظاہر کرتا ہے۔
- پول نمبر ہر چھوٹی بڑی سڑک کے دونوں کناروں پر کیمپ کے اندر لگے نظر آتے ہیں۔ ان نمبروں کی ابتداء ہر سڑک کے آغاز میں الٹے یعنی بائیں رخ کی طرف اس طرح سے ہوتی ہے کہ طاق نمبر کے پول سڑک کے بائیں طرف اور جفت نمبر کے پول سڑک کی دائیں طرف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ 56 سڑک کی ابتدا سے اس پر چلنا شروع کریں تو شروع میں ہی پول نمبر 56/1 آپ کے بائیں طرف ہوگا اور تھوڑی دیر بعد پول نمبر 56/2 آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف آئے گا۔
- کسی بھی سڑک پر کل پول نمبروں کی تعداد اس کی لمبائی پر منحصر ہوتی ہے۔ یعنی کسی چھوٹی سڑک کے پولوں کی تعداد بڑی سڑک کے پولوں کی تعداد سے کم ہو گی۔ مثال کے طور پر سڑک نمبر 521 زون نمبر 5 کی ایک چھوٹی سڑک ہے لہٰذا اس کے پول نمبروں کی کل تعداد 9 ہے۔ یعنی

آخری پول نمبر 9 / 56 ہے۔ اس طرح طریق 62 سوق العرب ایک بڑی سڑک ہے اس کے پول نمبروں کی تعداد 63 ہے۔ یعنی اس سڑک پر آخری پول نمبر 63 / 62 ہے۔

- تمام بڑی سڑکوں کے پول نمبر جمرات کی طرف سے شروع ہوتے ہیں اور کبری فیصل کے پاس ختم ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ اس سڑک پر کہیں بھی موجود ہیں اور آپ کو اپنے مکتب کا پول نمبر معلوم ہے تو آپ درست سمت جا کر اپنے خیمے میں جاسکتے ہیں۔
- مکتب کے ذمہ داران ہر حاجی کو گلے میں لٹکایا جانے والا مکتب کارڈ یا کلائی پر باندھنے کے لئے پلاسٹک بینڈ دیتے ہیں۔ جس پر منیٰ اور عرفات کے پتے بمعہ پول نمبر درج ہوتے ہیں۔ انہیں حج کے ایّام میں اپنے پاس محفوظ رکھیئے اور اپنے خیمے کا راستہ کھو جانے کی صورت میں آپ کسی بھی ملک کے رضاکار یا معاون کو کارڈ / بینڈ دکھا کر راستہ معلوم کر سکتے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور منیٰ میں ہسپتال:

حجاج کرام کو علاج معالجے کی بہترین سہولیات میسر کرنے کے لئے نہ صرف حکومتِ پاکستان بلکہ سعودی حکومت بھی وسیع انتظامات کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تمام طبی مراکز اور ہسپتالوں میں مفت سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ ان سہولیات کی فراہمی کو مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

مکہ مکرمہ:

یہاں حجاج کی سہولت کے لئے کئی سعودی ہسپتال اور 75 طبی مراکز بنائے گئے ہیں اس کے علاوہ حکومت پاکستان کا میڈیکل حج مشن حجاج کرام کے لئے ایک بڑا ہسپتال بھی قائم کرتا ہے جہاں ہر قسم کی سہولت موجود ہوتی ہے اس کے علاوہ مختلف بلڈنگز میں ڈسپنسریاں بھی بنائی جاتی ہیں جہاں ماہر ڈاکٹرز اور کوالیفائیڈ عملہ ہر وقت موجود ہوتا ہے جن کی نشاندہی تمام بلڈنگز میں کر دی جاتی ہے۔ شدید ایمرجنسی کی صورت میں بلڈنگ میں موجود معاون یا چوکیدار کی مدد سے سعودی ہلالِ احمر کی ایمبولینس بلانے کے لئے 997 پر رابطہ کریں۔

منی، مزدلفہ، عرفات:

دوران حج ان مقامات مقدسہ پر صرف سعودی حکومت طبی مراکز اور ہسپتال قائم کرتی ہے کسی اور حکومت کو طبی سہولیات مہیا کرنے کی اجازت نہیں ہوتی منی میں 6 بڑے ہسپتال اور 44 طبی مراکز قائم کئے جاتے ہیں جن کی نشاندہی مختلف سڑکوں پر بورڈ لگا کر کی جاتی ہے لہذا حجاج کرام کو طبی سہولیات کے لئے اپنی رہائش گاہوں سے زیادہ دور نہیں جانا پڑتا۔ یہاں تمام سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں منی میں بڑے ہسپتال مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ہسپتال	مقام
1	مستشفی الطواری	مسجد خیف کے پاس
2	مستشفی الواردی	زون 6 میں سڑک نمبر 616 پر
3	مستشفی الجدید	زون 2 میں سڑک نمبر 202 پر
4	مستشفی القوات المسلح	زون 7 میں طریق 44 القصر الملکی پر
5	مستشفی منیٰ الجسر	کبری عبد العزیز کے قریب
6	مستشفی الحرس الوطنی	طریق 44 القصر الملکی پر کبری عبد العزیز کے قریب

مشاعر مقدسہ (منی، مزدلفہ، عرفات) میں لگے رہنمائی کے لئے بورڈ:

مشاعر مقدسہ اور مکہ مکرمہ میں حجاج کرام کی رہنمائی کے لئے سڑکوں، ہسپتالوں مسجدوں اور دیگر اہم مقامات کی نشاندہی کے لئے کئی قسم کے بورڈ لگائے جاتے ہیں ان بورڈوں کو عربی زبان میں لوحات کہا جاتا ہے ان میں سے چند اہم قسم کے بورڈ مندرجہ ذیل ہیں:

حدود بورڈ: یہ بورڈ بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں اور یہ منی مزدلفہ اور عرفات کی حدود کا تعین کرتے ہیں یہ بورڈ مشاعر مقدسہ کی حدود کے آغاز اور اختتام پر لگائے جاتے ہیں منی کی حدود کو ظاہر کرنے کے لئے

بنفشی رنگ، مز دلفہ کے لئے جامنی رنگ جبکہ میدان عرفات کی نشاندہی کے لئے پیلے رنگ کے بورڈ لگائے گئے ہیں ان تمام مقامات کی حدود کے آغاز پر بدایہ (یعنی ابتدا) لکھا ہوتا ہے اور حدود کے خاتمے والے بورڈ پر نہایہ (یعنی انتہا) لکھا ہوتا ہے یاد رکھیئے اگر آپ کو بدایہ عرفات، کا بورڈ کا نظر آرہا ہے تو آپ اس وقت میدان عرفات کی حدود سے باہر ہیں اور اگر آپ کو نھایہ عرفات کا بورڈ نظر آرہا ہے تو آپ عرفات کی حدود کے اندر موجود ہیں، یہی بات مز دلفہ اور منی میں حدود کی نشاندہی کرنے والے بورڈوں کے لئے بھی درست ہے۔

سڑکوں کی نشاندہی کے بورڈ: تمام اہم سڑکوں پر مختلف قسم کے بورڈ لگائے جاتے ہیں جن سے اس سڑک پر آنے والے اہم مقامات کے فاصلے اور اس سڑک سے دائیں بائیں جانے والی سڑکوں کے نام وغیرہ کا پتہ چلتا ہے حجاج کرام اپنی منزل کے لئے درست راستے کا انتخاب کرتے وقت ان بورڈوں سے رہنمائی لے سکتے ہیں یعنی آپ سڑک پر جارہے ہیں اس سڑک پر آگے اور دائیں اور بائیں جانے والی سڑکوں پر کون سے اہم مقامات کتنے فاصلے پر آئیں گے ۔

قبلہ سمت بورڈ: یہ بورڈ منی، مز دلفہ اور عرفات میں قبلہ کی سمت ظاہر کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں ان مقامات میں نماز کی ادائیگی سے قبل اتجاہ قبلہ کے بورڈ کو دیکھ کر قبلے کی سمت کا درست تعین کرلیں -

میدانِ عرفات کا تعارف :

عرفات کا میدان مکہ مکرمہ سے مشرق میں حدود حرم سے باہر واقع ہے اس میدان کی لمبائی چار کلو میٹر اور چوڑائی کہیں تین تو کہیں چار کلو میٹر تک ہے یہاں حجاج کرام کو سایہ فراہم کرنے کے لئے بے شمار درخت بھی لگائے گئے ہیں اسی میدان میں "جبل الرحمہ "نامی پہاڑی موجود ہے جہاں حضور ﷺ نے خطبہ "حجتہ الوداع" ارشاد فرمایا تھا یہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت اماں حوا نے جنت سے نکالے جانے کے بعد ایک دوسرے کو پہچانا تھا اور ان کی توبہ بھی قبول ہوئی تھی یہاں کی بڑی مسجد کا نام

مسجد نمرہ ہے جہاں حج کا خطبہ پڑھا جاتا ہے یہاں پر ٹرین کے تین اسٹیشن ہیں اس میدان میں 9 ذی الحجہ کو حاضر ہو کر دعائیں کرنا حج کا رکن اعظم ہے۔

عرفات کیلئے روانگی (۹ ذی الحجہ):

9 ذی الحجہ کی صبح، طلوع آفتاب کے بعد عرفات کیلئے روانہ ہونا ہے۔ انتہائی مجبوری یا معلم کے انتظام کی صورت میں فجر سے قبل پہنچ جانے پر بھی وقوف ادا ہو جاتا ہے۔ راستے مین تلبیہ، تکبیر، تہلیل کرتے رہیں۔ گو کہ عرفات پہنچنے کا وقت ظہر تک ہے تاہم رش کی وجہ سے دیر ہو جائے تو پریشان نہ ہوں۔

عرفات میں خطبہ حج:

جو افراد مسجدِ نمرہ میں جاسکتے ہیں وہ مسجد میں امام کے پیچھے نماز پڑھیں اور جو نہ جاسکیں وہ اپنے خیموں میں ہی جماعت کروالیں یا اپنی نماز پڑھ لیں۔ میدانِ عرفات میں مسجدِ نمرہ میں حج کا خطبہ دیا جاتا ہے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر پڑھی جائیں گی، نمازیں قصر ہوں گی۔ ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنت اور نفل نہیں پڑھنے۔ (حنفی مسلک کے تحت خیموں میں نماز کی صورت میں ظہر اور عصر کی نمازیں الگ الگ اپنے اپنے اوقات میں پڑھی جائیں گی۔

وقوفِ عرفات (فرض):

ظہر اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد مغرب تک قبلہ رُو ہو کر دُعائیں مانگیں اسے وقوفِ عرفات کہتے ہیں۔ ہاتھ اُٹھا کر مانگنا مسنون ہے۔ بیماری، ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے بیٹھ بھی سکتے ہیں۔ ذرا دیر بیٹھ جائیں اور پھر کھڑے ہو جائیں۔ عرفات کا وقوف حج کا لازمی رکن ہے چنانچہ یہ فوت ہو جائے تو حج ادا نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے جو لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور ہسپتال میں ہوتے ہیں انہیں سعودی حکومت کی طرف سے ایمبولینس کے ذریعے عرفات پہنچایا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص مغرب سے ذرا دیر پہلے بھی عرفات پہنچ گیا اُس کا وقوف ہو گیا۔ عرفات میں آرام کی نیت سے اور بے کار وقت نہ گزاریں اور نہ ہی زیادہ کھانے پینے میں

مشغول ہوں۔ حجاج کیلئے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ مغرب کی نماز عرفات میں نہیں پڑھنی خواہ روانگی میں دیر ہو جائے۔

میدانِ عرفات کی دُعا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لئے ہے، حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

مزدلفہ کیلئے روانگی:

عرفات کی میدان سے مغرب کے بعد نمازِ مغرب پڑھے بغیر بس یا ٹرین کے ذریعے روانگی شروع ہوتی ہے۔ اگر پیدل جانا ہے تو غروبِ آفتاب کے بعد روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ: وادی مزدلفہ، منیٰ اور عرفات کے درمیان واقع ہے۔ مزدلفہ سے عرفات کا فاصلہ تقریباً سات کلومیٹر ہے یہاں کی بڑی مسجد کا نام مسجد مشعر الحرام ہے۔ مشعر الحرام نامی پہاڑ بھی یہیں واقع ہے، مزدلفہ میں بھی عرفات اور منیٰ کی طرح تین ہی ریلوے اسٹیشن ہیں یہاں بڑی تعداد میں طہارت خانے بھی موجود ہیں، مزدلفہ اگرچہ ایک وسیع وادی ہے لیکن 10 ذی الحجہ کی مغرب کے بعد جب حجاج کرام عرفات سے مزدلفہ کا سفر کرتے ہیں تو رات کو یہاں تل دھرنے کی جگہ بھی نہیں ملتی۔

مزدلفہ میں قیام (واجب):

مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی کر کے پڑھنی ہیں۔ نمازیں قصر ہوں گی۔ جس وقت بھی مزدلفہ پہنچیں اطمینان سے نمازیں ادا کریں اور مزدلفہ کی رات آرام کریں، یہی مسنون ہے۔ رمی کیلئے مٹر کے دانوں کے برابر کم از کم 70 کنکریاں اکٹھی کر لیں۔ (10 ذی الحجہ کیلئے 7 کنکریاں، 11 اور 12 ذی الحجہ کیلئے 21، 21 اور اگر 13 ذی الحجہ کو بھی رمی کرنی ہے تو مزید 21 کنکریاں)۔ 10 ذی الحجہ کو صبح فجر کی نماز کے

بعد، کچھ دیر قبلہ رُو کھڑے ہو کر دُعائیں مانگنا وقوفِ مزدلفہ کہلاتا ہے۔

مشاعر ٹرین:

گزشتہ چند سالوں سے منی، مزدلفہ اور عرفات کے درمیان حجاج کرام کے سفر کو آسان بنانے کے لئے ٹرین کا استعمال کیا جاتا ہے اس مقصد کے لئے ان مقامات کے درمیان ایک پل پر دوہری پٹری بچھائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- منی، مزدلفہ اور عرفات میں تین تین ریلوے اسٹیشن بنائے گئے ہیں ان اسٹیشنوں کو عرفات کے مشرقی کنارے کی طرف سے نمبر الاٹ کئے گئے ہیں، عرفات کے میدان میں مشرق کی طرف سب سے پہلا اسٹیشن عرفات اسٹیشن 1 ہے پھر عرفات اسٹیشن 2 اور عرفات اسٹیشن 3 ہے وادی منی میں بھی مزدلفہ کی طرف پہلے ریلوے اسٹیشن کا نام منی اسٹیشن 1 ہے منی میں رہائش پذیر زیادہ تر پاکستانی حجاج کرام یہی اسٹیشن استعمال کرتے ہیں اس کے بعد منی اسٹیشن 2 ہے۔ یہ بھی کئی پاکستانی حجاج کرام کے زیر استعمال آتا ہے اور آخر میں جمرات کے پاس منی اسٹیشن 3 ہے رمی جمرات کے لئے آنے والے تمام حجاج اسی اسٹیشن پر اترتے ہیں۔
- ہر اسٹیشن کے دونوں اطراف سے پلیٹ فارم بنائے گئے ہیں مسافروں کی حفاظت کے لئے ہر پلیٹ فارم اور ریل کی پٹڑی کے درمیان شیشے کی آڑ لگائی گئی ہے جس میں کئی دروازے بنائے گئے ہیں ٹرین جب رکتی ہے تو اس کے دروازے شیشے کی آڑ کے دروازوں کے بالکل سامنے ہوتے ہیں اور مسافروں کو ٹرین میں سوار ہوتے وقت کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔
- ہر پلیٹ فارم پر تقریبا تین ہزار مسافروں کے کھڑے ہونے کی گنجائش ہوتی ہے، پلیٹ فارم پر جانے والے مسافروں کی تعداد کو گننے کے لئے تھرمل کیمرے لگائے گئے ہیں اور مطلوبہ تعداد پوری ہونے کے بعد پلیٹ فارم پر جانے والے مسافروں کو اس وقت تک روک لیا جاتا ہے جب تک وہاں پہلے سے موجود حجاج کرام ٹرین پر سوار نہیں ہو جاتے۔

- چونکہ پلیٹ فارم زمین سے کافی بلندی پر ہیں لہذا ان پر جانے کے لئے وسیع سیڑھیاں، متحرک زینے اور کشادہ لفٹوں کا انتظام کیا گیا ہے وہیل چیئر پر جانے والے خواتین وحضرات لفٹوں کی مدد سے پلیٹ فارم پر جاتے ہیں۔
- ٹرین کی رفتار تقریبا80 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے اور یہ منی سے عرفات کا سفر صرف13 منٹ جبکہ عرفات سے مزدلفہ کا سفر صرف7 منٹ میں طے کرتی ہے یوں جس سفر کو بسوں پر کئی گھنٹے درکار ہوتے ہیں ٹرین میں یہ چند منٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔
- مشاعر مقدسہ کے درمیان سفر کے دوران ٹرین اگرچہ چند منٹ لیتی ہے لیکن اس پر سوار ہونے کے لئے کافی انتظار کرنا پڑتا ہے ٹرین پر سوار ہونے والے مسافروں کی ان کے مکاتب کے حساب سے گروپ بندی کی جاتی ہے اور ان گروپوں کو مناسب وقفے کے بعد باری باری مکتب سے ریلوے اسٹیشن پر لایا جاتا ہے یوں کچھ گروپ پلیٹ فارم پر انتظار کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ گروپ سیڑھیوں پر منتظر ہوتے ہیں اس طرح بعد میں آنے والے گروپ قریبی سڑکوں پر موجود ہوتے ہیں اور جن کی باری ان کے بعد ہوتی ہے وہ اپنے مکاتب میں انتظار کررہے ہوتے ہیں۔ فراغت و انتظار کے اوقات کو گزارنا صبر آزما ہوتا ہے لیکن اگر ان لمحات کو اللہ کے ذکر، تلبیہ اور استغفار میں گزاریں تو مشکل آسانی میں بدل جائے گی۔
- ٹرین کے سفر پر جاتے وقت پانی کی بوتل، چھتری اپنے پاس ضرور رکھیں تاکہ دھوپ سے بچ سکیں اور پیاس کی صورت میں پانی بھی آپ کے پاس موجود ہو۔
- حج ایام شروع ہونے سے پہلے مکتب کے ذمہ دار افراد حجاج کرام کی بلڈنگ میں آکر انہیں ٹرین کی ٹکٹ دے دیتے ہیں یہ ایک پلاسٹک بینڈ ہوتا ہے جو کلائی پر باندھ کر محفوظ کر لیا جاتا ہے اور حج کے 5 دنوں کے لئے قابل استعمال ہوتا ہے۔
- ٹرین پر سوار ہونے کے لئے پلیٹ فارم پر جاتے وقت ٹرین پر سوار ہوتے وقت اور اسی طرح اترتے وقت صبر کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں ورنہ دھکم پیل کی وجہ سے حادثات کا خطرہ

بڑھ جاتا ہے۔

- منی سے عرفات کے سفر میں ٹرین سے اترنے کے بعد مکتب کے ذمہ دار افراد یا رضاکاروں کی رہنمائی میں اپنے مکتب کے لئے مخصوص خیموں میں چلے جائیں اور وہاں بھی خشوع وخضوع کے ساتھ عبادات کرتے ہوئے یومِ عرفہ کا نہایت ہی قیمتی دن بسر کریں۔
- مزدلفہ میں چونکہ خیمے نہیں ہوتے اور یہ رات کھلے آسمان کے نیچے بسر کرنا سنت ہے لہذا عرفات سے مزدلفہ کے سفر کے بعد ٹرین سے اترنے کے بعد اسٹیشن کے قریب ہی نہ بیٹھنا شروع کر دیں بلکہ تھوڑا دور جائیں تا کہ بعد میں آنے والے حجاج کرام کو جگہ آسانی سے دستیاب ہو۔

منیٰ کیلئے روانگی (۱۰ ذی الحجہ):

وقوفِ مزدلفہ کے بعد یا مکتب کی ہدایات کے مطابق رات کے کسی حصے میں مزدلفہ سے واپس منیٰ کی طرف روانگی ہو گی۔

جمرات:

جمرات لفظ جمرہ کی جمع ہے وادی منی کے مغربی حصے میں جمرات کو ظاہر کرنے کے لئے ایک بہت بڑی چار منزلہ عمارت بنائی گئی ہے یہ عمارت مسجد خیف کے قریب خالد کبری سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر منی سے مکہ مکرمہ کی طرف واقع ہے یہاں گراؤنڈ فلور سمیت پانچ منازل پر بیک وقت رمی کی جاسکتی ہے ہر منزل پر رمی کے لئے جانے کے مختلف راستے ہیں جمرات کی عمارت میں داخل ہونے والے راستے اس عمارت سے منی کی طرف ہیں اور باہر نکلنے والے راستے اس سے مکہ مکرمہ کی طرف ہیں عمارت کے اندر تین جمرات ہیں ان کے نام جمرہ صغرہ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ ہیں، عمارت میں داخل ہونے کے تقریباً 150 میٹر بعد سب سے پہلے جمرہ صغریٰ (چھوٹا جمرہ) ہے اس کے 150 میٹر بعد جمرہ وسطیٰ (درمیانہ جمرہ) اور پھر اس کے 190 میٹر کے فاصلے پر جمرہ عقبہ (بڑا جمرہ) واقع ہے -

جمرہ عقبہ کی رمی: (واجب / 10 ذی الحجہ)

جن مقامات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں جمرات کہتے ہیں۔ رمی کے معنی مارنا ہے اور کنکریوں کو جمار کہتے ہیں۔ جن تین مقامات پر رمیٔ جمار ہوتی ہے انہیں جمرۂ عقبہ، جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ اولیٰ یا اُخریٰ کہتے ہیں۔ 10 ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ کر صرف جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا واجب ہے۔ مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے لیکن علماء کے فتاوٰی کے مطابق موجودہ حالات کے پیشِ نظر مغرب تک بلکہ مغرب کے بعد بھی بلا کراہت جائز ہے (ضعیف، عورتوں اور بچوں کی طرف سے وکیل رمی کرسکتے ہیں)۔ رمی سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کردیں (تلبیہ حج کے احرام کی نیت باندھنے سے پڑھنا شروع کیا جاتا ہے اور اس مقام پر تلبیہ پڑھنا ختم ہوجاتا ہے)۔ رمی کیلئے کنکریاں مٹر کے دانوں کے برابر ہوں۔ بڑے بڑے پتھر نہیں مارنے چاہئیں اور نہ ہی جوتے یا کوئی اور چیز۔ رمی کے وقت اکثر حادثات ہوتے ہیں، یہاں بہت احتیاط کریں اور اپنے ساتھ سامان لے کر مت جائیں۔ جس راستے سے جارہے ہوں اس پر واپس نہ مڑیں۔ رش کے باعث راستے میں کھڑے ہونے یا بیٹھنے سے بھی گریز کریں۔

رمی جمار کی دعا: رمی جمرات کے وقت دائیں ہاتھ سے ہر کنکری مارتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہنا مسنون ہے۔

جمرات سے متعلق اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- پاکستانی حجاج کرام منی سے جمرات کی طرف پیدل جاتے ہوئے طریق المشاۃ 1 (پیدل چلنے والا راستہ) طریق الجوہرہ یا طریق سوق العرب سے گزرتے ہیں اگر ٹرین کے ذریعے جائیں تو منی اسٹیشن 3 پر اترتے ہیں۔
- منی سے جمرات کو آنے والی تمام سڑکیں حجاج کرام کو جمرات عمارت کی مختلف منازل پر لے جاتی ہیں طریق الجوھرہ اور طریق سوق العرب پر جانے والے حجاج گراؤنڈ فلور پر رمی کرتے ہیں۔

طریق المشاۃ 1 (پیدل چلنے والا راستہ) ایک ڈھلوان کے ذریعے پہلی منزل پر جاتا ہے اور ٹرین پر جانے والے حضرات بالائی منزل پر رمی کرتے ہیں۔

- اگر حجاج کرام طواف زیارت کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپسی پر پیدل چلنے والا راستہ استعمال کریں تو تقریباً6 کلو میٹر چلنے کے بعد وہ جمرات کے پاس پہنچتے ہیں اگر کسی نے اس دن کی رمی کرنا ہو تو اسی راستے پر بنے ہوئے ڈھلوان راستے حجاج کرام کو جمرات عمارت کی دوسری منزل پر لے جاتے ہیں دوسرے فلور پر رمی کرنے کے بعد اگر حجاج کرام عزیزیہ جانا چاہیں تو دوسری منزل کے مخرج سے نکل کر ایک سرنگ کا راستے استعمال کرتے ہوئے وہ اپنی بلڈنگ میں جاسکتے ہیں۔
- جمرات عمارت کی تیسری منزل پاکستانی حجاج کرام کے زیر استعمال نہیں آتی، اس منزل پر آنے والے راستے منیٰ کے اس حصے سے آتے ہیں جہاں صرف دوسرے ممالک کے حجاج کرام رہائش پذیر ہوتے ہیں۔
- ٹرین کے ذریعے رمی جمرات کو آنے والے حجاج کرام منیٰ سے اپنے نزدیکی ریلوے اسٹیشن یعنی منیٰ اسٹیشن 1 یا منیٰ اسٹیشن 2 سے ریل پر سوار ہوتے ہیں اور منیٰ اسٹیشن 3 (جو جمرات کے قریب ہے) پر اتر جاتے ہیں یہاں سے ایک ڈھلوان نما پل پر تقریباً600 میٹر پیدل چلنے کے بعد وہ جمرات عمارت کی بالائی منزل پر پہنچتے ہیں وہاں تینوں جمرات پر باری باری رمی کر لینے کے بعد اپنے بائیں ہاتھ بنے ہوئے پل کے اوپر سے جانے والا راستے اختیار کرتے ہوئے واپس منیٰ اسٹیشن 3 پر چلے جاتے ہیں۔
- بالائی منزل پر رمی سے فارغ ہو کر پل والا راستہ اختیار کرنے والے بزرگ خواتین و حضرات اور بچوں کو اسٹیشن پہنچانے کے لئے چھوٹی گاڑیوں کا بندوبست بھی ہوتا ہے پیدل چلنے والے حجاج کرام طریق الملک عبد العزیز کو پار کرتے ہیں اور پھر آٹو میٹک سیڑھیوں کے ذریعے اسٹیشن جانے والے راستے پر جاسکتے ہیں۔
- رمی جمرات کے دونوں اطراف سے کی جاسکتی ہے لیکن اگر آپ رمی کرتے وقت جمرے کی طرف

اس طرح رخ کریں کہ منی آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف اور مکہ مکرمہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو آپ کا یہ عمل سنت کے مطابق ہو گا اور جمرات سے واپسی کے لئے اپنے الٹے ہاتھ والا راستہ لینا آسان ہو گا یہ راستہ طریق الجوھرۃ، طریق سوق العرب، زون 5 اور زون 7 میں رہنے والے حجاج کو آسانی سے اپنے خیموں کی طرف لے جائے گا اگر منی کے ان علاقوں میں رہنے والے حجاج نے واپسی پر جمرات کے دائیں طرف سے آنے والا راستہ اختیار کیا تو وہ انہیں اپنے خیموں سے زیادہ دور لے جائے گا۔

- <u>رمی کرتے وقت خیال رکھنے کی ایک خاص بات یہ ہے کہ جمرے سے تھوڑا دور سے ہوتے ہوئے اس کے اگلے حصے میں جا کر رمی کریں وہاں عموماً بھیڑ بہت کم ہوتی ہے۔</u>
- جمرات سے واپسی پر بائیں طرف نکلنے والے حضرات طریق 50 الملک فیصل پر آ کر نکلیں گے اور مسجد خیف کے پاس سے گزر کر کبری ملک خالد کے نیچے سے گزریں گے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آپ جس راستے سے واپس جا رہے ہیں آپ نے رمی کے لئے آتے وقت وہ راستہ اختیار نہیں کیا تھا بلکہ جس راستے سے آپ رمی کے لئے آئے تھے وہ اب آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف ہے کیونکہ بھگدڑ اور دھکم پیل سے بچنے کے لئے رمی کے لئے آنے والے راستوں پر واپس جانا سعودی حکام کی طرف سے بند کر دیا جاتا ہے اب آپ کو کافی دور تک واپسی کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرنا ہو گا اور بائیں طرف جانے کے لئے جو بھی پہلی رابطہ سڑک کھلی ملے نہایت ذہانت کے ساتھ اسے اختیار کرتے ہوئے اپنی مطلوبہ سڑک یعنی طریق الجوھرہ یا طریق سوق العرب کی طرف جائیں لہذا خیال رکھیں کہ جمرات سے رمی کرنے کے بعد اپنے خیمے میں واپس جاتے ہوئے جوں ہی آپ مسجد خیف کے پاس سے ہو کر کبری خالد کے نیچے سے گزرتے ہیں تو بائیں طرف اسی کبری کے اوپر جانے کے لئے ڈھلوان بنی ہے اس سے کبری کے اوپر جائیں اور تھوڑی دیر کبری پر سیدھے رخ چلنے کے بعد پہلی ہی ڈھلوان سے دائیں سے طرف نیچے اتر جائیں اس طرح آپ طریق الجوھرہ پر پہنچ جائیں گے اور پھر یہاں سے اگر آپ کو طریق سوق العرب پر جانا ہے تو رابطہ سڑک

209 استعمال کرتے ہوئے آپ اپنی منزل مقصود پر جاسکتے ہیں۔

- زون نمبر 6 میں کویتی مسجد کے آس پاس رہائش پذیر حجاج کرام رمی سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنے دائیں ہاتھ والا راستہ اختیار کریں اور طریق الملک فہد پر سے ہوتے ہوئے اپنے خیموں میں پہنچیں۔
- رمی کرنے کے بعد اگر آپ جمرات بلڈنگ کے دائیں طرف سے باہر نکلیں گے تو آپ طریق الملک فہد پر چلتے ہوئے کبری ملک ملک خالد کی طرف بڑھیں گے جس راستے سے آپ رمی کے لئے جمرات پر آتے تھے اب واپس اس پر جانے کے لئے کبری ملک خالد کے قریب پہنچ کر ایک ڈھلوان نما پل کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کبری ملک خالد کے اوپر چلے جائیں پل کے اوپر پہنچ کر تھوڑا سیدھے ہاتھ کی طرف چلیں اور دائرہ نما ڈھلوان پر چلتے ہوئے پل سے نیچے اتر جائیں یوں آپ سڑک نمبر 56 طریق الجوھرہ پر پہنچ کر اپنے خیموں کی طرف جاسکتے ہیں۔

قربانی (واجب / 10 ذی الحجہ):

قربان گاہ پر جا کر خود قربانی کرنا آج کل نہایت مشکل اور تھکا دینے والا عمل ہے۔ وزارتِ مذہبی امور نے حجاجِ کرام کی سہولت کیلئے حج درخواست کے ساتھ قربانی کی رقم کی وصولی کا بندوبست کیا ہے جس کے کوپن حجاج کو سعودی عرب میں ان کی رہائش گاہوں پر حج سے پہلے دے دیئے جاتے ہیں۔ ان پر قربانی کا وقت درج ہوتا ہے۔ اس وقت تک انتظار کے بعد حلق یا قصر کروایا جائے۔ تاہم وقت معلوم نہ ہو تو رمی کے بعد حلق یا قصر کرواسکتے ہیں۔ نیز جو حجاجِ کرام سعودی عرب میں اپنے طور پر قربانی کرنا چاہیں یا کسی وجہ سے دَم کی ادائیگی کرنا چاہیں ان کی سہولت کیلئے حرم کے باہر سعودی اداروں کے مخصوص کاؤنٹرز پر بھی رقم جمع کرواکر قربانی / دَم کے ٹوکن حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

حلق یا قصر (واجب / ۱۰ ذی الحجہ):

جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان) کی رمی سے واپس آکر حلق (سر منڈوانا) یا قصر (بال کم کروانا) کروالیں۔ اگر

پہلے عمرہ کے بعد حلق کروایا تھا پھر بھی دوبارہ اُسترا پھروانا ہو گا اور اس کا وہی ثواب ہو گا۔ خواتین انگلی کے ایک پور کے بقدر بال، سارے بالوں یا کم از کم ایک چوتھائی بالوں میں سے کٹوائیں۔ ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں کیونکہ یہ احرام سے باہر آنے کا وقت ہے۔ حلق یا قصر کے بعد ناخن بھی ترشوانا مستحب ہے۔

احرام کو کھول کر عام لباس پہننا (10 ذی الحجہ):

حلق یا قصر کے بعد احرام کا لباس تبدیل کر کے عام لباس پہن لیں۔ نہا دھو کر مین کچیل ساف کر لیں۔ اب احرام کی دیگر پابندیاں ختم ہو گئیں سوائے ازدواجی تعلقات کی ادائیگی کے، جس کی پابندی طوافِ افاضہ یا طوافِ زیارت کے بعد ختم ہو گی۔ (حج کے دوران اُس دن نہ تو عید کی نماز پڑھنی ہوتی ہے اور عید منانے کا کوئی تصور ہے۔)

طواف زیارت کے لئے جانے والے راستے:

جب بھی 10 اور 12 ذی الحجہ کے درمیان آپ کو اپنی سہولت کے مطابق منیٰ سے مکہ مکرمہ طواف زیارۃ کے لئے جانا ہو تو آپ پیدل بھی جا سکتے ہیں اور بس، ٹیکسی پر بھی لیکن اگر صحت اجازت دے تو پیدل جانا بہت بہتر ہے، نوجوانوں کو تو ہر صورت پیدل راستہ اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ بس، ٹیکسی والے ایک تو ان دنوں میں کرایہ بہت زیادہ لیتے ہیں دوسرا ٹریفک کی بھیڑ کی وجہ سے بہت زیادہ وقت لگا دیتے ہیں اور پھر آپ کو حرم سے کافی فاصلے پر اتار دیتے ہیں کیونکہ ٹریفک کی پابندیوں کی وجہ سے حرم کے قریب جانا ممکن نہیں ہوتا، اسی طرح حرم سے (طواف زیارۃ کرنے کے بعد) منیٰ آتے ہوئے وہاں سے دور کسی انجانی جگہ پر اتار دیں گے اور آپ کو اپنے خیمے میں پہنچنا انتہائی دشوار ہو جائے گا، طواف زیارت کے لئے مندرجہ ذیل نکات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں:

- منیٰ سے جمرات تک جانے والی سب سڑکیں جمرات کے قریب آپس میں مل جاتی ہیں اور جمرات کی عمارت سے سیدھے آگے جائیں تو تھوڑی دیر بعد بائیں ہاتھ پر سرنگ سے ایک سڑک نکل رہی

ہے جو حرم تک پیدل جانے والوں کے لئے بنائی گئی ہے اس سڑک کا زیادہ تر حصہ چھتا ہوا ہے اور حجاج کرام کو سایہ مہیا کرتا ہے، سڑک کے دونوں اطراف ٹھنڈے پانی کے کولر بھی نصب کیے گئے ہیں، طواف زیارۃ کے لئے اس سڑک پر پیدل جانا بہترین طریقہ ہے عمر رسیدہ افراد جو زیادہ پیدل نہ چل سکتے ہوں جہاں تھک جائیں تو تھوڑی دیر آرام کریں اور تھوڑی دیر سستا لینے کے بعد سفر دوبارہ شروع کر دیں اس طرح وقفوں سے پیدل سفر کرنا گاڑی پر سفر کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

- اگر آپ کا خیمہ جمرات سے زیادہ فاصلے پر ہو اور پیدل حرم شریف جانا مشکل ہو تو آپ جمرات تک کا سفر ٹرین پر کریں اور منی اسٹیشن 3 پر اترنے کے بعد جب آپ ڈھلوان نما پل کے ذریعے جمرات کی طرف جاتے ہیں تو تقریباً 300 میٹر چلنے کے بعد یہ راستہ طریق ملک عبد العزیز سے مل جاتا ہے اور اس کے دائیں طرف سے آپ طریق الملک عبد العزیز پر آسانی سے جاسکتے ہیں، یہاں سے حرم جانے والی بسیں مل جاتی ہیں جو آپ کو حرم سے تھوڑے فاصلے پر اتار دیں گی، جہاں سے آپ پیدل حرم جاسکتے ہیں۔
- طواف زیارۃ جانے کے لئے اگر آپ کو بس، گاڑی پر جانا ناگزیر ہو تو آپ کو یہ سہولت کبری الملک خالد، کبری الملک عبد العزیز کبری الملک فیصل سے آسانی سے مل جائے گی جو بھی کبری آپ کے خیمے / مکتب سے نزدیک ہو وہاں سے حرم جانے والی گاڑی آپ کو مل جائے گی۔

طواف زیارت / طوافِ افاضہ کیلئے روانگی: (فرض / 10 ذی الحجہ)

قرآن پاک میں ارشاد ہے: "اور چند مقرر دنوں میں اُن جانوروں (کی قربانی) پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے انہیں بخشے ہیں، خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔" (الحج 28-29)

(ترجمہ) "میل کچیل دُور کریں" یعنی یومُ النَّحر (10 ذی الحجہ) کو قربانی سے فارغ ہو کر حجامت کرائیں، نہائیں، دھوئیں اور اب وہ پابندیاں ختم ہو گئیں جو احرام کی حالت میں عائد ہو گئی تھیں۔ جب کہ

دوسری تمام پابندیاں تو ختم ہو جاتی ہیں، مگر بیوی کے پاس جانا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک حاجی طوافِ زیارت نہ کر لے۔ اُوپر کی آیت میں "اس قدیم گھر کا طواف کریں" سے مراد طوافِ زیارت ہے جو یومُ النَّحر کو قربانی کرنے اور احرام کھول دینے کے بعد کیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ طوافِ زیارت اپنے روزمرہ کے کپڑوں میں کیا جاتا ہے۔ طوافِ زیارت کا افضل وقت دسویں ذی الحجہ ہے اور بارھویں تاریخ تک بارھویں کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کر لیا جائے تو جائز ہے اور اگر بارھویں تاریخ گزر گئی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا واجب ہو گا اور طواف بھی فرض رہے گا۔ یہ طواف کسی حال میں ساقط نہیں ہوتا اور نہ اس کا کوئی بدل دے کر ادا ہو سکتا ہے، بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہتی ہے اور جب تک اس کو ادا نہیں کیا جائے گا، بیوی سے متعلق پابندیاں برقرار رہیں گی۔ آپ نے جب طوافِ زیارت کر لیا تو اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئیں بیوی سے متعلق جو پابندیاں تھیں وہ بھی ختم ہو گئیں۔ اب آپ کے لئے جو کچھ احرام کھولنے سے پہلے حرام تھا وہ سب حلال ہو گیا۔

محترم خواتین کے لئے کچھ ایسی قدرتی حالتیں ہوتی ہیں جو انہیں فطری طور پر پیش آتی ہیں جن کی وجہ سے ان کے لئے مسجد میں داخل ہونا، نماز پڑھنا اور تلاوتِ قرآن ممنوع ہو جاتا ہے۔ اگر حج میں ایسی صورت پیش آ جائے تو وہ حج کے تمام امور انجام دیں۔ صرف طواف اس وقت تک نہ کریں جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔ اس تاخیر سے ان پر دم واجب نہیں ہوتا اور نہ کسی طرح کا گناہ ہوتا ہے۔

طوافِ زیارت کے بعد صفا و مروہ کے درمیان کی سعی: (واجب)

آپ نے حج کا جو احرام باندھا تھا وہ تمتع کا تھا اور جس میں وقوفِ عرفات سے پہلے یعنی مکہ پہنچ کر آپ نے صرف عمرہ کی سعی کی تھی حج کی سعی نہیں کی تھی اس لئے طوافِ زیارت کے بعد آپ پر صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے۔ یہ سعی آپ بغیر احرام کے اپنے روز مرّہ کے کپڑوں میں کریں گے کیونکہ احرام اس سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔

اَلحمدللہ دسویں ذی الحجہ کے سارے کام انجام پا گئے۔ اللہ تعالی کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے آپ کو زندگی کا اتنا بڑا اعزاز بخشا۔ اپنے گھر میں بلایا، اپنے در کو چھونے کا موقع دیا، میدان عرفات میں قیام کی سعادت عطا کی۔ اب آپ مکمل طور پر احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو گئے۔ طواف سے فارغ ہو کر پھر منی چلے جایئے، رات ہر حالت میں منٰی ہی میں گزارنی ہے چاہے رات کو کسی بھی حصے میں طواف سے فارغ ہوں۔ طوافِ زیارت کے بعد دو رات اور دو دن منٰی میں قیام کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: (ترجمہ) "یہ گنتی کے چند روز ہیں، جو تمھیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں، پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ یہ دن اس نے "تقوی" کے ساتھ بسر کیے ہوں، اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک روز اس کے حضور میں تمھاری پیشی ہونے والی ہے"۔(البقرہ203)

یعنی ایام تشریق میں منٰی سے مکے کی طرف واپسی خواہ 12ذی الحجہ کو ہو یا13ذی الحجہ کو، دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔ اہمیت اس کی نہیں کہ تم کتنے دن ٹھہرے بلکہ اس بات کی ہے کہ جتنے دن ٹھہرے ان میں اللہ کا ذکر کرتے رہے یا صرف سیر و تفریح یا فضول باتوں میں وقت ضائع کیا۔

11ذی الحجہ حج کا چوتھا دن:(منیٰ میں قیام، کنکریاں مارنا واجب)

اگر آپ کسی وجہ سے یا زیادہ ہجوم کی وجہ سے دس تاریخ کو قربانی یا طوافِ زیارت نہیں کر سکے تو آج کر لیں۔ گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کو مناسک کی اصطلاح میں " ایامِ رمی" یعنی (شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے دن) کہتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں رمی ہی وہ عبادت ہے جس کے لئے منٰی میں قیام کرنا سنتِ مُوکدّہ ہے اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور منٰی سے باہر مکہ یا کسی اور جگہ رات گزارنا ممنوع ہے۔

رمی (شیطانوں کو کنکریاں مارنا):

آج کے دن یعنی گیارہ ذی الحجہ کو تین جمروں کی رمی کرنا ہے، منٰی کی بڑی مسجد سے جس کا نام

مسجدِ خیف ہے، اگر آسانی سے ہو سکے اور آپ مسجد کے قریب قیام پزیر ہیں تو زوال کے بعد ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد خیف میں یا اپنی قیام گاہ پر ادا کریں اور رمی (کنکریاں مارنے) کے لئے نکل جائیں۔ آج رمی (کنکریاں مارنے) کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہو کر غروبِ آفتاب تک ہے۔ اور اب مغرب کے بعد بھی جائز ہے، صبح صادق سے پہلے تک۔ راستہ میں سب سے پہلے "جمرہ اُولیٰ" آئے گا، بالکل اسی طرح جس طرح جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی، اس پر سات کنکریں ماریں اور ہر کنکری پر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَر "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے۔" پڑھیئے۔ رمی کے بعد ذرا بائیں جانب کو ہٹ کر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دُعا کریں۔ توبہ و استغفار اور تسبیح و ذِکر کے بعد درود شریف پڑھیں۔ اپنے لئے دُعا مانگیں، اپنے رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے دُعا مانگیں۔ اگر رش زیادہ ہو تو آگے بڑھ جائیں۔ اور اس کے بعد "جمرہ وُسطیٰ" پر آئیں اور اسی طرح سات کنکریاں اس کو ماریں جس طرح "جمرہ اُولیٰ" پر ماری ہیں اور ذرا بائیں جانب کو ہٹ کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا مانگیں اور اتنی دیر ہی ٹھہریں جتنی دیر "جمرہ اُولیٰ" پر ٹھہرے تھے۔ اس کے بعد "جمرہ عقبہ" پر آئیں۔ اسی طرح سات کنکریاں اس کو بھی ماریں جس طرح پہلے ماری تھیں۔ مگر اس جمرہ پر ٹھہرنے یا دُعا مانگنے کی کوئی سند نہیں ملتی۔ اس کے بعد سیدھے اپنی قیام گاہ پر چلے جائیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

12 ذی الحجہ۔ حج کا پانچواں دن: (قیام منیٰ، کنکریاں مارنا، واجب)

اگر آپ نے قربانی یا طوافِ زیارت گیارہ ذی الحجہ کو بھی نہیں کیا تو آج کر سکتے ہیں، آج کا مخصوص کام تینوں جمرات کو زوال کے بعد رمی کرنا (کنکریاں مارنا) ہے۔ بالکل اسی ترتیب سے اور اسی طریقے سے جس طرح آپ کل کر چکے ہیں۔

گیارہ اور بارہ تاریخ کو رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے رمی کرنا جائز نہیں۔ زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک جائز ہے لیکن بے پناہ ہجوم کی وجہ سے اگر آپ رمی نہ کر سکیں تو مغرب کے بعد صبح صادق سے پہلے تک جائز ہے (آج کل زوال سے پہلے بھی رمی کا فتویٰ دیا گیا ہے)، نیز

بوڑھوں، بیماروں اور خواتین کو تورات کے وقت ہی رمی کرنا چاہیے جبکہ ہجوم کم ہوتا ہے۔ اس سے آپ کے حج میں کوئی خلل نہیں آتا۔

بارہ تاریخ کی رمی کے بعد تیرہ کی رمی کے لئے منیٰ میں مزید قیام کرنے اور نہ کرنے کا آپ کو اختیار ہے۔ آپ چاہیں تو آج بارہ تاریخ کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ معظّمہ جاسکتے ہیں بشر طیکہ غروبِ آفتاب سے قبل آپ منیٰ سے نکل جائیں۔ تیرہ تاریخ کی رمی واجب نہیں بلکہ افضل ہے۔ اگر بارہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے آپ منیٰ سے نہ نکل سکے تو اب منیٰ سے جانا مکروہ ہے۔ اگر رمی کے بغیر چلے گئے تو دم دینا پڑے گا۔(آپ کو چاہیئے کہ اب رات منیٰ ہی میں گزاریں اور 13 تاریخ کو تینوں جمرات کی رمی کر کے مکہ معظمہ جائیں)۔

12 ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کے درمیان منی سے ایک بار پھر یہ قافلہ مکہ معظّمہ کی جانب رواں دواں ہے۔ وہ سب اپنی خوش بختی پر نازاں ہیں، وہ اس بات پر شاداں ہیں کہ انھوں نے اللہ کے حکم پر، اپنی زندگی کے دن اور رات تقویٰ کے ساتھ گزارے۔ اب حج کے تمام ارکان ادا ہو چکے ہیں۔ صرف طوافِ وداع باقی رہ گیا ہے اور ماشاء اللہ حج کی سعادت عظمیٰ آپ کو حاصل ہو چکی ہے۔

طوافِ وداع:

میقات سے باہر کے رہنے والوں پر واجب ہے کہ جب وہ مکہ معظمہ سے رخصت ہونے لگیں تو رُخصتی کا طواف کریں اور یہ حج کا آخری واجب ہے، آپ کا حج "حجِ اِفراد" ہو یا "قِران" یا "تمتع" ہر صورت میں آپ پر طوافِ وداع واجب ہے۔

اگر آپ میقات سے باہر رہنے والے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد اگر آپ نے نفلی طواف بھی کر لیا ہے، تو طوافِ وداع ہو گیا اور اگر طوافِ وداع کے بعد کسی ضرورت سے مکہ میں ٹھہر گئے تو چلتے وقت طوافِ وداع دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔ طوافِ وداع کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور اختتام کا کوئی وقت مقرر نہیں، جب تک مکہ میں مقیم ہیں یہ طواف کر سکتے ہیں۔ طوافِ وداع میں رمل نہ

کریں اور طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں، اس کے بعد خوب سیر ہو کر زم زم پئیں اور اپنے سینہ اور جسم پر لگائیں، اگر ہو سکے تو ملتزم سے چمٹ کر اور ممکن ہو تو خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر روتے ہوئے نہایت عاجزی سے دُعا مانگیں، حجر اسود کو بوسہ دے کر اور اللہ اکبر کہہ کر خانہ کعبہ سے جدائی پر اظہارِ افسوس کریں۔

اس آخری طواف کے موقع پر جو کچھ چاہیں مانگیں۔ دل کھول کر اپنے لئے دعائیں مانگیں، مغفرت، تندرستی، سلامتی، ایمان، حج اور کاروبار میں برکت۔ خاتمہ بالخیر، غرض جو بھی مرادیں ہوں، اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے اور سب جاننے والوں اور پوری امّت کیلئے مانگیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے اس شہر میں اللہ کے گھر کی تعمیر کرتے ہوئے یہ دُعا بھی کی تھی:

(ترجمہ) "اے رب! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک ایسا رسول اٹھائیو، جو انھیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔ تو بڑا مقتدر ہے، حکیم ہے۔" (سورہ البقرہ۔ 129)

حضرت ابراہیمؑ کی یہ دُعا بھی پوری ہوئی اور اس دُنیا میں سرکارِ دوعالم ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ مقامِ ابراہیمؑ پر آکر دُعائے خلیلؑ کی یاد آتی ہے اور دل اس ہستی کی جانب کھنچنے لگتا ہے جو اللہ کے بعد سب سے برتر، جو وجہ تخلیقِ کائنات۔ وہ جن پر اللہ تعالی اور فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ وہ جن کے ذِکر سے دل کو سیری نہیں ہوتی۔ وہ جو دونوں جہانوں کے آقا و سردار ہیں۔ وہ جن کے در کی گدائی کو بادشاہ بھی ترستے ہیں۔ دل سوئے مدینہ کھینچا چلا جاتا ہے۔ مکہ سے مدینہ کا سفر محبت کا سفر ہے۔

مناسکِ حج پر ایک طائرانہ نظر

حج کا پہلا دن 8ذی الحجہ	مکہ سے منیٰ روانگی، منیٰ ظہر،عصر، مغرب، عشاء پڑھنی ہیں، رات منیٰ میں قیام کرنا ہے
حج کا دوسرا دن 9 ذی الحجہ	فجر کی نماز منیٰ میں ادا کر کے عرفات کو روانگی، ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہوگی، وقوفِ عرفات، عصر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہوگی، مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی، مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں،رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے
حج کا تیسرا دن 10 ذی الحجہ	مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ روانگی ، بڑے جمرہ کو کنکریاں مارنا،قربانی کرنا، سر کے بال منڈوانا یا کتروانا احرام کھول دینا، طوافِ زیارت، رات منیٰ میں قیام
حج کا چوتھا دن 11 ذی الحجہ	زوال کے بعد منیٰ میں شیطانوں کو کنکریاں مارنا (چھوٹے جمرہ کو کنکریاں مارنا، پھر درمیانے جمرہ کو کنکریاں مارنا، بڑے جمرہ کو کنکریاں مارنا شامل ہے) طوافِ زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کر لیں، رات منیٰ میں قیام
حج کا پانچواں دن 12 ذی الحجہ	زوال کے بعد منیٰ میں شیطانوں کو کنکریاں مارنا(چھوٹے جمرہ کو کنکریاں مارنا ،پھر درمیانے جمرہ کو کنکریاں مارنا، پھر بڑے جمرہ کو کنکریاں مارنا شامل ہے) طوافِ زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کر لیں۔ غروبِ آفتاب سے پہلے منیٰ چھوڑ دیں ورنہ 13ذی الحجہ کی رمی واجب ہوجائے گی۔

باب پنجم

زیارتِ مدینہ منورہ

زیارتِ مدینہ منورہ اگرچہ حج کے اعمال کا حصہ نہیں لیکن کسی بھی مسلمان کی مدینہ منورہ میں حاضری بہت بڑی سعادت ہے۔ حضرت ابنِ عمرؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرے پھر میری قبر کی زیارت کرے اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔

اگر مکہ مکرمہ میں آپ کی آمد 20 ذوالقعدہ سے قبل ہوئی ہے تو اگلے دو دنوں میں مدینہ منورہ جانے کے لئے تیار رہیں اور مکتب و معاونین سے رابطہ رکھیں۔ مدینہ منورہ روانگی کے شیڈول میں تبدیلی ممکن نہیں ہے کیونکہ مدینہ منورہ میں آپ کی رہائش کا انتظام مقررہ ایام میں کیا گیا ہے۔ جو حجاج اپنے مختص شدہ انتظامِ اوقات سے ہٹ کر مدینہ منورہ جائیں گے اُن کو مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے اور بس کا کرایہ / رہائش کے اخراجات خود ادا کرنے پڑ سکتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں زیادہ تر حجاج کو مرکزیہ میں رہائش فراہم کی جائے گی البتہ جن حجاج کو رہائش مسجدِ نبوی ﷺ سے دور ملے گی ان کو کرایہ کی مد میں کٹوتی شدہ رقم سے کرایہ کا فرق واپس کیا جائے گا۔

حج سے قبل زیارتِ مدینہ منورہ کے لئے جانے والے عازمینِ حج کم سے کم سامان لے کر جائیں اور زائد سامان اپنی رہائش گاہ میں ہی رکھیں جبکہ حج کے بعد مدینہ منورہ جانے والے اپنا سارا سامان لے کر روانہ ہوں کیونکہ وہ مدینہ منورہ میں اپنی مقررہ میعاد گزارنے کے بعد جدہ ائیر پورٹ پہنچا دیئے جاتے ہیں جہاں سے ان کی وطن واپسی ہوتی ہے۔

اس سال کوشش کی جا رہی ہے کہ عازمینِ حج کی نصف تعداد کو پاکستان سے براہ راست مدینہ منورہ روانہ کیا جائے جس سے نہ صرف وقت اور اخراجات کی بچت ہو گی بلکہ سفری مشکلات بھی کم ہو جائیں گی۔

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ تقریباً 440 کلو میٹر ہے۔ عام حالات میں یہ سفر تقریباً 6 سے

8 گھنٹے میں طے ہو جاتا ہے۔ اس مبارک سفر میں درود شریف کی کثرت رکھیں اور نہایت توجہ سے پڑھیں۔ جتنی کثرت ہو گی اتنا ہی مفید ہو گا۔ یہ سفر نہایت ہی ادب اور محبت کا سفر ہے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے سفر کی آخری منزل ذوالحلیفہ کے قریب ہے۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً 9 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں سے گاڑی روانہ ہونے کے چند منٹ بعد آپ کو مدینہ منورہ کی آبادی اور مسجد نبوی ﷺ کے بلند مینار نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

دعا بوقت داخلہ مدینہ منورہ:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ ط فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ ط وَ اَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ ط تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ○ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○

(ترجمہ) "الٰہی! تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی لوٹتی ہے، پس اے ہمارے ربّ زندہ رکھ ہمیں سلامتی کے ساتھ اور داخل فرما ہمیں تو اپنے گھر میں جو سلامتی والا ہے، بابرکت ہے، تو، اے ہمارے رب اور عالیشان، اے عظمت اور بزرگی والے پروردگار! داخل فرما مجھے (مدینہ میں) داخل فرمانا سچا، اور نکال مجھے مدینہ سے نکالنا سچا، اور عطا کر مجھ کو اپنی جانب سے غلبہ یا فتح و نصرت۔" اور کہہ دیجیے "آ گیا حق اور مٹ گیا باطل، بلاشبہ تھا باطل مٹنے ہی والا" اور ہم اتارتے ہیں قرآن جو کہ شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے اور نہیں بڑھتے ظالم مگر خسارے میں۔"

جب آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں تو اطمینان سے اپنا سامان اپنی رہائشگاہ پر رکھیں اور کچھ دیر آرام کر لیں اور اپنی تھکن اُتار لیں۔ اس کے بعد اگر ممکن ہو تو غسل کریں، ورنہ صرف وضو کریں۔ مسواک کریں

اور صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور اب مسجدِ نبوی میں داخل ہونے اور حضورِ اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دینے کے ارادے سے مسجد نبوی کی طرف چلیں۔ جس کی بنیاد آج سے چودہ صدیاں پہلے آپ ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے رکھی تھی اور اسی مسجد میں اپنے حجرے میں آپ ﷺ کی آخری آرام گاہ ہے۔

اب آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں درود شریف پڑھتے ہوئے داخل ہوں۔ روضہ مبارک ﷺ کی طرف جانے کے لئے مغرب کی جانب باب السلام سے سیدھا راستہ روضہ مبارک ﷺ کو جاتا ہے۔ مشرق کی جانب سے بابِ جبریلؑ سے داخل ہو کر اُلٹے ہاتھ ریاض الجنتہ سے گزرتے ہوئے، پھر اُلٹے ہاتھ مڑ کر روضہ مبارک ﷺ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ داخل ہونے سے پہلے کچھ صدقہ دیں اور داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ط وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیَ الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَیْكَ ط وَ اَقْرَبِ مِنْ تَقَرَّبَ اِلَیْكَ ط وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ ط وَابْتَغٰی مَرْضَاتَكَ ط

(ترجمہ) ”اے اللہ! دُرود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ اور ہمارے سردار محمد ﷺ کی آل پر، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ! آج کے دن مجھے اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ بنالے اور تیرا قرب حاصل کرنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ قریب بنالے اور مجھے اُن لوگوں سے زیادہ کامیاب کر جنہوں نے تجھ سے دُعا کی اور جو تیری رضا کے طالب ہوئے۔“

اگر مکروہ وقت نہ ہو یا فرض نماز نہ ہو رہی ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔ نماز کے بعد اللہ کا شکر ادا کریں کہ حرم نبوی ﷺ میں داخلے کی سعادت بخشی اور خوب توبہ و استغفار اور دعا کریں۔

ریاض الجنتہ:

مسجدِ نبوی میں جب آپ بابِ جبریلؑ سے داخل ہوں گے تو آپ کے بائیں ہاتھ پر ایک حجرہ نظر

آئے گا۔ یہ حضرت بی بی فاطمہؓ کا گھر تھا۔ جب آپ اس کے سامنے سے گزر جائیں تو فوراً بعد بائیں ہاتھ پر مسجد نبوی کا جو حصہ ہے یہ ریاض الجنتہ ہے، یعنی منبرِ رسول ﷺ اور حجرہ مبارک ﷺ کے درمیان کا حصہ ریاض الجنتہ کہلاتا ہے۔ اس مقام کی نسبت حدیث میں آیا ہے: ”جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔“

یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنت میں چلا جائے گا۔ اسی ریاض الجنتہ میں حضورِ پاک ﷺ کا مصلیٰ بھی ہے، جہاں آپ ﷺ کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے۔ اس جگہ آج ایک خوبصورت محراب بنی ہوئی ہے، جو محراب نبوی کہلاتی ہے۔ ولید بن عبد الملک کے دور میں ولید کے حکم سے عمر بن عبد العزیز نے جب مسجدِ نبوی ﷺ کی توسیع کی تو اس جگہ یہ محراب بھی بنوادی۔

حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مُصلیٰ رسول جیسی متبرک جگہ کی تعظیم کو برقرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ پر، سوائے آپ ﷺ کے قدم مبارک کی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ پر دیوار بنوادی تھی تاکہ آپ ﷺ کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے۔ بعد میں ترکوں نے بھی اس دیوار کی حد تک محراب بنوادی۔ چنانچہ اب اگر کوئی حاجی مُصلیٰ رسول ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کا سجدہ حضور اقدس ﷺ کے قدم مبارک ﷺ کی جگہ پڑتا ہے۔

اس وقت جو مقدس محراب بنی ہوئی ہے وہ 9فٹ سنگِ مرمر کے ایک ہی ٹکڑے کی ہے جس پر سونے کے پانی سے خوبصورت میناکاری کی گئی ہے، دونوں جانب سرخ سنگِ مرمر کے بے مثال ستون بنے ہوئے ہیں۔ محراب کے اوپر وہ آیت لکھی ہوئی ہے جس میں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، یعنی سورہ الاحزاب کی 56ویں آیت۔

مُواجہہ شریف و مقصورہ شریف:

روضہ اقدس کو پیتل کی جالیوں اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالی دار دروازوں سے بند کر رکھا ہے۔ مواجہہ شریف کی طرف تینوں مزارات متبرکہ کے مقابل گول گول سے قریباً 6 انچ قطر کے سوراخ ہیں۔ ایک دروازہ بھی ہے جو مثل تمام دروازوں کے ہر وقت بند رہتا ہے۔ اس عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

اس متبرک مقام پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سر حضور ﷺ کے سینہ مبارک کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر حضرت صدیق اکبرؓ کے سینہ کے برابر، ان کے علاوہ ایک قبر کی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے محفوظ پائی جاتی ہے۔

حاضری روضہ اقدس ﷺ اور زیارت کے آداب:

نماز تحیۃ المسجد کے بعد روضہ اقدس ﷺ کے پاس حاضر ہوں اور نہایت ادب سے کھڑے ہوں اور اپنا چہرہ آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے کھڑے ہوں اور اپنے دل میں آنحضرت ﷺ کی مبارک شخصیت کا تصّور باندھیں اور یہ خیال کریں کہ آپ ﷺ میری حاضری سے واقف ہیں، میری معروضات سن رہے ہیں۔

حلیہ مبارک حضور ﷺ:

آپ ﷺ کا قد درمیانہ تھا لیکن مجمع میں آپ ﷺ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے، چہرہ مبارک کا رنگ گندمی تھا۔ جس میں کوٹ کوٹ کر ملاحت بھری تھی۔ آپ ﷺ کا سر مبارک بڑا تھا، بال کالے تھے، آپ ﷺ کی اکثر زلفیں تھیں اور سر کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی۔ آپ ﷺ کے کان نہ بہت بڑے تھے نہ بہت چھوٹے، دیکھنے میں بہت خوش نما معلوم ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کی بھنویں ملی ہوئی تھیں، لیکن ایک باریک رگ دونوں میں حدِ فاصل تھی۔ آنکھیں بڑی اور خوش رنگ تھیں۔ سفیدی میں سرخ رنگ کے ڈورے پڑے ہوئے تھے اور پُتلی سیاہ تھی، آپ ﷺ کے رخسار مبارک نرم اور پُر گوشت تھے۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک سفید اور چمکدار تھے۔ بات کرنے میں ان کی چمک بجلی کی سی

ہوتی تھی اور آپ ﷺ کے دانتوں کی جھری سے نور سا چھوٹتا نظر آتا تھا۔ دونوں کندھوں کے درمیان پشت مبارک پر مہر نبوت تھی۔

اس تصّور میں کمالِ ادب کے ساتھ آب دیدہ ہو کر پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُزَّمِّلُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُدَّثِّرُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْاُمَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابَشِيْرُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَذِيْرُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ أَكْرَمَ وَلْدِ اٰدَمَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْأَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاقَآئِدَ الْخَيْرِ ط وَ فَاتِحَ الْبِرِّ ط وَهَادِيَ الْاُمَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الَّذِيْنَ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَ هُمْ تَطْهِيْرًا ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ ط وَ عَلٰٓى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَآئِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ ط جَزَاكَ اللهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحْسَنَ وَ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ ط وَ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَ اَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِيْنُهٗ وَ صَفِيُّهٗ وَ خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ ط اَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَ نَصَحْتَ اُمَّتَكَ وَ أُوْضَحْتَ الْحُجَّةَ وَجَا هَدْتَّ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط وَ اَتٰكَ الْيَقِيْنُ ط يَا خَيْرَ الرُّسُلِ ط إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ط أَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا صَادِقًا قَالَ فِيْهِ ط

وَلَوْ أَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○ (سورۃ النساء آیت: 64)

(ترجمہ) "اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ پر سلام، اے اللہ کے نبی آپ ﷺ پر سلام، اے اللہ کے حبیب آپ ﷺ پر سلام، اے اللہ کی کل مخلوق سے بہتر آپ ﷺ پر سلام، اے مزمّل آپ ﷺ پر سلام، اے مدثّر آپ ﷺ پر سلام، اے نبی رحمت آپ ﷺ پر سلام، اے اُمت کی شفاعت کرنے والے آپ ﷺ پر سلام، اے ابو القاسم آپ ﷺ پر سلام، اے بشارت دینے والے آپ ﷺ پر سلام، اے ڈر سنانے والے آپ ﷺ پر سلام، اے آدمؑ کے سب سے معزّز فرزند آپ ﷺ پر سلام، اے انبیاء و مرسلین کے سردار آپ ﷺ پر سلام، اے خاتم النبین آپ ﷺ پر سلام، اے سب سے مشہور قائد آپ ﷺ پر سلام، اے بھلائی کے رہنما، اے نیکی کے فاتح اور ہادی اُمت آپ ﷺ پر سلام، آپ ﷺ پر سلام ہو اور آپ ﷺ کے ان طیب وطاہر اہلِ بیت پر جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست دُور کر کے انھیں خوب پاک وصاف کر دیا ہے۔ آپ ﷺ پر سلام ہو اور آپ ﷺ کے سب اصحابؓ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ اُمہات المومنین پر سلام ہو، آپ ﷺ پر سلام ہو اور تمام انبیاء و مرسلین اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ آپ ﷺ کو ایسا احسن و افضل بدلہ دے جو اُس نے کسی نبی کو اُس کی قوم کی طرف سے اور رسول کو اُس کی امت کی طرف سے دیا۔ میں گواہی دیتا/دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا/دیتی وں کہ آپ ﷺ اُس کے بندے ہیں، اُس کے رسول ہیں، اُس کے امین ہیں، اُس کے مخلص دوست ہیں اور اُس کی مخلوق میں سے اُس کے اعلیٰ بندے ہیں۔ میں گواہی دیتا/دیتی ہوں کہ آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے امانت ادا کر دی اور اپنی اُمت کو پوری خیر خواہی کی اور دینِ حق کی دلیل روشن کی اور اللہ کی راہ میں خوب جہاد کیا اور دین کو مضبوط کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دشمن سے جہاد کیا اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ آپ ﷺ انتقال فرما گئے۔ اے خیر الرسل، اللہ عزّوجلّ نے آپ ﷺ پر سچی کتاب نازل فرمائی جس میں اُس نے فرمایا:

اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تمہارے پاس آجاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول ﷺ بھی ان کے لیے استغفار کرتے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے۔" (سورۃ النسآء 164)

زیارت حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ)

اب ذرا دائیں ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زیارت کریں اور یہ پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَنَا اَبَابَكْرِ ۨ الصِّدِّيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ ط حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكَ ط وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ ط وَمَسْكَنَكَ وَ مَحَلَّكَ وَمَأْوٰكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ ط وَصِهْرَالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

(ترجمہ): "سلام ہو آپؓ پر اے ہمارے سردار ابو بکرؓ! سلام ہو آپؓ پر اے رسول اللہ ﷺ کے حقیقی خلیفہ، سلام ہو آپؓ پر اے ساتھی رسول اللہ ﷺ کے، دوسرے دو میں کے جب کہ وہ غار میں تھے، سلام ہو آپؓ پر۔ اے وہ ہستی کہ جس نے خرچ کیا اپنا مال سارا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں، یہاں تک کہ اتار دیا اپنی عبا کو بھی، راضی ہو اللہ تعالی آپؓ سے اور راضی کرے آپؓ کو بہتر راضی کرنا، اور بنا دے جنت کو آپؓ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا، سلام ہو آپؓ پر اے سب سے پہلے خلیفہ اور سر تاجِ علماء اور نبی مصطفی ﷺ کے خسر اور رحمت اللہ کی ہو آپؓ پر اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔"

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی زیارت

اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عمر فاروقؓ کی زیارت کریں اور یہ پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَاطِقًا م بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَنَفِيَّ الْمِحْرَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ ط اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ سَيِّدُالْبَشَرِ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِّنْ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ ط وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ ط وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوٰكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَ تَاجَ الْعُلَمَآءِ ط وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

(ترجمہ) ”سلام ہو آپ پر اے (حضرت) عمرؓ بن خطاب، سلام ہو آپؓ پر اے انصف اور ٹھیک بات کے فرمانے والے، سلام ہو آپؓ پر اے زینت دینے والے محراب کو، سلام ہو آپؓ پر اے غلبہ دینے والے دین اسلام کے، سلام ہو آپؓ پر اے توڑنے والے بتوں کو، سلام ہو آپؓ پر اے مدد گار فقیروں، ضعیفوں، بیوائوں اور یتیموں کے، آپؓ وہ ہیں کہ فرمایا آپؓ کے حق میں انسانوں کے سردار ﷺ نے، اگر ہوتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ ہوتا عمر ﷺ بن خطاب، راضی ہو اللہ تعالیٰ آپؓ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپؓ کا گھر اور جائے سکونت اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا، سلام ہو آپؓ پر اے دوسرے خلیفہ اور سرتاج علماء کے اور خسر نبی مصطفٰے ﷺ کے اور رحمت اللہ کی ہو آپ پر اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔“

پھر قبلہ رُخ ہو کر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا الشَّرِيْفِ بَيْنَ يَدَيْ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ ط وَلَاهَمًّا يَآ اَللّٰهُ اِلَّا فَرَّجْتَهٗ ط وَلَا عَيْبًا يَآ اَللّٰهُ اِلَّا سَتَرْتَهٗ ط وَلَا مَرِيْضًا يَآ اَللّٰهُ اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَعَافَيْتَهٗ ط وَلَا مُسَافِرًا يَآ اَللّٰهُ اِلَّا نَجَّيْتَهٗ ط وَلَا غَائِبًا يَآ اَللّٰهُ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ ط وَلَا عَدُوًّا يَآ اَللّٰهُ اِلَّا خَذَلْتَهٗ وَدَمَّرْتَهٗ ط وَلَا فَقِيْرًا يَآ اَللّٰهُ اِلَّا اَغْنَيْتَهٗ ط وَلَا حَاجَةً يَآ اَللّٰهُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَلْاٰخِرَةِ لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا ط اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا ط وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا ط وَاشْرَحْ

صُدُوْرَنَا ط وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا ط وَاٰمِنْ خَوْفَنَا ط وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا ط وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا ط وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا ط وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا ط وَرُدَّ غُرَبَتَنَآ اِلٰى اَهْلِنَا وَ اَوْلَادِنَا ط سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ مَسْتُوْرِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ط مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○ يَارَبِّ الْعَالَمِيْنَ○

(ترجمہ) ''اے اللہ! نہ چھوڑ ہمارے لیے اس مبارک جگہ میں سامنے ہمارے آقا رسول اللہ ﷺ کے کوئی گناہ، مگر تو اُسے بخش دے۔ اور نہ چھوڑ کوئی غم اے اللہ، مگر تو اُسے مٹادے، اور نہ چھوڑ کوئی عیب اے اللہ، مگر تو اُسے چھپادے، اور نہ چھوڑ کوئی مریض اے اللہ، مگر تو اُسے شفا اور عافیت دے، اور نہ چھوڑ کوئی مسافر اے اللہ، مگر اُسے سفر کی تکلیف سے نجات دے دے اور نہ چھوڑ کوئی گمشدہ اے اللہ، مگر اسے واپس فرمادے، اور نہ چھوڑ کوئی دشمن اے اللہ، مگر اسے رسوا فرمادے، اور اس کو ہلاک کر دے۔ اور نہ چھوڑ کوئی فقیر اے اللہ مگر اُسے غنی فرمادے، اور نہ چھوڑ کوئی ضرورت اے اللہ، دنیا کی اور آخرت کی ضرورتوں میں سے، جس میں ہماری بھلائی ہو، مگر اُسے پورا اور آسان فرمادے، اے اللہ! پوری فرما ہماری حاجتیں اور آسان فرمادے ہمارے کام اور کھول دے ہمارے سینے، اور قبول فرما ہماری زیارت اور امن سے بدل دے ہمارے خوف کو، اور پردہ ڈالیو ہمارے عیبوں پر، اور بخش دے ہمارے گناہوں کو، اور دُور فرما دے ہماری تکالیف کو، اور خاتمہ فرما نیکیوں پر ہمارے اعمال کا، اور لوٹا دے ہمارے مسافروں کو اپنے اہل و اولاد میں صحیح و سالم، خوشحال، پردہ پوشی کے ساتھ، اپنے نیک بندوں سے ان لوگوں میں سے کہ نہیں کوئی خوف اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے، تیری رحمت سے۔ اسے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے، اے پروردگار کل جہانوں کے۔''

خواتین کیلئے روضہ مبارک کی زیارت کے آداب:

خواتین کیلئے روضۂ مبارک پر سلام پڑھنے کے تین اوقات معین ہیں اور انہی کے مطابق مسجد میں خواتین ہال سے ملحقہ دروازہ کھولا جاتا ہے۔ یہ اوقات اشراق، ظہر اور عشاء کے بعد ہیں۔ خواتین کیلئے

زیارتِ روضہ ٔرسول ﷺ پر جانے کا راستہ باب عثمانؓ (باب نمبر 25) اور بابِ علیؓ (باب نمبر 28) کے اندر سے ہے۔ علاوہ ازیں خواتین کی نماز کی جگہ بابِ عمرؓ بن خطاب اور بابِ ملک عبد المجید کے اندر والے ہال میں بھی ہے لیکن وہاں سے زیارت کیلئے نہیں جایا جاسکتا۔ سعودی حکومت کی طرف سے خواتین کو روضہ ٔمبارک کی حاضری اور ریاض الجنۃ میں نوافل کی ادائیگی کیلئے گروپ کی شکل میں لے جانے کے انتظامات کیے گئے ہیں جو انتہائی قابلِ تحسین ہیں۔ مختلف ممالک سے ایک جیسی زبان بولنے اور سمجھنے والی خواتین کے گروپ بنائے جاتے ہیں اور ان کی قیادت کرنے والی خواتین انہی کی زبان میں ان کی رہنمائی کرتی ہیں۔ ترتیب وار ایک ایک گروپ کو مسجد کے اس حصے میں لے جایا جاتا ہے جہاں سے روضہ مبارک پر سلام پڑھا جا سکتا ہے اور ریاض الجنۃ میں نفل ادا کیے جاسکتے ہیں۔ اسی دوران یہ رہنما خواتین روضہ ٔمبارک اور مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے آداب، درود کے فضائل اور دیگر احکام بتاتی رہتی ہیں۔ اپنے متعلقہ گروپ میں رہتے ہوئے بغیر افراتفری اور پریشانی کے یہ مرحلہ طے ہو جاتا ہے۔

روضہ ٔمبارک پر غیر مسنون افعال سے پرہیز:

رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، رکوع کی طرح جھکنا، سجدہ کرنا، اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا یعنی کوئی بھی ایسا عمل جو عبادت سے مشابہت رکھتا ہو منع ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یا اللہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔" (احمد) حصول برکت کیلئے قبر مبارک کی جالیوں، دیواروں، دروازوں کو چھونا، بوسے دینا، اپنے جسم سے لگانا، اپنی حاجتیں اور مرادیں کاغذ پر لکھ کر جالیوں کے اندر پھینکنا غیر پسندیدہ افعال ہیں۔

ہر نماز کے بعد درود و سلام کیلئے رسول اکرم ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری کا اہتمام آپ پر منحصر ہے۔ سلام پڑھ کر وہاں سے ہٹ جائیں تاکہ دوسروں کو موقع ملے۔ مزید بر آں مسجد میں کہیں بھی بیٹھ کر درود پڑھ سکتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں

نفل نماز پڑھو اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو) اور میری قبر اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں کہیں بھی ہوگے تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔" (ابو دائود)

دیگر اوقات میں مسجد نبوی کے باہر روضۂ مبارک سے ملحق دیوار کی طرف کھڑے ہو کر بھی سلام پیش کیا جاسکتا ہے۔

سات ستون:

یوں تو مسجد نبوی کا چپہ چپہ نور فشاں ہے مگر ریاض الجنتہ کے وہ سات ستون جنھیں سنگ مرمر کے کام اور سنہری میناکاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے خاص طور پر قابل ذکر ہیں یہ سات ستون روضہ انور ﷺ کی مغربی دیوار کے ساتھ سفید رنگ کے ذریعہ ممتاز کیے گئے ہیں۔

ستون حنانہ: یہ محراب النبی ﷺ کے قریب ہے نبی کریم ﷺ اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے یہیں وہ کھجور کا درخت دفن ہے جو لکڑی منبر بن جانے کے بعد آپ ﷺ کے فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔

ستون عائشہ صدیقہ: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضلیت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں (طبرانی) اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمائی تھی اب وہاں ستون عائشہ بنا دیا گیا ہے۔

ستون ابولبابہ: ایک صحابیؓ حضرت ابولبابہؓ کا قصور اس جگہ معاف ہوا تھا انھوں نے اپنے آپ کو ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا۔

ستون وفود: اس جگہ نبی کریم ﷺ باہر سے آنیوالے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

ستون سریر: اس جگہ نبی کریم ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپ ﷺ کے

لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

ستون حرس: اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دو عالم ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے اس کو ستون علیؓ بھی کہتے ہیں -

ستون تہجد: نبی کریم ﷺ اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

یہ تمام ستون اس حصہ مسجد میں ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں تھی۔ جب بھی موقع ملے ان کے پاس سنن و نوافل ادا کیجئے یہ وہ متبرک مقامات ہیں جہاں نبی کریم ﷺ کی نگاہ کرم پڑ چکی ہے۔

اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین:

صفہ، سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے، مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا یہ جگہ اس وقت باب جبریل سے اندر داخل ہوتے ہی سیدھے ہاتھ کو محراب تہجد کے بالکل سامنے 2 فٹ اونچے پیتل کی جالی میں گھری ہوتی ہے اس کی لمبائی چوڑائی 40x 40 فٹ ہے اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہیں تو مشکل ہی سے جگہ ملتی ہے۔

یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا نہ ہی بیوی بچے اور نہ کوئی اور یہ اہل صفہ کہلاتے تھے اور اس جگہ کو "صفہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے دین کی تعلیم حاصل کرتے اور وقتاً فوقتاً تبلیغ اسلام کے لئے دوسرے مقامات پر جاتے رہتے تھے یوں تو تمام صحابہؓ کی زندگی بہت زیادہ سادہ تھی مگر اصحاب صفہ کی زندگیوں میں فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی یہ لوگ دن رات تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کے حصول کی خاطر فیضان مصطفوی سے فیض یاب ہونے کے لئے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر رہتے تھے۔ نہ انھیں تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ زراعت سے کوئی سروکار، ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار، کانوں کو، آپ ﷺ

کے کلمات اور جسم وجان کو آپ ﷺ کی صحبت کے لئے وقف کر رکھا تھا یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے مگر دنیاوی زندگی میں افلاس ناداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔

"میں نے 70 اصحاب صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہیں تھی صرف تہبند تھا یا فقط کمبل، چادر کو گلے میں اس طرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں کے قریب پہنچ جاتی تھی اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔" (بخاری شریف جلد اول صفحہ 63)

مسجدِ نبوی ﷺ اور گنبدِ خضراء:

1ھ (622ء) میں آنحضور ﷺ نے اس مسجد کی بنیاد رکھی، ابتداء میں لمبائی 90 فٹ، چوڑائی 105 فٹ، بلندی تقریباً 10 فٹ، دیواروں کی موٹائی ڈیڑھ فٹ، تین دروازے، چھت کھجور کے پتوں کی اور فرش کچا تھا۔ فتح خیبر کے بعد 7ھ (628ء) میں آنحضور ﷺ نے توسیع کرکے لمبائی 150 فٹ اور چوڑائی 150 فٹ یعنی سو ہاتھ مربع کر دیا۔ مسجد سے متصل ازواجِ مطہرات کے نو حجرے تعمیر ہوئے۔

18ھ میں حضرت عمرؓ نے لمبائی 210 فٹ چوڑائی 180 فٹ اور چھ دروازے بنوائے۔ 29ھ میں حضرت عثمانؓ نے لمبائی 480 فٹ، چوڑائی 450 فٹ کر دی اور نقش و نگار سے آراستہ کیا، قبلہ کی جانب اضافہ کیا جس کی محراب "محرابِ عثمانی" سے موسوم ہوئی۔ 88ھ سے 91ھ تک توسیع ولید بن عبد الملک نے لمبائی 600 فٹ اور چوڑائی 486 فٹ کر دی۔

161ھ سے 165ھ تک خلیفہ مہدی نے لمبائی 900 فٹ اور چوڑائی 540 فٹ کر دی۔ پھر معتصم باللہ نے تعمیر کرائی۔ ملک ناصر نے صحن کے دالان بنوائے۔ ملک اشرف نے یہ دالان توڑ کر نئے بنوائے۔ 853ھ میں شاہ ظاہر حقیق نے روضۂ پاک اور مسجد دوبارہ بنوائی۔ 924ھ میں ملک ناصر غازی نے دوبارہ دیواریں بنوائیں۔ 980ھ (1572ء) میں سلیم خاں ثانی نے عظیم الشان تعمیر کی۔ 999ھ میں سلطان مراد نے لمبائی میں اضافہ کیا۔ 1254ھ تا 1266ھ (1838ء تا 1850ء) میں سلطان عبد المجید نے از سرِ نو تعمیر

کی، گنبد خضریٰ بنوایا، عمارت منقش گنبد نما اور آیاتِ قرآنی سے مزین کیا، انہی کے نام پر بابِ مجیدی ہے۔ ان کے بعد سلطان عبد العزیز نے کام کی تکمیل کی۔

1812ء/1233ھ میں سلطان محمود نے گنبد نبوی ﷺ کو از سر نو تعمیر کرایا پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا مگر 1255ء میں اس گنبد پر سبز رنگ کرایا گیا اور جب ہی سے اسے گنبد خضراء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہی وہ گنبد خضراء ہے جسے عاشقان رسول ﷺ اپنے خوابوں میں دیکھتے ہیں اور قسمت والے جب وہاں پہنچ جاتے ہیں تو اس کی تجلیاں ان کے دلوں میں نور، ان کی آنکھوں میں ایمان کی روشنی اور ان کی روح میں سرور پیدا کر دیتی ہیں۔

مسجد قباء:

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے اسے قباء کہا جاتا ہے ہجرت مدینہ کے زمانے میں یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے حضور ﷺ نے چار دن تک قباء میں قیام فرمایا تھا اور وہیں اپنے دست مبارک سے مسجد قباء کی بنیاد رکھی تھی اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے یہی مسجد تعمیر ہوئی تھی اس مسجد کی فضیلت کا اس واقعہ سے بھی گہرا تعلق ہے۔

مسجدِ قُباء میں دو نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے اور یہی بات مسجد کی محراب کے اوپر عربی میں لکھی ہوئی ہے۔

مسجد قبلتین:

یہ مسجد نبوی سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے یہ مسجد تاریخ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے ابتدا میں مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رخ کرکے ادا کرتے تھے حضور اکرم ﷺ جب تک مکہ معظمہ میں تشریف فرما رہے یہی دستور رہا مگر آپ ﷺ نمازیں اس رخ سے ادا فرماتے تھے کہ خانہ کعبہ بھی آپ ﷺ کے سامنے رہتا مگر مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں مکمل طور پر بیت المقدس ہی قبلہ تھا

اور تقریباً سولہ سترہ مہینے آپ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھیں (بیت المقدس مسلمانوں کے لئے اس لئے بھی مقدس تھا اور ہے کہ یہاں سے حضور اکرم ﷺ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے) لیکن اس تمام عرصے میں حضور اکرم ﷺ کی یہ دلی تمنا رہی کہ مسلمان حضرت ابراہیمؑ کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز ادا کریں، حضور اکرم ﷺ بار بار اس تمنا میں آسمان کی طرف دیکھتے تھے بالآخر ایک روز عین نماز کی حالت میں آیت نازل ہوئی:

(ترجمہ) "یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں لو ہم اس قبلے کی طرف تمھیں پھیرے دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو، مسجد حرام (خانہ کعبہ) کی طرف رخ پھیر دو اب جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرو۔" (البقرہ- 144)

یہ حکم رجب یا شعبان 2ھ میں نازل ہوا تھا حضور اکرم ﷺ بشر بن براءبن معرورؓ کے ہاں بنو سلمہ کے محلے میں تشریف لے گئے تھے وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہوا آپ ﷺ بنو سلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرمانے کھڑے ہوئے، دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکا یک وحی کے ذریعہ تحویل قبلے کی یہ آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپ ﷺ کی اقتدا میں جماعت کے تمام لوگ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کے رخ پھر گئے۔

مسجد جمعہ:

مسجد قبا سے کچھ فاصلے پر مدینہ منورہ آباد تھا حضور اکرم ﷺ جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے تو جمعہ کا روز تھا خوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا نماز جمعہ ادا فرمائی مدینہ منورہ میں جمعہ تھا اس جگہ جہاں آپ ﷺ نے جمعہ ادا فرمایا وہاں مسجد بنا دی گئی ہے قبا سے واپسی میں دو رکعت نفل ادا کریں۔

مسجد غمامہ:

مسجد نبوی کے باب السلام سے باہر آئیں تو جنوب مغربی جانب تقریباً پندرہ سوفٹ کے فاصلے پر چار دیواری کے باہر یہ مسجد واقع ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے یہاں 2ھ میں پہلی دفعہ عیدین کی نماز ادا فرمائی اور نویں صدی ہجری تک عیدین کی نمازیں یہاں پڑھی جاتی رہیں۔ اس کو مسجدِ مصلّٰی بھی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس جگہ نمازِ استسقاء بھی پڑھائی تھی اسی وقت بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہو گئی، اس لئے اس کو مسجد غمامہ (بادل) بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد اب بند رہتی ہے کیونکہ موجودہ مسجد نبوی کی تعمیر نو کے بعد یہ مسجد نبوی سے بہت قریب ہو گئی ہے اس لئے یہاں نماز نہیں ہوتی۔ اس کو حضورِ پاک ﷺ کی یاد گار کے طور پر محفوظ کر لیا گیا ہے۔

جنت البقیع:

مسجد نبوی میں روضہ ٔمبارک ﷺ پر دُرود و سلام سے فارغ ہو کر جس دروازے سے آپ باہر جائیں گے وہ باب البقیع کہلاتا ہے اس کے بالکل سامنے جنت البقیع کا قدیم اور متبرک مشہور قبرستان ہے جو چاروں طرف سے پختہ اور اونچی چار دیواری میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا مرکزی دروازہ مسجد نبوی ﷺ کی جانب مقررہ اوقات پر کھلتا ہے، خواتین کو کسی وقت بھی داخلہ کی اجازت نہیں، ان کے زیارت اور سلام پڑھنے کے لئے دروازے کے ساتھ جالیاں بنائی گئی ہیں۔ یہاں پر زیادہ تر مرد حضرات اور خواتین جمع رہتے ہیں اور جنت البقیع والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ جنت البقیع میں اہل بیت کے علاوہ دس ہزار صحابہ کرامؓ، ہزاروں اولیاء کرامؒ، ازواج مطہراتؓ، حضورِ پاک ﷺ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں آرام فرما ہیں۔ روایت کے مطابق قیامت میں 70 ہزار ایسے نیک بندے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ اکثر اوقات جنت البقیع تشریف لے جا کر دعائے مغفرت فرمایا کرتے تھے۔

جنت البقیع میں یہ دُعا پڑھیں، اگر اندر جانے کا موقع نہ ملے تو قبرستان کے باہر ہی یہ دُعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآاَهْلَ الْبَقِيْعِ ط يَآاَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعِ ط اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ ط وَنَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا ط اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ط اٰنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ط وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

"سلام ہو تم پر اے اہل البقیع اے عالی بار گاہ والو! تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں، خوشخبری حاصل کرو کہ قیامت آنے والی ہے، نہیں شک اس میں اور بلاشبہ اللہ زندہ کر کے اٹھائے گا قبر والوں کو، مانوس بنالے اللہ تعالیٰ تم کو اور معزز فرمائے تم کو اس قول کے ساتھ کہ میں گواہی دیتاہوں یہ، کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ ایک ہے، نہیں کوئی شریک اُس کا اور گواہی دیتاہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔"

تاریخی قبرستان جنت البقیع میں مدفون چند مشہور ہستیوں کے اسمائے مبارک:

1. جناب فاطمہؓ بنتِ رسول ﷺ (اور ایک قول کے مطابق فاطمہؓ بنت اسد والدہ حضرت علیؓ)
2. حضرت عباسؓ ابن عبد المطلب (رسول اکرم ﷺ کے چچا)
3. حضرت امام جعفر صادقؒ
4. حضرت محمد باقرؒ
5. حضرت حسن مجتبیٰؓ
6. حضرت امام زین العابدینؒ
7. حضرت صفیہؓ (حضور ﷺ کی پھوپھی)
8. حضرت عاتکہؓ (حضور ﷺ کی پھوپھی)

ازواجِ مطہراتؓ نبی ﷺ:

9. (۱) حضرت ام حبیبہؓ
10. (۲) حضرت عائشہؓ
11. (۳) حضرت سودہؓ
12. (۴) حضرت میمونہؓ
13. (۵) حضرت حفصہؓ
14. (۶) حضرت جویریہؓ
15. (۷) حضرت زینبؓ
16. (۸) حضرت اُمِ سلمیٰؓ
17. (۹) حضرت زینبؓ

---

18. امام شافعیؒ
19. امام مالکؒ
20. حضرت ابراہیمؓ (فرزندِ رسولِ اکرم ﷺ جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے)
21. شہدائے اُحد میں سے کچھ شہداء
22. عقیل ابن ابی طالبؓ
23. عبداللہ ابن جعفر طیارؓ
24. جناب حلیمہ سعدیہؓ
25. اسماعیل ابن امام جعفر صادقؒ

تاریخ کے مطابق بعد میں بقیع کی حدود میں اضافہ کر دیا گیا تھا جس کے بعد مزید اہم شخصیتوں کی قبور بھی موجودہ بقیع میں شامل ہیں جس میں حضرت عثمانؓ بن عفان اور حضرت عثمانؓ بن مظعون بھی شامل ہیں۔

غزوہ اُحد 3ھ:

مدینہ منورہ کے شمال میں تقریباً چار میل کے فاصلے پر وہ پہاڑ ہے جو "جبلِ اُحد" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔3ھ میں اُحد کی مشہور جنگ اسی پہاڑی کے دامن میں لڑی گئی تھی۔ یہ پہاڑ شرقاً غرباً چار میل پھیلا ہوا ہے۔ کفارِ قریش کے تین ہزار جنگجو اور نبرد آزما حملہ آوروں کا لشکر 3ھ میں مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا، جنہیں مسلمانوں کے مقابلے میں تعداد اور سامان حرب کی برتری حاصل تھی اُن کے مقابلے میں مسلمانوں کا لشکر جو ایک ہزار نفوس پر مشتمل تھا، منافقوں کی سازش کی وجہ سے عین لڑائی کے وقت صرف سات سو افراد پر مشتمل رہ گیا تھا۔ ان کے پاس صرف ایک سو زرہ بکتر تھے، ایسے نازک موقع پر منافقوں کے فرار سے مسلمان فوج کے حوصلے پر بھی فطری طور پر بُرا اثر ہوا تاہم آپ ﷺ اور جلیل القدر صحابہؓ نے ان کی ہمت بندھائی۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے کو کہا۔ پھر آپ ﷺ نے بہ نفسِ نفیس فوج کی صف بندی کی۔

اسلامی فوج کی پشت کی جانب ایک درّہ تھا۔ آپ ﷺ نے 50 تیر اندازوں کو وہاں ایک پہاڑی پر مقرر فرما کر اسلامی فوج کو تاکید کی کہ چاہے جیت ہو یا ہار۔ اس جگہ کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا، جنگ شروع ہوئی مگر اسلامی فوج کے مقابلے میں دشمن کی کچھ نہ چلی۔ کفار، اسلامی فوج کے حملے کی تاب نہ لا کر مید ان سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے تعاقب کیا وہ مسلمان تیر انداز جن کو آپ ﷺ نے تاکید فرمائی تھی کہ کسی حال میں بھی جگہ نہ چھوڑیں۔ وہ بھی تعاقب کرنے والوں کے ساتھ ہو لئے، کفار نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور اس اہم دفاعی مقام کو خالی پا کر مسلمانوں پر عقب کی سمت سے اس وقت حملہ کیا جب مسلمانوں کی صفوں میں ترتیب باقی نہیں رہی۔ اس طرح مسلمان فوج دونوں طرف سے گھر گئی اور کافی جانی نقصان ہوا اور آپ ﷺ بھی زخمی ہوئے۔ آپ ﷺ کے چند دندانِ مبارک اس جنگ میں شہید ہوئے۔ جنگ کے دوران ایک افواہ یہ اُڑ گئی کہ نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ مسلمان اس خبر سے حوصلہ ہار بیٹھے مگر جب پتہ چلا کہ یہ خبر غلط ہے۔ حضور اکرم ﷺ بقید حیات ہیں تو مسلمانوں نے

ایک نئے جذبہ کے ساتھ کافروں پر دوبارہ حملہ کر دیا اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس جنگ میں آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ سمیت 70 صحابہؓ نے بھی جام شہادت نوش فرمایا۔ اس جنگ میں نقصان اٹھانے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ پہاڑی پر مقرر تیر اندازوں نے آپ ﷺ کے حکم میں اپنی رائے شامل کرتے ہوئے کافروں کا پیچھا شروع کر دیا۔

غزوۂ الاحزاب (یا غزوۂ خندق) 5ھ:

ہجرت کا پانچواں سال تھا۔ یہودیوں، منافقوں اور مشرک قبائل پر مشتمل دشمنان اسلام کا ایک لشکرِ جرار جس کی تعداد دس ہزار تھی، اسلام پر آخری فیصلہ کن ضرب لگانے اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا۔ رسول اکرم ﷺ کو اس کی خبر ملی تو صحابہ کرامؓ کو صلاح و مشورہ کی غرض سے طلب فرمایا اور حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے کے مطابق جبل سلع کو پشت کی جانب رکھ کر مدینہ منورہ کے گرد خندق کھود دی گئی۔ اُس لشکرِ جرار نے مدینہ منورہ پہنچ کر اس شدّت سے حملہ کیا کہ مدینہ منورہ کی سرزمین کانپ اٹھی مگر یہ لوگ خندق ہونے کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ لہذا ایسی حالت میں یہ محاصرہ تقریباً ایک مہینے تک جاری رہا۔ (رسول اکرم ﷺ اور صحابہؓ نے اس دوران فاقوں کی تکلیفیں برداشت کیں) مگر بیچ میں خندق ہونے کی وجہ سے ایک نہ چلی۔ آپ ﷺ نے اُس جگہ جہاں اب مسجد فتح ہے، مسلمانوں کی فتح کے لئے تین دن متواتر اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی، آخر کار دُعا قبول ہوئی۔ اس عرصے میں کفار کی فوج میں رسد نہ پہنچنے کی وجہ سے کچھ بے اطمینانی اور انتشار پھیلنا شروع ہو گیا۔ جاڑے کا موسم تھا۔ ایک رات زبردست آندھی آئی، جس نے کافروں کے لشکر کے خیموں کی طنابیں اکھیڑ دیں، خیمے زمین پر گرے تو اس کی وجہ سے خورد و نوش کا سامان مٹی میں مل گیا۔ سردی کی سیاہ اور مہیب رات، طوفانی آندھی، خیموں کا ایک ایک کر کے گرنا، فوج میں ابتری اور سراسیمگی پھیل گئی اور یہ لوگ گھبرا کر رات کی تاریکی میں محاذ جنگ سے بھاگ نکلے، صبح ہوئی تو میدان صاف تھا اور محاصرہ ختم ہو چکا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

اس کا ذکر قرآنِ کریم کی 33ویں سورہ، سورۃ الاحزاب کی آیات 9سے 11 میں ملتا ہے۔

مدینہ شریف سے رخصت: (الوداعیہ دُعا)

آپ مدینہ شریف سے رخصت ہوں تو دو رکعت نفل مسجد نبوی میں ادا کریں اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ ٔمبارک پر آئیں۔ اپنے والدین، اقرباء اور دوستوں اور تمام دشمنوں کی ہدایت و مغفرت کے لئے دُعا مانگیں اور جن جن لوگوں نے آپ سے سلام پڑھنے اور دُعا کی درخواست کی تھی اُن سب کے لئے دُعا کریں۔ حضور اکرم ﷺ سے رخصتی پر آنسو بہائیں اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَلِجَمِيْعِ اَهْلِ بَيْتِيْ ط وَاَحِبَّآئِيْ وَلِنَاشِرِ هٰذِهِ الْاَدْعِيَةِ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مَغْفِرَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا وَّ تُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ط اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا جَمِيْعًا مِّنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ ط وَاَمِتْنَا وَاَمِتْهُمْ مَّعَ الْاِيْمَانِ عَلٰى مَحَبَّتِكَ وَمَحَبَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتِهٖ ط بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

ترجمہ: یا اللہ! میں دُعا کرتا ہوں تجھ سے بطفیل تیرے نور ذات کے، تو مجھے اور میرے کل خاندان اور سب دوستوں اور ان تمام دُعاؤں کے ناشر اور ان کے والدین اور اہل وعیال، کل مؤمن مردوں اور خواتین کو بخش دے اور ہم سب کو عذاب قبر سے محفوظ رکھیو، اور ایسی بخشش عطا فرما جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے اور ہم سب کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرما دے۔ اے اللہ! ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور ہم سب کا ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کر۔ اے اللہ اپنی اور اپنے نبی پاک حضرت محمد ﷺ کی محبت اور ایمان پر ہمارا خاتمہ فرما۔ اے رحم کرنے والے ہم پر رحم فرما۔

فضائلِ درُود شریف:

رحمتِ مجسم سرکارِ دو عالم آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی سے محبت، رضائے الٰہی کے حصول اور

اُخروی نجات کا بڑا سرمایہ ہے۔ یہ نعمتِ عظمیٰ آپ ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ پر درُود و سلام بھیجنے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ درُود شریف کے ورد سے آپ ﷺ کی شفاعت کا استحقاق ہو گا۔ آپ ﷺ کے یہاں قرب و منزلت سے سرفرازی ہو گی، گناہوں کے دفتر خاکستر ہوں گے، دین و دنیا کی کامرانیاں نصیب ہوں گی۔

ہر قسم کی مشکلات کے حل اور زندگی کی ہر حاجت کے لئے درود شریف کا کثرت سے ورد بہت بڑا ذریعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اُس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور اُس کے دس درجے بلند ہوں گے۔ (نسائی)

نیز حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگوں سے بڑھ کر میرے قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر زیادہ درُود پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ط اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ط اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

باب ششم

یادرکھنے کی باتیں

حج کے چند اہم انتظامی اور شرعی امور:

یہ ایک حقیقت ہے کہ حج کے مبارک سفر کے دوران مختلف مشکلات کاسامنا کرناپڑتاہے اس سفر میں حجاج کرام کو چھوٹے موٹے مسائل کاسامناکرناپڑتا ہے۔یہ مسائل بعض اوقات مختلف وجوہات کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات حجاج کی بے صبری بھی ان مسائل کاباعث بنتی ہے۔شاید اسی لئے حج کی نیت کرتے وقت رب تعالیٰ سے نہ صرف اس کی قبولیت کی التجاکی جاتی ہے بلکہ حج کے دوران آسانی کی دُعا بھی کی جاتی ہے۔سفر کے مختلف مراحل پر حجاج کرام کو مندرجہ ذیل مشکلات کاسامنا کرناپڑسکتاہے۔لہذا انہیں ایسے اوقات میں نہایت اعلیٰ درجے کے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور ہر مرحلے پر دوسروں کی ضروریات کواپنے اوپر فوقیت دینی چاہیئے۔

چیک پوائنٹس پر تاخیر:

سعودی حکومت نے ویزا کی فراہمی سے لے کر حج کی تکمیل تک کے تمام معاملات کمپیوٹرائزڈ کر دیئے ہیں اور نہ صرف سعودی عرب میں داخلے کے وقت بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سفر کے دوران مختلف مقامات پرچیک پوسٹیں بنائی گئی ہیں جہاں حجاج سے متعلق ضروری انفارمیشن کا اندراج اور تصدیق کی جاتی ہے۔اس ساری کارروائی میں بعض اوقات چیک پوائنٹس پر تاخیر کاسامنا کرناپڑسکتاہے۔

نظم وضبط ر قانون کا احترام:

- سفرحج کی تیاری کے مرحلے میں حاجی کیمپ سے دستاویزات لیتےوقت نیز گردن توڑ بخار اور فلو کے حفاظتی ٹیکے لگتےوقت بھیڑ کاسامنا کرناپڑسکتاہے لہذاان مراحل پر صف بندی بناکر نظم وضبط کا مظاہرہ کریں۔
- دورانِ سفر ائیرپورٹ پر انتظار کی زحمت اُٹھاناپڑسکتی ہے بعض اوقات پرواز کی تاخیر کی صورتحال

بھی سامنے آسکتی ہے۔

- سعودی عرب میں قیام کے دوران اور فریضۂ حج کی ادائیگی میں سعودی تعلیمات اور وقتاً فوقتاً جاری کردہ احکامات کی مکمل پاسداری کریں۔ نظام کو توڑنے سے آپ نہ صرف خود بلکہ اپنے ساتھیوں کو کو بھی مشکل میں ڈال سکتے ہیں۔
- حرم کی حدود میں کوئی بھی گری پڑی چیز ہرگز نہ اُٹھائیں۔ اس عمل کو چوری سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی قیمتی چیز گری ہوئی نظر آئے تو کسی اہل کار کو بلا کر نشاندہی کریں خود نہ اُٹھائیں۔
- درحقیقت سفر حج کے آغاز سے لے کر اختتام تک ہر مرحلے پر حجاج کرام کو نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

نقدی، قیمتی اشیاء اور ذاتی حفاظت:

نقدی اور قیمتی اشیاء کی حفاظت حجاج کرام کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے۔ نقدی اور قیمتی اشیاء کے گم ہونے اور جیب کٹنے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں لہذا اپنے پاس موجود پوری کی پوری رقم ہر وقت جیب یا بیلٹ میں نہ اٹھائے رکھیں بلکہ صرف ضرورت کی رقم اپنے پاس رکھیں اور فالتو رقم کسی محفوظ جگہ پر رکھیں۔ اپنے سوٹ کیس کے تالوں کی چابیوں کے دو سیٹ مختلف مقامات پر محفوظ رکھیں تا کہ ایک سیٹ کے گم ہو جانے کی صورت میں دوسرا چابیوں کا سیٹ کام آسکے۔

حجاجِ کرام خصوصاً خواتین رات گئے اکیلے نہ گھومیں یا کسی ناواقف کی دعوت پر اس کی گاڑی میں سفر نہ کریں۔ ہمیشہ گروپ میں یا کم از کم دو افراد مل کر چلیں اور ہر بار باہر نکلتے وقت اپنے عزیز، دوست کا موبائل نمبر اپنی جیب میں رکھیں یا بازو پر لکھ لیں تا کہ کاغذ یا پرس گم ہونے کی صورت میں رابطہ ہو سکے۔

اس بات کو یقینی بنائیں کہ پاکستان واپسی تک آپ کے پاس کم از کم 100 ریال موجود ہوں تا کہ کسی اشد ضرورت یا جہاز کی روانگی میں تاخیر کی صورت میں کھانا وغیرہ کھا سکیں۔

ہوٹل کے کمرے خالی ہونے میں تاخیر (مدینہ منورہ میں):

عموماً ایک ہی دن مدینہ منورہ میں ایک گروپ ہوٹل خالی کرتا ہے اور دوسرا گروپ ان کمروں میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ ہوٹل انتظامیہ کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی گروپ کے داخلے سے پہلے ہوٹل کے کمرے خالی کروادیئے جائیں لیکن بعض اوقات مختلف وجوہات کی بناپر اس میں تاخیر واقع ہو سکتی ہے حجاج کرام کو چاہیئے کہ اس صورتحال میں انتظامیہ سے تعاون کریں۔

ٹرانسپورٹ سے متعلقہ مسائل:

- حج کے موسم میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی شاہراہوں پر ٹریفک کا ہجوم کافی بڑھ جاتا ہے اور بسیں ایک سے دوسری جگہ پہنچنے میں کافی زیادہ وقت لیتی ہیں۔ لہذا جب بھی آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے بسوں کے مہیا کرنے کا کوئی وقت دیا جائے گا عموماً اس میں تاخیر ہو جائے گی۔لہذا ایسی صورتحال میں صبر کا مظاہرہ کریں۔
- ایامِ حج میں ہزاروں گاڑیاں ایک ہی مقام سے مشترک منزل کی طرف روانہ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے سڑکوں پر بے پناہ بھیڑ ہو جاتی ہے اور غیر متوقع تاخیر کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
- زیادہ تر بسیں صرف حج کے موسم میں چلتی ہیں اور باقی سارا سال کھڑی رہتی ہیں لہذا انجن یا اے سی کی خرابی کے واقعات بھی پیش آسکتے ہیں۔
- حج کے موسم میں سعودی حکومت وقتی طور پر کئی پڑوسی ممالک سے ڈرائیوروں کی بھرتی کرتی ہے ان ڈرائیوروں کا تعلق مصر، شام اور دوسرے افریقی ممالک سے ہوتا ہے اور عام طور پر یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی سڑکوں سے ناواقف ہوتے ہیں لہذا منزل پر تاخیر سے پہنچتے ہیں۔
- مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور واپسی پر ہر بس کے مسافروں کی لسٹ ہوٹل کے استقبالیہ میں آویزاں کر دی جاتی ہے۔ حجاج کرام کو چاہیئے کہ دیئے گئے وقت پر اپنی بس میں سوار ہو جائیں۔
- اگرچہ مختلف مراحل پر سفر کے لئے بسیں دیئے گئے وقت پر نہیں پہنچ پاتیں لیکن حجاج کرام کو وقت کی پابندی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے بصورت دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

- مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے سفر کے دوران بسیں راستے میں ایک سٹاپ کرتی ہیں اور وہاں ایک ہی وقت میں کئی بسیں کھڑی ہوتی ہیں لہذا بس سے اُترنے سے پہلے اپنی بس کا نمبر ر رنگ ر کمپنی وغیرہ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں ورنہ نماز ر کھانے کے وقفے کے بعد بس میں سوار ہونے کے لئے اپنی بس کو ڈھونڈنے میں مشکل پیش آسکتی ہے۔

کھانے پینے سے متعلق مسائل:

- زیادہ ٹھنڈے مشروبات پینے سے گریز کریں حتیٰ کہ زم زم بھی حرم میں رکھے گئے ایسے کولرز سے استعمال کریں جس پر "غیر مبرد" لکھا ہوتا ہے۔
- زیادہ تر پھل، دہی، سبزیوں اور جوسز کا استعمال کریں۔
- پینے کے لئے ہوٹل کے استقبالیہ میں زم زم موجود ہتا ہے۔ اگر زم زم نہ مل سکے تو کچن یا واش روم سے نلکے والا پانی پینے کے لئے ہر گز استعمال نہ کریں بلکہ پانی کی بوتلیں خرید کر استعمال کریں۔
- اگر آپ پانی گرم کرنے کے لئے کیتلی اور ٹی بیگ اپنے ساتھ رکھیں تو ہوٹل کی نسبت سستی چائے اپنے کمرے میں ہی بناسکتے ہیں۔
- عموماً دو آدمیوں کا کھانا تین افراد کے لئے کافی ہوتا ہے اور بچے ہوئے کھانے کو بے ادبی سے بچائیں۔

صحت سے متعلق مسائل:

- ویکسی نیشن حج کے لئے روانگی سے کم از کم تین دن پہلے ضرور کروالینی چاہیئے اور پیلے رنگ کا انٹرنیشنل ہیلتھ سرٹیفیکٹ بھی حاصل کرلیں یہ جدہ ایئرپورٹ پر چیک کیا جاسکتا ہے۔
- زیادہ تر حجاج زکام اور گلے کی خرابی کے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لہذا منہ اور ناک کو ڈھانپنے کے لئے ماسک کا استعمال ضرور کریں تاکہ متعددی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔
- کھانے میں بے احتیاطی کی وجہ سے پیٹ کے امراض کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا زیادہ مصالحے دار کھانوں سے پرہیز کریں۔ ایسے امراض سے بچنے کے لئے مشروبات کا استعمال زیادہ کریں۔ اپنے

کمرے میں موجود فریزر میں پانی کا سٹاک ضرور رکھیں۔

- کھانا ہمیشہ صاف جگہ پر بیٹھ کر کھائیں۔
- ننگے پاؤں بیت الخلاء جانا بہت سی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔

پاکستانی کھانے کے ہوٹل:

یاد رہے کہ اس بار بھی سعودی حکومت کی ہدایات پر کھانا رہائش گاہوں پر حکومت کی جانب سے مہیا کیا جائیگا۔ تاہم بازاروں میں جابجا پاکستانی ہوٹل بھی کھلے ہوتے ہیں۔

خریداری:

زیادہ خریداری نہ صرف مہنگی بلکہ وقت اور ذہنی سکون کا ضیاع بھی ہے۔ لہٰذا بازاروں میں کم سے کم جائیں اور زیادہ وقت عبادات اور اپنے ربّ سے مضبوط تعلق جوڑنے میں صرف کریں۔ اگر خریداری زیادہ کرلی تو واپسی پر سامان زیادہ ہونے کی صورت میں ایئر لائن کی دی گئی وزن کی حد سے تجاوز ہونے کی صورت میں اضافی کرائے کے ساتھ مشکلات کا سبب بن سکتا ہے۔ (وزن کی حد 30 کلو اور ہینڈ بیگ 7 کلو ہے)۔ کھجور مدینہ منّورہ کی کھجور منڈی سے نسبتاً سستی مل جاتی ہے۔

سامان کے لئے احتیاط:

مندرجہ ذیل اشیاء سعودی عرب لے جانے پر پابندی ہے اور انہیں ساتھ لے جانا قانون کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے۔

- خنجر، چاقو اور ہتھیار، خشخاش / الکوحل وغیرہ
- منشیات سعودی عرب لے جانے کی سزا موت ہے۔
- اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص کا سامان لے جانے سے اجتناب کریں۔

صفائی کا خیال:

- صفائی نصف ایمان ہے لہٰذا ہر مرحلے پر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

- چھلوں کے چھلکے، ریپرز اور خالی بوتلیں وغیرہ ہمیشہ کوڑادان میں ڈالیں۔
- جگہ جگہ تھوکنے سے پرہیز کریں۔
- روزانہ ایک بار ضرور غسل کریں۔
- ہمیشہ صاف لباس استعمال کریں۔

موبائل فون:

سعودی عرب میں موبائلی، ساوا اور زین نامی موبائل فون کی بڑی کمپنیاں ہیں۔ اس سلسلے میں ضروری نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- سم کارڈ عموماً 30، 60 اور 90 ریال کے ملتے ہیں جن میں اتناہی بیلنس بھی موجود ہوتا ہے۔
- موبائلی اور زین نسبتاً بہتر سروس مہیا کرتی ہیں۔
- پاکستانی موبائل نمبر کی رومنگ سروس بھی مہیا کی جاتی ہے لیکن یہ بہت مہنگی پڑتی ہے۔
- جدہ ایئرپورٹ یا گلیوں / بازاروں میں سم کارڈ فروخت کرنے والے ملتے ہیں ان سے خریداری کرنے سے گریز کریں۔
- جدہ ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر مختلف موبائل کمپنیوں کے کاؤنٹر بنادیئے جاتے ہیں اور حرم کے قریب ہی کئی فرنچائز دفاتر کھولے جاتے ہیں۔ لہٰذا ایئرپورٹ سے نکلتے ہی ان کاؤنٹرز سے یا مکہ مکرمہ میں کسی موبائل کمپنی کے فرنچائز دفتر سے سم کارڈ خریدیں۔
- اپنے ساتھ کوئی بھی سستا اور سادہ موبائل لے کر جائیں۔ فالتو موبائل بیٹری بھی منیٰ میں قیام کے دوران کارآمد ثابت ہوتی ہے۔
- موبائل چارجر کے Three pin converter ضرور لے کر جائیں۔
- منیٰ میں موبائل کی چارجنگ کے لئے ایکسٹینشن بورڈ موجود ہو تو کئی موبائل بیک وقت چارج کئے جاسکتے ہیں۔
- کوشش کریں کہ موبائل کم سے کم استعمال ہو زیادہ وقت اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔ موبائل

پر گانے والی ٹون یا گھنٹی نہ رکھیں اور تمام نمازوں خصوصاً حرم شریف میں موبائل بند رکھیں۔ اگر بند کرنا بھول گئے ہوں تو شرعی طور پر دورانِ نماز بھی موبائل کو ایک ہاتھ سے بند کرنا جائز ہے۔

قربانی کے انتظامات:

حکومتِ پاکستان سرکاری سکیم کے تحت حج پر جانے والے افراد کے لئے عموماً سعودی بینک کے ذریعے قربانی کا بندوبست کرتی ہے جو کہ ایک اچھا انتظام ہے جس میں قربانی کی گارنٹی بھی ہوتی ہے اور گوشت بھی ضرورت مندوں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اگر قربانی سرکاری اخراجات میں شامل نہ ہو تو پرائیویٹ افراد یا ٹھیکے داروں کے ذریعے قربانی کرنے سے اجتناب کریں۔ بد قسمتی سے اس سلسلے میں کئی لوگ دھوکہ دہی کا ارتکاب کرتے ہیں۔

موسم کی شدت:

- ایام حج کے دوران منیٰ / عرفات کے میدان میں شدید دھوپ کے وقت چھتری کا استعمال ضرور کریں اور پینے کے پانی کی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔
- اگر دوپہر کے وقت حرم جانا ہو تو ہمیشہ اپنے پاس چھتری رکھیں کیونکہ اس وقت دھوپ شدید ہوتی ہے۔ عمر رسیدہ حجاج کے لئے عشاء کے بعد کا وقت طواف کے لئے زیادہ موزوں ہوتا ہے۔
- نفلی طواف کے لئے چمڑے والے موزے استعمال کریں اس طرح آپ کے پاؤں میں تکلیف نہیں ہو گی۔ خواتین طواف کے وقت موزے استعمال کریں کیونکہ ماربل پر ننگے پاؤں چلنا دشوار ہوتا ہے۔

حرم کی نماز:

باجماعت نماز کے وقت آپ کئی حجاج کو مطاف میں صفوں کے درمیان چکر لگاتے دیکھیں گے جو دراصل نماز کے لئے خالی جگہ کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ اس الجھن سے بچنے کے لئے طواف کے اوقات کا انتخاب اس طرح کریں کہ نماز باجماعت آپ آرام سے ادا کر سکیں۔ مطاف میں رکنِ یمانی سے لیکر رکن حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے علاقے تک زیادہ بھیڑ ہوتی ہے اور وہاں جماعت کے اوقات میں نماز کے لئے جگہ

ملنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اس وقت حطیم سے لے کر رکن یمانی کا علاقہ کچھ خالی ہوتا ہے اور وہاں نماز کے لئے عموماً جگہ آرام سے مل جاتی ہے۔ نیز جب آپ گروپ کی شکل میں حرم جائیں تو پورے گروپ کو کسی ایک مقام پر نماز پڑھنے کے لئے جگہ کا ملنا مشکل ہوتا ہے ہاں البتہ دو سے تین افراد کے لئے قریب قریب جگہ میسر ہو جاتی ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا

مسجد میں نمازی کے سامنے سے گزرنا نہایت ہی ناپسندیدہ اور حرام عمل ہے۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شخص گناہگار ہو گا۔ حرمین شریفین چونکہ بڑی مساجد میں شامل ہیں لہٰذا یہاں بھی ایسی ہی مساجد کی طرح شرعی اصول لاگو ہوتا ہے۔ یعنی جہاں تک سجدہ کی جگہ دیکھتے ہوئے نمازی کی نظر پڑے وہاں سے نہ گزرا جائے۔ عموماً یہ حد تین صفوں تک خیال کی جاتی ہے۔ سخت بھیڑ کی صورت میں بھی نمازی کی سجدہ والی جگہ سے تو بالکل نہ گزرا جائے۔ صرف بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں کا نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔

چند شرعی مسائل اور جواب

سوال: عین حج کے پانچ دنوں میں عورت کو اگر حیض جاری ہو جائے تو کیا وہ حج کے تمام ارکان اس حالت میں پورے کر سکتی ہے؟

جواب: طواف کے علاوہ دیگر ارکان ادا کرے گی، پھر جب حیض سے پاک ہو جائے تو طواف کر لے گی۔

سوال: اگر کوئی خاتون عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ گئی اور بحالت احرام حیض جاری ہو گیا تو کیا اُسے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف وسعی کر کے احرام کھول دینا چاہئے یا اس سے پہلے پاک ہونے کا انتظار کرے؟

جواب: پاک ہو جانے کا انتظار کرے، پھر جب پاک ہو جائے تو طواف وسعی کرے اس کے بعد احرام کی حالت سے باہر نکلے۔

سعودی عرب میں عام بول چال کے الفاظ

پانی	ماء مویا	دودھ	حلیب
لسی	لبن	چائے	شائی بالحلیب
روٹی	خبز تمیز	کھجور	تمر
مرغی (بھنی ہوئی)	دجاج (شوایا)	مرغی (سٹیم روسٹ)	دجاج (مقلی)
چاول	ارز	دال	عدس
انڈہ	بیضہ	گوشت	لحم
جوس	عصیر	ہوٹل	فندق
بازار	سوق	کھانا	طعام
ناشتہ	فطور	دوپہر کا کھانا	غدا
رات کا کھانا	عشائیہ	جنرل سٹور	بقالہ
ڈاکٹر	طبیب	میڈیکل سٹور	صیدلیہ
غسل خانہ	حمام	نائی	حلاق
مردانہ	رجالی	زنانہ	حریم
بس	سیارہ الحافلة	سرنگ	نفق
سڑک	طریق	فلائی اور، پل	کبری
کارڈ	بطاقہ	موبائل فون	جوال
ایئرپورٹ	مطار	جہاز	طیارہ
پولیس	شرطہ	پاسپورٹ	جواز سفر
ٹرین	قطار	ریلوے سٹیشن	محطہ القطار